المواضع المهمة

لاختبار القصائد المنتخبة
من ديوان المتنبي

مرتّب

حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب قاسمی

مہتمم دارالعلوم اصحابِ بدر ممبئی

کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب : **المواضع المهمة** لاختبار
القصائد المنتخبة من ديوان المتنبی

مرتب : حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب قاسمی
مہتمم دار العلوم اصحابِ بدرؓ ممبئی

باہتمام :

صفحات : 96

ناشر :

ناشر

کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

انتساب

والدین کے نام جن کی دعائے نیم شبی نے بندے کو کسی لائق بنایا

اور

مادرِ علمی کے نام جس کی آغوش میں جنبشِ قلم کا حوصلہ ملا۔

سمیع اللہ قاسمی غفرلہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلٰمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

أَمَّا بَعْدُ!

قارئینِ کرام!

اللہ تعالیٰ کے بھروسے قصائد المنتخبہ من دیوان المتنبی کے امتحانی مقامات کو ترتیب دینے کی کوشش کی تھی، جو بحمد اللہ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے، جس میں چند باتوں کا لحاظ کیا گیا ہے۔

دیوانِ متنبّی کے امتحانی پرچوں کو سامنے رکھ کر محلِ امتحان کا انتخاب کیا گیا ہے، لیکن جزئیات میں پرچوں پر مدار نہیں ہے، کیونکہ بسا اوقات ایک امتحان میں جو اشعار دیے جاتے ہیں وہی کسی دوسرے امتحان میں بھی ہوتے ہیں، لیکن جزئیات یکسر تبدیل ہو جاتے ہیں، مثلاً ایک امتحان میں تین اشعار دے کر دوسرے شعر کی ترکیب پوچھی اور چند الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق مانگی، تو کسی اور امتحان میں وہی اشعار دے کر تیسرے کی ترکیب پوچھ لی اور انہیں میں سے دوسرے الفاظ کو خط کشید کر دیا۔ اس وجہ سے محلِ امتحان کا انتخاب پرچوں سے کر کے ان میں ذکر کردہ اشعار کی مکمل لغوی صرفی تحقیق اور ترکیب دی ہے، ہاں! اتنا ہے کہ آسان ترکیبوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا کریں کہ ناچیز کو فلاحِ دارین نصیب فرمائے۔ آمین

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ.

والسلام

سمیع اللہ قاسمی غفرلہٗ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر:ا، دیوانِ متنبّی ص:

إِنْ كَانَ قَدْ مَلَكَ الْقُلُوبَ فَإِنَّهُ (۱) مَلَكَ الزَّمَانَ بِأَرْضِهِ وَسَمَائِهِ
أَلشَّمْسُ مِنْ حُسَّادِهِ وَالنَّصْرُ مِنْ (۲) قُرَنَائِهِ وَالسَّيْفُ مِنْ أَسْمَائِهِ
أَيْنَ الثَّلَاثَةُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالِهِ (۳) مِنْ حُسْنِهِ وَإِبَائِهِ وَمَضَائِهِ

ترجمہ:

(۱) ۔اگر وہ دلوں کا مالک ہوگیا ہے (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) کیونکہ وہ تو زمانہ کا زمین اور آسمان سمیت مالک ہے۔

(۲) سورج اس کے حاسدین میں سے ہے، مدد اس کے ساتھیوں میں سے ہے اور تلوار اس کے ناموں میں سے ہے۔

(۳) مذکورہ تینوں چیزیں (آفتاب، نصرت اور تلوار) اس کی تین خصلتوں کے مقابلہ میں کہاں ہیں۔ (آفتاب) اس کے حسن کے مقابلہ میں (مدد) اس کی خودداری (ذلت سے بچنے) کے مقابلہ میں اور (تلوار) اس کی تیزی کے مقابلہ میں۔

توضیح

(۱) یعنی کل کائنات اس کے زیرِ تصرف ہے، سعادت و شقاوت اس کے قبضہ میں ہے، وہ اپنے دوستوں کو مسعود اور دشمنوں کو منحوس بنا دیتا ہے: اس لیے اگر لوگوں کے قلوب پر اس کی حکومت ہے تو اس میں کیا تعجب؟

(۲) ممدوح اتنا خوبصورت ہے کہ اس کی خوبصورتی دیکھ کر سورج بھی حسد کرنے لگا، اور بہادر ایسا کہ مدد اور کامیابی ہر وقت اس کا قدم چومتی ہے، اور شمشیر زنی میں اتنا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مشہور کہ اس کا نام ہی سیف الدولہ پڑ گیا۔

(٣) سیف الدولہ میں آخر کی مذکورہ تینوں خصلتیں (حسن، خودداری اور تیزی) بدرجۂ اتم موجود ہیں جو اوپر کی مذکورہ تینوں چیزوں (آفتاب، نصرت اور تلوار) سے بہت بڑھی ہوئی ہیں، دونوں میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔

حل لغات:

(١) ملک: ملک الشئ مُلكا ومِلْكا (ن) مالک ہونا، وملَک على فلانٍ امرهٔ حاوی ہنا۔ قلوب (ج) ہے قلب کی بمعنیٰ دل۔ الزمان: زمانہ (ج) ازمنة. ارض (ج) اراضی، سماء: آسمان، ہر بلند چیز (ج) سماوات سما سُمُوًّا (ن) بلند ہونا۔

(٢) الشمش: سورج (ج) شموس. حسّاد (واحد) حاسد: حسد کرنے والا، حسد فلانًا علی شیء حَسَدًا (ن، ض) حسد کرنا، جلنا، کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر اس کے زوال کی تمنا کرنا۔ یہ شرعاً حرام ہے اور غبطہ جائز بلکہ بعض اُمورِ دینیہ میں مستحسن ہے۔ غبطہ: کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر اپنے لیے اُس جیسی نعمت کی تمنا کرنا۔ دونوں میں وجہِ فرق یہ ہے کہ حسد میں زوالِ نعمت کی تمنا ہوتی ہے خواہ اس کو حاصل ہو یا نہ ہو اور غبطہ میں زوال کی تمنا نہیں ہوتی، بلکہ حصول کی آرزو ہوتی ہے۔ النَّصرَ: مدد کرنا (ن)۔ قرناء: (واحد) قرین ساتھی۔ السیف: تلوار (ج) أسیاف. أسماء: (واحد) إسم نام۔

(٣) أيـنَ استفہام انکاری خِلال (واحد) خَلَّةٌ (بالفتح) عادت، خصلت۔ حَسَن خوبصورتی۔ حَسُنَ حُسْنًا (ک) خوبصورت ہونا۔ إباء: خودری۔ أبٰی إبَاءً (ف) انکار کرنا۔ مگر مقامِ مدح میں ذلت سے بچنے کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ مَضاء تیزی، مَضٰی مَضِيًّا (ض) گزرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ترکیب:

إن کان شرط، جزا محذوف أی فلاعجب ولاتحیرُ. فإنه الخ جزا محذوف کی دلیل ہے۔

الشَّمسُ مبتدا، مِنْ حُسَّادِهِ خبر۔ هٰکذا الٰی آخره۔

مِنْ ثَلاثٍ خِلَالِهِ. مبدل منہ اور مِنْ حُسْنِهِ وَإِبَائِهِ الخ بدل۔ الثَّلاثَةُ مبتدا مؤخر، أَيْنَ، يَقَعُ فعل محذوف کا ظرف ہوکر خبر مقدم، اور مِنْ ثَلاث بھی اسی یقع سے متعلق۔

محلِّ امتحان نمبر:۲، دیوانِ متنبّی ص:

مَـاالْـخِـلُّ إِلَّا مَـنْ أَوَدُّ بِـقَـلْبِـهِ (۱) وَأَرىٰ بِـطَـرْفٍ لَايُـرىٰ بِسَوَائِهِ
إِنَّ الْمُعِينَ عَلَى الصَّبَابَةِ بِالْأَسٰى (۲) أَوْلٰـى بِـرَحْـمَةِ رَبِّهَـا وَإِخَـائِـهِ
مَهْلًا فَـإِنَّ الْـعَـذْلَ مِـنْ أَسْقَامِـهِ (۳) وَتَـرَفُّـقًـا فَـالسَّمْعُ مِنْ أَعْضَائِهِ
وَهَبِ الْمَلَامَةَ فِي اللَّذَاذَةِ كَالْكَرىٰ (۴) مَـطْـرُوْدَةً بِسُهَـادِهِ وَبُكَـائِـهِ
لَاتَـعْـذُلِ الْـمُشْتَاقَ فِيْ اَشْوَاقِهِ (۵) حَتّٰى يَكُوْنَ حَشَاكَ فِيْ أَحْشَائِهِ
إِنَّ الْـقَتِيـلَ مُـضَـرَّجًا بِدُمُوْعِـهِ (۶) مِثْلُ الْـقَتِيْـلِ مُضَرَّجًا بِدِمَـائِـهِ
وَالْعِشْقُ كَالْمَعْشُوقِ يَعْذُبُ قُرْبُهُ (۷) لِـلْـمُبْـتَـلٰى وَيَـنَـالُ مِنْ حَوْبَـائِـهِ
وَلَـوْقُـلْـتَ لِلدَّنِفِ الْحَزِيْنِ فَدَيْتُهُ (۸) مِـمَّـا بِـهِ لَأَغْـرْتَـهُ بِـفِـدَائِـهِ
وُقِـيَ الْأَمِيـرُ هَـوَى الْعُيُوْنِ فَإِنَّهُ (۹) مَـالَايَـزُوْلُ بِبَـأْسِـهِ وَسَخَـائِـهِ
يَسْتَـأْسِـرُ الْبَـطَـلَ الْكَمِيَّ بِنَظْرَةٍ (۱۰) وَيَـحُـوْلُ بَيْـنَ فُـؤَادِهِ وَعَـزَائِـهِ
إِنِّـيْ دَعَـوْتُـكَ لِـلْـنَّوَائِبِ دَعْوَةً (۱۱) لَـمْ يُـدْعَ سَـامِعُهَـا إِلَـى أَكْفَائِـهِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ترجمہ:

(۱) نہیں ہے دوست مگر وہ (محبوب) کہ جس کے دل سے میں محبت کروں (میرے دل کی خواہشات محبوب کے دل کے تابع ہو جائیں) اور میں اس کو اس آنکھ سے دیکھوں جس آنکھ کے علاوہ سے وہ نہ دیکھے۔

(۲) یقیناً غمخواری کے ذریعہ محبت پر مدد کرنے والا، عاشق کے ساتھ شفقت اور بھائی چارگی کا زیادہ مستحق ہے۔

(۳) تو مہلت دے (ملاکت کو ترک کردے) اس لیے کہ ملامت اس کی بیماریوں میں سے ہے اور نرمی کر؛ اس لیے کہ کان اس کے اعضاء میں سے ہے۔

(۴) تُو ملامت کو لذت میں نیند کی طرح خیال کرلے جو عاشق کی بے خوابی اور رونے کی وجہ سے متروک ہو چکی ہے۔

(۵) تُو عاشق کی اس کے عشق کے سلسلے میں ملامت مت کر، کہیں تیرا دل اس کے دل کی طرح ہو جائے۔

(۶) یقیناً شہیدِ ناز جو اپنے آنسوؤں میں لت پت ہے وہ اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خونوں میں لت پت ہے۔

(۷) عشق معشوق کی طرح ہے جس کا قرب عاشق کے لیے خوشگوار معلوم ہوتا ہے، حالانکہ وہ عاشق کی جان لے لیتا ہے۔

(۸) اگر تُو غمگین دائم المرض (عاشق) سے کہے کہ میں اس (غم اور بیماری) پر قربان ہوں جو تجھ کو لاحق ہے تو تُو نے اپنے آپ کو اس پر قربان کر کے اس کو غیرت دلائی۔

(۹) امیر (سیف الدولہ) چشمہائے حسیناں کی محبت سے محفوظ رہے (خدا کرے کہ وہ اس مرض میں مبتلا نہ ہو) کیونکہ وہ ایسی شئ ہے جو اس کی شجاعت اور سخاوت سے زائل نہیں ہو سکتی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۱۰) وہ (حسیناؤں کی محبت) ایک ہی نگاہ میں مسلح، بہادر شخص کو قید کر لیتی ہے اور اس کے دل اور صبر کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

(۱۱) میں نے تجھ کو مصائب کے وقت ایسی پکار کے ساتھ پکارا کہ جس کا سننے والا (سیف الدولہ) اپنے ہمسروں کی طرف نہیں بلایا گیا۔

توضیح:

(۱) یعنی آدمی کی تمام محبت یہ ہے کہ وہ اپنے جذبات و خواہشات کو محبوب کے جذبات کے تابع بنا دے یہاں تک کہ محب اپنا قلب اور آنکھ اپنے محبوب پر قربان کر دے تاکہ اپنی کوئی مرضی باقی نہ رہے گویا دیکھنے میں دو جسم ہوں اور حقیقتاً ایک ہی جسم ہو اسی کو قلبی دوستی اور سچی محبت کہتے ہیں۔

(۲) جو لوگ ملامت کے ذریعہ میری غمخواری کرتے ہیں ان کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ میرے عاشق کے ساتھ مہربانی اور شفقت کا معاملہ کریں نہ کہ ملامت اور طعنہ زنی کا۔

(۳) یعنی تُو ملامت مت کر، کیونکہ ملامت مریضِ عشق کے لیے ایک مرض ہے اور مرض سے تکلیف ظاہر ہے اور کان بھی مریضِ عشق کا ایک عضو ہے؛ اس لیے تم اس کو نصیحت و ملامت کی باتیں سنا کر اس کے مرض میں اضافہ کا باعث مت بنو۔

(۴) یعنی تُو نے نیند کا بدل ملامت کو تلاش کر لیا ہے، اس لیے نیند میں جو لذت ملتی ہے وہی لذت تجھ کو ملامت میں ملتی ہے۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب تُو نے عاشق کی بے خوابی اور گریہ وزاری کی بنا پر نیند جیسی لذیذ اور محبوب چیز چھوڑ دی ہے تو پھر ملامت کو بھی چھوڑ دے جو تیرے نزدیک نیند کی طرح لذیذ ہے۔

(۵) اے ملامت گر! تُو عاشق کی اس کے عشق کے سلسلہ میں ملامت مت کر کہیں تیرا دل بھی محبت میں اسی طرح سرگرداں ہو جائے جس طرح عاشق کا دل سرگرداں ہے، مشہور مقولہ ہے: مَنْ ضَحِکَ ضُحِکَ: جو ہنستا ہے وہ ہنسا جاتا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(٦) یعنی آہ وفغاں اور گریہ وزاری کرنے والا عاشق، اتنا ہی قابلِ رحم ہے جتنا وہ مقتول جو اپنے خون میں تر بتر ہے؛ دونوں کی حالت درد وکرب میں یکساں ہے اور دونوں بے جان ہو چکے ہیں۔

(۷) یعنی عشق ومحبت اگر چہ خود بہت ہی محبوب اور پسندیدہ چیز ہے، لیکن اسی کے ساتھ انتہائی خطرناک بھی ہے، کیونکہ بسا اوقات وہ عاشق کی جان لے لیتا ہے، پھر بھی اس کی لذت میں کمی نہیں آتی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

(۸) اگر تو عاشق سے کہے کہ یہ مصائب عشق جو تجھے لاحق ہیں، وہ تجھ سے منتقل ہو کر میرے اوپر آجائیں، تو عاشق کو بڑی غیرت آئے گی کہ کیا میں محبت میں اپنی جان قربان نہیں کر سکتا۔ گویا یہ بھی اس کو گوارہ نہیں۔

(۹) خدائے پاک سے میری دعا یہ ہے کہ سیف الدولہ حسینوں کی محبت میں گرفتار نہ ہو، کیونکہ وہ اگر چہ بہادر ہے لیکن محبت بڑے بڑے بہادروں پر غالب آجاتی ہے اور وہ اپنے دامِ فریب میں گرفتار کر لیتی ہے۔

(۱۰) حسیناؤں کو دیکھ کر بڑے بڑے بہادروں کی بہادری اپنی جگہ رکھی رہ جاتی ہے اور وہ دامِ محبت میں اس طرح گرفتار ہو جاتے ہیں کہ بغیر محبوبہ کے دل کو قرار نہیں آتا، قلب بے چین رہتا ہے۔

(۱۱) سیف الدولہ کا کوئی ہمسر اور مقابل ہے ہی نہیں کہ جو اس کے مدِّ مقابل آسکے اور مصائب کو دُور کر سکے۔ جب بھی مجھ پر کوئی مصیبت آتی ہے تو میں سیف الدولہ ہی کو پکارتا ہوں؛ کیونکہ مصائب اور حوادث کو اس سے ٹکر لینے کی سکت ہی نہیں۔ چنانچہ اس کی وجہ سے میری تمام مصیبتیں کافور ہو جاتی ہیں۔

فائدہ: اگر شاعر مِثلَ القتيل کے بجائے فوق القتيل کہتا تو زیادہ اچھا ہوتا، کیونکہ اس میں زیادہ مبالغہ ہے۔ (شیخ الادب)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

حلِّ لُغات:

(۱) اَلْخِلُّ دوست (ج) اَخلال. اَوَدُّ. وَدَّهُ مُوَدَّةً (س) محبت کرنا، چاہنا۔ طَرْف۔ آنکھ، کنارہ (ج) اَطْراف. سَوَاء بالمد بفتح السين وسِىً بالقصر بكسرها بمعنى غير.

(۲) اَلْمُعِيْنُ: اسم فاعل۔ مددگار۔ اَعَانَهُ: مدد کرنا۔ الصَّبَابَة: عشق۔ صَبَّ اِلیه صَبَابَةً (س) عاشق ہونا۔ اَلْاَسٰى: صبر، تسلی۔ اَسَار الرَّجُلَ اَسًا (ن) تسلی دینا۔ اَوْلٰى: زیادہ لائق۔ وَلِّی ولِيًّا (حسب) قریب ہونا۔ رَحمة: مہربانی، شفقت۔ رَحِمَه رَحْمًا (س) رحم کرنا، مہربانی کرنا۔ رَبٌّ: آقا، مالک، متصرف، منتظم (ج) اَرْبَاب. رَبُّهَا أى رب الصَّبَابَة: عاشق۔ إخاء و مواخاة: بھائی بھائی ہونا، بھائی چارگی والا معاملہ کرنا۔

(۳) مَهْلًا مفعول مطلق أى اَمْهِلْ مَهجلًا. اَمْهَلَهُ: مہلت دینا، کچھ وقت کے لیے کسی شخص کو چھوڑ دینا۔ تَرَفُّقًا: مفعول مطلق اى تَرَفَّقْ تَرَفُّقًا. ترَفَّقَ بِهِ: نرمی کرنا، مہربانی کا برتاؤ کرنا۔ السمع: کان (ج) اَسْمَاع. سمعه سمعًا (س) سننا۔ أعضاء (واحد) عضوٌ جز، حصہ، ٹکڑا۔

(۴) هَبْ اسم فعل بمعنى اِحْسِبْ۔ تو گمان کر۔ اللَّذَاذَةُ (س) لذیذ ہونا۔ الكرى: اونگ۔ كَرِىَ الرجلُ كرىً (س) اونگھنا۔ مَطْرودة اسم مفعول، دھتکارا ہوا۔ طَرَده طَرْدًا (ن) دھتکارنا، دور کرنا۔ سُهَاد: بے خوابی۔ السَّهد (س) بیدار رہنا، کم نیند والا ہونا۔ بُكَاء: رونا۔

(۵) تَعْذِلُ. العذلُ (ض، ن) ملامت کرنا۔ المشتاق: عاشق۔ اِشْتَاقَ اِلٰى كَذَا: مشتاق ہونا، چاہنا۔ اشواق (واحد) شوق: سخت خواہش۔ شَاقَنِى الحبُّ اليه شوقًا (نِ) شوق دلانا۔ حَشَا: پیٹ کے اندر کی چیزیں، آنت، جگر، تلی وغیرہ۔ یہاں دل مراد ہے (ج) اَحْشَاء.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۶) اَلْـقَتِيـلُ بمعنی مقتول۔ اس سے مراد عاشق زار اور دوسرے قتیل سے مراد شہید ہے جو اپنے آپ کو قربان کر چکا ہے۔ قَتَلَـه قتلًا (ن) قتل کرنا۔ مُضَـرَّجًا اسم مفعول ضَـرَّجَ بالدَّم: خون آلود کرنا، لتھیڑنا۔ دُمُوْعٌ (واحد) دمعٌ. آنسو۔ دَمَعَتِ الْعَيْنُ دَمْعًا (ف) آنسو بہنا۔ دِمَاء (واحد) دَمٌ. خون؛ یہ محذوفۃ الاعجاز ہے اس کی اصل دَمْوٌ ہے۔

(۷) وَالْعِشْقُ: محبت کی زیادتی۔ عَشِقَهٗ عِشْقًا (س) انتہائی محبت کرنا، عشق کرنا۔ يَعْـذُبُ عَـذُوبَةً (ک) شیریں ہونا۔ قُـرب (ک) نزدیک ہونا، قریب ہونا۔ مُبْتَلِی عاشق، وہ شخص جو مبتلائے عشق و محبت ہو۔ اِبْتَلاءٌ: آزمائش کرنا، جانچنا۔ يَـنَـالُ: نَـالَ الشَّيْئَ نَيْلًا (س ض) پانا، حاصل کرنا۔ لیکن باب ضرب سے بہت کم مستعمل ہے۔ حَوْبَاءُ: جان، نفس (ج) حَوْبَاء ات.

(۸) الـدَّنِفُ: دائم المرض، لازم المرض (ج) اَدْنَـاف، الدَنفُ (س) لازم المرض ہونا، دائمی مریض ہونا۔ الـحَزِين: غمگین (ج) حِـزَان و حُـزَنَاء یہاں دَنِفُ الْحَزِيْن سے مراد مرضِ عشق میں مبتلا ہو کر غمگین رہنے والا عاشق ہے۔ حَـزِنَ لَهٗ حَزَنًا (س) غمگین ہونا، اور (باب نصر) سے غمگین کرنا۔ فَـدَيْتُ فَدَى فُلَانًا بِنَفْسِهٖ فِدَاءً (ض) اپنے متعلق کہنا کہ میں تمہارے اوپر فدا کیا جاؤں۔ اغـرتَ. اَغَـارَهٗ: غیرت دلانا، غیرت پر برانگیختہ کرنا۔

(۹) وُقِيَ، وَقَـاهُ وِقَـايَةً (ض) بچانا۔ الأمِير: حاکم۔ مراد سیف الدولہ جو حلب کا حاکم تھا (ج) اُمَـرَاء. اَمِـرَ وَاَمُـرَ اِمَارَةً (س، ک) امیر و حاکم ہونا، عُيُون (واحد) عَيْـنٌ. آنکھ۔ فَـاِنَّهٗ فا تعلیلیہ۔ يَـزُوْلُ. زَال زَوَالًا (ن) زائل ہونا۔ ختم ہونا۔ بَـأْس: بہادری۔ بَـؤُسَ بَـاْسًا (ک) بہادر ہونا۔ سَخَاء سخاوت۔ سَـخَا سَخَاءً (ن) سخی ہونا، فیاض ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۱۰) یَستَأسِرُ. الاستیسار: قیدی بننے کے لیے اپنے آپ کو حوالہ کرنا، قید کرنا۔ سین اور تا برائے مبالغہ۔ أَسَرَہ اَسرًا و اِسَارًا (ض) قید کرنا، اَسِیر: قیدی (ج) أُسارىٰ و أسرىٰ. البَطَلَ بہادر (ج) أبطال، البَطَالة (ک) بہادر ہونا۔ الکَمِیّ مسلح، زرہ پوش (ج) کُمَة و أکماء. بہادر۔ کَمىٰ نفسَهٗ کَمْیًا (ض) مسلح ہونا، زرہ اور خود سے اپنے کو چھپانا۔ نَظرَۃ اسم مرۃ۔ ایک نظر، ایک نگاہ (ج) نَظَرَات. یَحُولُ. حَالَ حَوْلًا وَحیلُولَةً (ن) درمیان میں حائل ہونا، رُکاوٹ بنا۔ عَزَاءُ. صبر، عَزِیَ عَزَاءً (س) مصیبت پر صبر کرنا۔ وَعَزَّى الرجلَ: تسلی دینا۔

(۱۱) دَعَوتُ. دَعَاہ دُعاءً (ن) پکارنا، مدد طلب کرنا۔ لِلنَّوَائِبِ لام یا تو علت کے لیے ہے أی لأجلِ النَّوَائِبِ یا بمعنی عند ہے أی عند النَّوَائِب. نَوَائِب (واحد) نَائِبَةٌ. حادثہ، مصیبت۔ نَابَه امرٌ نوبًا (ن) کسی امر کا پیش آنا۔ أکفاء (واحد) کُفو. ہم مثل، ہم رتبہ۔

ترکیب:

لَایُرىٰ الخ طرف کی صفت اور اریٰ کا عطف اَوَدُّ پر۔

اَلْمُعِینَ اِنَّ کا اسم، اَوْلَی اس کی خبر، بِالْاَسٰی، اَلْمُعِینَ سے متعلق۔

الکری ذوالحال، مطرودۃً اپنے متعلق سے مل کر حال، حال ذوالحال سے مل کر ھب کا مفعول ثانی۔ ذوالحال اگر چہ لفظاً مذکر ہے لیکن ضرورتِ شعری کی وجہ سے سِنَةٌ کے معنی میں ہے جو مؤنث ہے۔

حَتّٰی یکونَ، لَاتَعذُلَ سے متعلق۔

اَلْقَتِیلَ الف لام بمعنی الذی، ضمیر ذوالحال، مُضَرَّجًا حال۔ بِدُمُوعِهٖ مُضَرَّجًا سے متعلق۔ مِثْلُ القتیلِ، اِنّ کی خبر۔

اَلْعِشْقُ مبتداء، کَالْمَعْشُوقِ خبر۔ یَعْذُبُ وجہ تشبیہ کا بیان۔ یہ یا تو حال واقع ہے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

یا خبر ثانی ہے العشق کا، لِلْمُبْتَلٰی، یعذّبُ سے متعلق اور ینال، قربه سے حال۔
لَوْ شرطیه، لَاغرتهٗ جوابِ لو، فَدَیْتهٗ مقوله، مِمَّابه فَدَیْتُ سے متعلق۔
هوَی العیونِ، وُقِیَ کا مفعول به اور مَالَایَزُوْلُ، إنَّ کی خبر۔
دَعوبةً مفعول مطلق اور لم یُدع، دعوۃ کی صفت۔

محلِّ امتحان نمبر:۳۰، دیوانِ متنبّی ص:

لَايُحْـزِنِ اللّٰهُ الْأَمِيرَ فَإِنَّنِي (۱) لَآخُـذُ مِـنْ حَـالَاتِـهِ بِنَصِيـبِ
وَمَنْ سَرَّ أَهْلَ الْأَرْضِ ثُمَّ بَكٰى أَسًى (۲) بَـكٰـى بِـعُيُوْنٍ سَـرَّهَـا وَقُلُوْبِ
وَإِنِّـى وَإِنْ كَـانَ الـدَّفِيْنُ حَبِيْبَهٗ (۳) حَبِيْـبٌ إِلٰـى قَلْبِىْ حَبِيْبُ حَبِيْبِىْ

ترجمہ:

(۱) خدائے پاک امیر سیف الدولہ کو غمگین نہ کرے؛ کیونکہ میں اس کے حالات سے کچھ حصہ ضرور لیتا ہوں۔
(۲) جو شخص دنیا والوں کو خوش رکھتا ہے پھر وہ غم میں روتا ہے تو وہ ان تمام آنکھوں اور دلوں کے ساتھ روتا ہے جن کو اس نے خوش رکھا تھا۔
(۳) اگر چہ شخص مدفون (یماک) سیف الدولہ کا دوست تھا، لیکن میرا حال یہ ہے کہ میرے دوست کا دوست میرا دلی دوست ہے۔

مطلب:

(۱) خدائے پاک یماک کی وفات پر امیر سیف الدولہ کو غم میں نہ ڈالے، کیونکہ میں اس کے غم اور خوشی میں برابر کا شریک ہوں، اس کو غم ہوگا تو مجھے بھی غم ہوگا؛ اس لیے خدائے ذوالجلال سے میری دعا یہی ہے کہ وہ سیف الدولہ کو صبر دے، غم میں نہ ڈالے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) دستور یہ ہے کہ حاکم اگر اپنے ماتحت رہنے والوں کو خوش رکھتا ہے تو حاکم کی خوشی پر ان کو خوشی ہوتی ہے۔ یہی غم کا حال ہے، چونکہ سیف الدولہ نے دنیا والوں کو خوش رکھا ہے؛ اس لیے اس کے غم سے دنیا والوں کو بھی غم ہوگا، اور وہ تنہا نہیں بلکہ دنیا والے اس کے ساتھ روئیں گے۔

(۳) یماک سیف الدولہ کا دوست تھا، اور سیف الدولہ میرا دوست اور دوست کا دوست، دوست ہوا کرتا ہے؛ لہٰذا یماک میرا بھی دوست ہوا؛ اس لیے اس کے انتقال پر جس طرح سیف الدولہ کو غم ہے، مجھے بھی غم ہے۔

حل لغات:

(۱) یُحْزِنُ. اَحزَنَ الرجلَ: غمگین کرنا، غم میں ڈالنا۔ غم کے لیے تین الفاظ استعمال ہوتے ہیں: ''حزن''، ''غم'' اور ''ہم'' اور ان تینوں میں فرق ہے: ''حزن'' وہ افسوس اور پریشانی جو واقعات ماضیہ پر ہو۔ ''غم'' وہ پریشانی جس کو زائل کرنے پر انسان کو قدرت نہ ہو، جیسے فوتِ محبوب۔ اور ''ہم'' وہ مصیبت جس کو زائل کرنے پر انسان کو قدرت ہو۔ جیسے فقر و افلاس۔ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ''ہم'' وہ غم ہے جو اُمورِ مستقبلہ پر ہو۔ امیر: حاکم، بادشاہ (ج) اُمَرَاءُ. آخذ. اَخذَ الشيءَ اَخذًا (ن) لینا۔ نَصِیبٌ: حصہ (ج) اَنْصِبَة وَاَنْصِبَاءُ.

(۲) سَرَّ. سَرَّه سُرُورًا (ن) خوش کرنا۔ بَکٰی بُکَاءً (ض) رونا۔ اَسٰی. غم۔ اَسِیَ عَلَیْهِ وَلَهُ اَسًی (س) غمگین ہونا۔ عُیُوْن (واحد) عَیْنٌ: آنکھ۔

(۳) الدَفِین بمعنیٰ مدفون۔ دَفَنَ المَیِّتَ دَفْنًا (ض) گاڑنا، دفن کرنا، حَبِیْب: دوست، محبوب (ج) اَحِبَّاءُ وَاَحِبَّه. حَبَّه حُبًّا (ض) محبت کرنا۔ ھٰکذا اَحبّه.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ترکیب:

بنصیب، آخذ کا مفعول بہ بواسطۂ جر،من حالات، نصیب کا بیان فإنّنی میں فا تعلیلیہ۔

مَنْ سرّ شرط بکی بعیون جزا۔ وقلوب اس کا عطف عیون پر اور سرّلها دونوں کی صفت أی بعیون وقلوب سرّها. اسًی مفعول لہ،ثم حرفِ عطف، ماقبل معطوف علیہ اور مابعد معطوف۔

حَبِیبٌ الٰی قلبي خبر مقدم،حبیب حبیبي مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر إن کی خبر۔ وإن کان الدفین جملہ معترضہ۔

محلِ امتحان نمبر:۴، دیوانِ متنبّی ص:

وَقَدْ فَارَقَ النَّاسُ الْأَحِبَّةَ قَبْلَنَا (١) وَأَعْيَى دَوَاءُ الْمَوْتِ كُلَّ طَبِيْبِ
سُبِقْنَا إِلَى الدُّنْيَا فَلَوْعَاشَ اَهْلُهَا (٢) مُنِعْنَا بِهَا مِنْ جَيْئَةٍ وَذُهُوْبِ
تَمَلَّكَهَا الْآتِي تَمَلُّكَ سَالِبٍ (٣) وَفَارَقَهَا الْمَاضِي فِرَاقَ سَلِيْبِ
وَلَافَضْلَ فِيْهَا لِلشُّجَاعَةِ وَالنَّدىٰ (٤) وَصَبْرِ الْفَتَى لَوْلَا لِقَاءُ شَعُوْبِ
وَاَوْفَى حَيٰوةِ الْغَابِرِيْنَ لِصَاحِبٍ (٥) حَيٰوةُ أمْرِئٍ خَانَتْهُ بَعْدَ مَشِيْبِ
لَاَبْقَى يَمَاکٌ فِيْ حَشَایَ صَبَابَةً (٦) إِلٰى كُلِّ تُرْكِيِّ النَّجَارِ جَلِيْبِ
وَمَا كُلُّ وَجْهٍ اَبْيَضٍ بِمُبَارَكٍ (٧) وَلَا كُلُّ جَفْنٍ ضَيِّقٍ بِنَجِيْبِ

ترجمہ:

(١) یقیناً لوگ ہم سے پہلے اپنے دوستوں سے جدا ہوتے رہے ہیں، اور موت کی دوا نے ہر ڈاکٹر کو عاجز کر رکھا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) یقیناً لوگ دنیا میں ہم سے پہلے بھیجے گئے، اگر اہلِ دنیا زندہ رہتے، تو ہم اس میں چلت پھرت سے روک دیے جاتے۔

(۳) آنے والا دنیا کا اس طرح مالک ہو جاتا ہے، جیسے سامان کا لوٹنے والا؛ اور گزرنے والا اس سے اس طرح جدا ہو جاتا ہے، جیسے سامان کا لوٹا ہوا۔

(۴) اس دنیا میں شجاعت و بہادری، جود وسخا اور جوانوں کے صبر کی کوئی فضیلت نہ ہوتی اگر موت سے سامنا نہ ہوتا۔

(۵) جانے والوں کی زندگی میں، اپنے ساتھی کے لیے سب سے زیادہ باوفا، اس شخص کی زندگی ہے جس نے بڑھاپے کے بعد اس کو دَغا دی ہو۔

(٦) (خدا کی قسم) یماک نے میرے دل میں، ہر ترکی النسل، زرخرید غلام کی محبت چھوڑی ہے۔

(۷) ہر سفید چہرہ بابرکت نہیں ہوتا، اور ہر تنگ پلک شریف نہیں ہوتا۔

توضیح:

(۱) اے سیف الدولہ! یماک دوست کی جدائیگی کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی لوگ اپنے دوستوں سے جدا ہوتے رہے ہیں۔ چونکہ ہر چیز کا علاج ہے، لیکن موت کا کوئی علاج نہیں، دنیا کے تمام اَطِبّاء اور حکماء موت کے سامنے بے بس اور لاچار ہیں۔ اس لیے موت تو دیر، سویر یقینی ہے، اس سے کسی کو مفر نہیں ہے۔

(۲) ہم دنیا کے اندر بعد میں آئے، ہم سے پہلے بھی بہت سے لوگ اس دنیا میں آئے، پھر موت کے منہ میں چلے گئے، اگر موت کا سلسلہ نہ ہوتا اور سب لوگ زندہ رہتے تو لوگوں کی اتنی بھیڑ ہو جاتی کہ زمین کشادہ ہونے کے باوجود تنگ ہو جاتی، آبادی کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا۔ معلوم ہوا کہ موت میں بھی خدا کی حکمت پوشیدہ ہے۔

(۳) دنیا اور دنیا کی دولت ایک شخص کے پاس ہمیشہ نہیں رہتی بلکہ ایک دوسرے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کے پاس منتقل ہوتی رہتی ہے، ہر پیدا ہونے والا مرنے والے کے مال کا زبردستی مالک ہوجاتا ہے، جیسے سامان کا لوٹنے والا؛ اور ہر مرنے والا اپنے مال سے اس طرح جدا ہوجاتا ہے جیسے کسی نے اس کا مال چھین لیا ہو۔ مشہور نصیحت ہے کہ: اے لوگو! تمہارے ہاتھوں میں مرنے والوں کا چھینا ہوا مال ہے، اور عنقریب موجودہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے جائیں گے جیسا کہ پہلے کے لوگ چھوڑ کر چلے گئے۔

(۴) اگر موت نہ آتی تو شجاعت، بہادری اور صبر کی کوئی فضیلت نہ ہوتی۔ موت ہی کی وجہ سے تو ان چیزوں کی حیثیت ہے موت نہ آتی تو ہر ایک میدانِ جنگ میں بلاخوف وخطر کود پڑتا۔ موت ہی کی وجہ سے آدمی سخاوت کرتا ہے اور مصائب پر صبر کرتا ہے، چونکہ مرنے کے بعد عمدہ پھل اور انعام ملے گا، مرنے کے بعد بھی لوگ اچھا نام لیتے رہیں گے۔

(۵) زندگی کسی شخص کے ساتھ وفا نہیں کرتی، دغا تو ضرور دیتی ہے، لیکن سب سے کم اس شخص کو دیتی ہے جس کے ساتھ بڑھاپے تک رہی ہو؛ کیونکہ اس نے زندگی کے تمام مزے لُوٹ لیے۔

(٦) چونکہ یماک سے مجھے قلبی محبت تھی، اور وہ ترکی النسل تھا؛ اس لیے اس نے میرے دل میں ہر ترکی النسل غلام سے محبت پیدا کردی ہے۔

(۷) یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر خوبصورت ادمی مبارک ہو اور ہر چھوٹی آنکھ والا شریف ہو، لیکن یماک گورا اور چھوٹی آنکھوں والا ہونے کے باوجود بہت مبارک اور شریف تھا۔

حلِّ لُغات:

(ا) فَارَقَه مُفَارَقَةً وَفِرَاقًا: جدا ہونا۔ أَعيَاهُ: عاجز کردینا۔ اور عَيِيَ بامرہ وعن امرہ عِيًّا (س) عاجز ہونا۔ دواء: دوا، علاج (ج) أدْوِية. اَلْمَوْتُ: موت۔ مَاتَ مَوْتًا (ن) مرنا۔ طبیب: ڈاکٹر (ج) أَطِبَّاءُ. طَبَّه طَبًّا (ن،ض) علاج کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(٢) سُبِقْنَا. سبقه إلى كذا سَبْقًا (ن،ض) آگے بڑھنا۔ الدُّنيا بروزن فُعلى بمعنی کمینی، مشتق مِنَ الدَّناء ة (ک) کمینہ ہونا؛ اس لیے کہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں کمینی ہے۔ اَومِنَ الدُّنُوِّ (ن) قریب ہونا، اس لیے کہ دنیا آخرت کے مقابلے میں قریب ہے۔ عَاشَ عَيْشًا (ض) زندہ رہنا۔ مُنِعْنَا. مَنَعَه الشَّيْءَ ومنه مَنْعًا (ف) روکنا۔ جَيْئَة مصدر (ض) آنا۔ ذُهوب مصدر (ف) جانا۔

(٣) تَمَلَّكَ الشيءَ: مالک ہونا، سَالِبِ لوٹنے والا، چھیننے والا (ج) سُلَّاب و سَالِبُوْنَ. السَّلِيْب بمعنی مسلوب۔ چھینا ہوا، لوٹا ہوا (ج) سَلْبٰی، سَلَبَ الشيءَ سَلْبًا ن (ن) زبردستی چھیننا۔ فَارَقَهُ: جدا ہونا۔ الآتِي: آنے والا، مراد وارث۔ الماضي: گزرنے والا، مراد مُورث۔

(٤) فَضْلَ: فضیلت، فَضُلَ فَضْلًا (ک) صاحبِ فضل ہونا۔ الشَّجَاعَة: بہادری۔ شَجُعَ شَجَاعَةً (ک) بہادر ہونا۔ النَّدٰی: سخاوت۔ نَدَا الرَّجُلُ نَدْوًا (ن) بخشش کرنا۔ صَبْر: صبر، مصیبت پر شکایت نہ کرنا۔ صَبَرَ عَلَى الْأَمْرِ صَبْرًا (ض) دلیری کرنا۔ وعنه: رُک جانا۔ اَلْفَتٰي: جواب (ج) فِتْيَةٌ وَفِتْيَانٌ. لِقَاءُ، ملاقات۔ لَقِيَ لِقَاءً (س) ملاقات کرنا۔ شَعُوْبِ: موت کا اسم علم۔ یہ تانیث اور علم کی وجہ سے غیر منصرف ہے یہاں ضرورتِ شعری کی وجہ سے مکسور ہے۔

(٧) وَجْهُ: چہرہ (ج) وُجُوْهٌ. اَبْيَضُ: گورا، سفید (ج) بِيْضٌ. مُبَارَكٌ: بابرکت بَارَكَ الرَّجُلَ: برکت کی دعاء دینا۔ بارک اللہ کہنا۔ جَفْن: پلک (ج) أَجْفَان وجُفُوْن. ضَيِّق: تنگ۔ ضَاقَ ضَيْقًا (ض) تنگ ہونا۔ نَجِيْب: شریف (ج) نُجَبَاءُ. النَّجَابَةُ (ک) شریف ہونا۔

ترکیب:

فَلَوْعَاشَ شرط، مُنِعْنَا جزا۔ تَمَلُّكَ سَالِبٍ اور فِرَاقَ سَلِيْبٍ مفعول مطلق

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہے، الآتی اور الْمَاضي فاعل ہے اپنے اپنے فعل کا۔
لا فضلا لا ئے نفی جنس، فِيهَا خبر، لِلشجاعة الخ فضل سے متعلق۔ لا ئے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جواب لَوْلَا مقدم. لِقَاءُ شُعُوب مبتدا، اور خبر محذوف أی مَوْجُوْدٌ.
أَوْفٰی: اسم تفضیل مبتدا، لِصَاحِب، اَوْفٰی سے متعلق اور تنوین مضاف الیہ کے عوض ای لِصَاحِبِه. اِمرِئٍ موصوف، خَانَتْه الخ صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ پھر مرکب اضافی خبر۔
الٰی کل، صَبَابَةً سے متعلق، اور صَبابَة، ابقٰی کا مفعول بہ ترکی النَّجارِ: صفتِ اول اور جَلِيب صفتِ ثانی اور موصوف "عَبْدٍ" محذوف۔
مَا مشابہ بلیس، کلُّ وجهٍ اسم، بمبارک خبر۔ هکذا مصرع ثانی۔

حلِّ امتحان نمبر: ۵، دیوانِ متنبی ص:

يَعَافُ خِيَامَ الرَّيْطِ فِيْ غَزَوَاتِهِ (١) فَمَا خَيْمُهُ إِلَّا غُبَارُ حُرُوْبِ
عَلَيْنَا لَكَ الْإِسْعَادُ إِنْ كَانَ نَافِعًا (٢) بِشَقِّ قُلُوْبٍ لَا بِشَقِّ جُيُوْبِ
فَرُبَّ كَئِيْبٍ لَيْسَ تَنْدٰى جُفُوْنُهُ (٣) وَرُبَّ نَدِيِّ الْجَفْنِ غَيْرُ كَئِيْبِ
تَسَلَّ بِفِكْرٍ فِيْ أَبِيْكَ فَإِنَّمَا (٤) بَكَيْتَ فَكَانَ الضِّحْكُ بَعْدَ قَرِيْبِ
إِذَا اسْتَقْبَلَتْ نَفْسُ الْكَرِيْمِ مُصَابَهَا (٥) بِخُبْثٍ ثَنَتْ فَاسْتَدْبَرَتْهُ بِطِيْبِ
وَلِلْوَاجِدِ الْمَكْرُوْبِ مِنْ زَفَرَاتِهِ (٦) سُكُوْنُ عَزَاءٍ أَوْ سُكُوْنُ لُغُوْبِ
وَكَمْ لَكَ جَدًّا لَمْ تَرَ الْعَيْنُ وَجْهَهُ (٧) فَلَمْ تَجْرِ فِيْ آثَارِهِ بِغُرُوْبِ
فَدَتْكَ نُفُوْسُ الْحَاسِدِيْنَ فَإِنَّهَا (٨) مُعَذَّبَةٌ فِيْ حَضْرَةٍ وَمَغِيْبِ
وَفِيْ تَعَبٍ مَنْ يَحْسُدُ الشَّمْسَ نُوْرَهَا (٩) وَيَجْهَدُ أَنْ يَأْتِيَ لَهَا بِضَرِيْبِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ترجمہ:

(۱) وہ اپنی جنگوں میں ریشم کے خیموں کو ناپسند کرتا ہے، اس لیے اس کا خیمہ غبارِ جنگ کے علاوہ کچھ اور نہیں ہوتا۔

(۲) ہمارے اوپر آپ کی مدد لازم ہے اگر نفع بخش ہو، دلو کو چیر کر نہ کہ گریبان کو پھاڑ کر۔

(۳) بہت سے غمگین ایسے ہیں جن کی پلکیں تر نہیں ہوتیں۔ اور بہت سے تر پلک غمگین نہیں ہوتے۔

(۴) تُو اپنے والدین کے بارے میں غور و فکر کر کے تسلی حاصل کر لے؛ کیونکہ تو اوّلاً رویا تھا پھر قریب ہی ہنسا ہو گیا تھا۔

(۵) جب شریف آدمی کی طبیعت جزع فزع کے ساتھ اپنے مصائب کا سامنا کرتی ہے، تو وہ اس مصیبت کو لوٹا دیتی ہے، اور اس کے پیچھے خوشی کو لاتی ہے۔

(۶) اپنی آہ و فغاں سے غمگین اور بے چین شخص کے لیے صبر کا سکون ہے، یا تھکنے کا سکون ہے۔

(۷) اور تیرے کتنے ہی آباء و اجداد ایسے تھے کہ جن کے چہروں کو (تیری) آنکھوں نے نہیں دیکھا، سو تُو نے (اُن کے غم میں) اُن کے پیچھے آنسوؤں کے ڈول نہیں بہائے۔

(۸) حاسدین کی جانیں تجھ پر قربان کیوں کہ وہ (جانیں) حاضر و غائب (ہر حال) میں تکلیف میں ہیں۔

(۹) وہ شخص مشقت میں رہتا ہے جو سورج کی روشنی سے حسد کرے اور اس کی نظیر لانے کی کوشش کرے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

توضیح:

(۱) وہ عیش پسند اور ناز پروردہ نہیں ہے، بلکہ انتہائی جفاکش اور بہادر ہے، اس لیے میدانِ حرب میں ریشم کے خیموں سے سایہ حاصل کرنے کے بجائے غبارِ جنگ سے سایہ حاصل کرتا ہے۔

(۲) اگر ہماری مدد اس مصیبت میں آپ کے لیے نفع بخش ہو، تو ہم دلوں کو چیر کر آپ کی مدد کریں گے، محض گریبان کے پھاڑنے پر اکتفا نہیں کریں گے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہم مردوں کی طرح دلوں کو پھاڑ کر آپ کی مدد کریں گے، عورتوں کی طرح گریبان پھاڑ کر نہیں۔ کیونکہ ہم مرد ہیں، اور گریبان پھاڑنا، نوحہ کرنے والی عورتوں کا کام ہے۔

(۳) یعنی رونا نہ غم کی علامت ہے، اور نہ نا رونا خوشی کی علامت ہے؛ کیونکہ بہت سے غمگین نہیں روتے اور بہت سے رونے والے غمگین نہیں ہوتے؛ اس لیے ہمارے نہ رونے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم آپ کے غم میں شریک نہیں ہیں۔

(۴) اے سیف الدولہ! تُو اتنا غمگین کیوں ہے؟ صبر سے کیوں نہیں کام لیتا؟ کیا تجھے یاد نہیں ہے کہ تُو اپنے والدین کی موت پر انتہائی غمگین تھا، پھر تھوڑے ہی دنوں میں وہ غم کافور ہو گیا۔ اسی طرح عنقریب تیرا یہ غم ختم ہو جائے گا۔

(۵) شریف آدمی اوائل صدمہ میں گھبرا جاتا ہے اور پھر یہ سوچ کر صبر کر لیتا ہے کہ جزع فزع بیکار ہے جس سے اس کا غم ختم ہو جاتا ہے، بے چینی دُور ہو جاتی ہے اور طبیعت ہشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔

(۶) بے چین آدمی کے سکون کی دو ہی صورتیں ہیں: یا تو ابتدا ہی سے صبر کر لے یا ابتداءً جزع فزع اور پریشانی کا اظہار کرے اور جب تھک جائے تو عاجز ہو کر سکون سے بیٹھ جائے۔

(۷) جب تُو نے اپنے اُن آباء واجداد کے گزرنے پر صبر سے کام لیا، جن کو

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

دیکھنے سے تیری آنکھیں محروم رہیں، جن کا گزرنا تیرے لیے ایک بہت بڑا حادثہ تھا؛ تو پھر ایک اجنبی غلام کی موت پر صبر کرنا، تیرے لیے کیا دشوار ہے؟

(۸) تیرے حاسدین حسد کرنے کی وجہ سے ہر وقت غم اور پریشانی میں رہتے ہیں، اور حسد کرنے سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اس لیے ان کے لیے مر جانا اور تجھ پر اپنی جانیں قربان کر دینا حسد سے بہتر ہے؛ تاکہ ہمیشہ کے لیے غم اور پریشانی سے نجات پالیں۔ یہ دعا حاسدوں کے لیے بھی مفید ہے کہ ان کو عذاب سے نجات مل جائے گی اور ممدوح کے لیے بھی مفید۔

(۹) سیف الدولہ تو سورج ہے اور سورج کی نظیر لانا مشکل اور محال ہے۔ اور محال چیز کے حصول میں لگنا بے فائدہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا ہے اس لیے حاسدین کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ تجھ سے حسد نہ کریں۔

حلِّ لُغات:

(۱) یَعَافُ. عَافه عَيْفًا عِيَافًا (ض) کراہیت کی وجہ سے کسی چیز کو چھوڑ دینا۔ خِيَام (واحد) خَيْمَةٌ. خیمہ۔ رَيْط (واحد) رَيْطَة. ایک پاٹ کی چادر۔ غَزَوَات (واحد) غَزْوَةٌ: لڑائی الْغَزْوُ (ن) لڑائی کرنا۔ حُرُوبٌ (واحد) حَرْبٌ: جنگ۔

(۲) عَلَيْنَا أي لازمٌ علينا. الإِسْعَادُ. اَسْعَدَهٗ عَلَى الْأَمْرِ: مدد کرنا۔ نَافِعًا: نفع بخش۔ نفعه بكذا نفعًا: (ف) نفع دینا۔ شق (ن) پھاڑنا۔ جُيوب (واحد) جَيْب: گریبان۔

(۳) رُبَّ برائے تکثیر كَئِيْبٌ صیغہ صفت غمگین۔ الْكَآبَةُ (س) غمگین ہونا۔ نَدِیَ بھیگی ہوئی۔ الندیٰ (س) تر ہونا، بھیگنا اور باب (ض) بخشش کرنا۔ جُفُوْن (واحد) جَفْن. پلک۔

(۴) تَسَلَّ صیغۂ امر۔ اَلتَّسلِّي: تسلی حاصل کرنا، بہ تکلف صبر کرنا۔ التَّسْلِيَة:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تسلی دینا۔ أَبَیْکَ اس میں دولغت ہیں: اول باء کے فتحہ کے ساتھ۔ اصل میں أَبَـوَیْکَ تثنیہ تھا، واؤ کو الف سے بدل دیا، پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا، اس سے مراد والدین ہیں۔ دوم باء کے کسرہ کے ساتھ مفرد ہے۔ مراد باپ۔ الضِحُکُ (س) ہنسا۔ الاِضْحَاکُ: ہنسانا۔

(۵) اِسْتَقْبَلْتُ الْاِسْتِقْبَالُ: کسی چیز کا سامنا کرنا۔ الْکَرِیْمُ: شریف (ج) کِرَامٌ. مُصَاب: مصدر میمی۔ مصیبت۔ اَصَابَةُ: تکلیف دینا۔ خبث: پلید، ناپاکی، مراد جزع فزع۔ الْخَبَاثَةُ (ن) ناپاک ہونا۔ ثَنَتْ ثَنَیٰ یَثْنِي (ض) موڑنا، پھیرنا۔ اِسْتَدْبَرَتْ: کسی کی طرف پیٹھ کرنا۔ طِیب: خوشی۔ طَابَتِ النَّفْسُ بِکَذَا طشیبًا (ض) دل خوش ہونا۔

(۶) وَاجِدٍ: اسم فاعل۔ غمگین۔ وَجَدَ لَهُ وَجدًا وِجْدَانًا (ض) غمگین ہونا۔ الْمَکْرُوْبُ: بے چین، مصیبت زدہ۔ الکَرْب (ن) سخت غم ہونا، بے چین و پریشان ہونا۔ زَفَرَات (واحد) زَفْرَةٌ: آہ وفغاں، گرم سانس۔ سُکُوْن (ن) ٹھہرنا۔ عَزَاء (ن) صبر کرنا۔ لُغُوبٌ (ن) تھکنا، عاجز ہونا۔

(۷) جَدٌّ: دادا (ج) جُدُوْدٌ وَأَجْدَاد. الْعَیْنُ: آنکھ (ج) عُیُوْن. وَجْهٌ چہرہ (ج) وُجُوْهٌ. لَمْ تَجْرِ. جَرَی الْمَاءُ جَرْیًا (ض) جاری ہونا۔ وَجَرَیٰ بِهِ: بہانا۔ آثار (واحد) اَثَرٌ نشانِ قدم۔ غُرُوْب (واحد) غَرْبٌ آنسو، آنسو بہنے کی جگہ، بڑا ڈول۔

(۸) فَدَتْ فَدَی فلانًا بنفسه فِدَاءً. (ض) قربان ہونا، فدا کیا جانا۔ نُفُوس (واحد) نَفْسٌ، جان۔ حَاسِدِیْنَ اسم فاعل حسد کرنے والا (واحد) حَاسِدٌ. الْحَسَدُ (ن، ض) حسد کرنا، زوالِ نعمت کی تمنا کرنا۔ مُعَذَّبَةٌ: اسم مفعول، مبتلائے عذاب۔ عَذَّبَهُ: تکلیف دینا۔ حَضْرَةٌ وَحَضُوْرٌ (ن) حاضر ہونا۔ مَغِیْب مصدر غَابَ عنه غَیْبًا وَمَغِیْبًا (ض) غائب ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۹) تَـعَبٌ (س) تھکنا، مشقت میں پڑنا۔ نُوْرٌ: روشنی (ج) أنوار. یَـجْهَدُ. جَهَـدَ فِي الْأمْرِ جَهْدًا (ف) بہت کوشش کرنا، کسی چیز کے حصول میں مشقت اُٹھانا۔ ضَرِیْب. مثل نظیر (ج) ضَرَائِب.

ترکیب:

عَـلَیْـنَا، لازِمٌ سے متعلق ہوکر خبر مقدم، الاسعاد مبتدا مؤخر؛ بعدہ پورا جملہ جزا مقدم، إنْ کانَ شرط مؤخر۔ لک اور بشَقٍ، الاسعاد سے متعلق۔

رُبَّ حرفِ جر ہے، یہ صرف اسم نکرہ کو جر دیتا ہے، اور زائد کے حکم میں ہوتا ہے؛ اس لیے کسی سے متعلق نہیں ہوتا۔ جب کہ بعض نحوی مناسبِ حال لقیتُ یا رأیتُ وغیرہ سے متعلق کرتے ہیں۔ اور کبھی اس پر مائے کافہ زائدہ داخل ہوتا ہے، اس صورت میں فعل اور اسم معرفہ پر بھی داخل ہوگا۔ (معجم: ص/۳۲۱) کَئِیبٍ مجرور، جار مجرور سے مل کر مبتدا بمعنی کثِیْرٌ مِن الکئیب. لیسَ تندی خبر۔

فِيْ أبِیْکَ، فکر سے متعلق۔ کَانَ تامہ، الضحک فاعل۔

ثَـنَتْ اور اِسْتَـدْبَـرَتْ کی ضمیرِ فاعل نـفـس کی طرف راجع۔ بِـخُبْثٍ، اِسْتَقْبَلَتْ سے متعلق اور ثَنَتْ، إذَا شرطیہ کی جزا۔

لِلْوَاجِدِ الخ مصرع اول خبر مقدم، سُکُوْنُ عَزَاءٍ مصرع ثانی مبتدا مؤخر۔ مِنْ زَفْرَاتِهٖ واجد یا مَکْرُوْب سے متعلق۔

کَـمْ لَکَ جَدًّا. کم خبریہ ممیز، جدًّا موصوف، لَمْ تَـرَی الْعَیْنُ صفت، موصوف صفت سے مل کر تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا، لَکَ خبر۔

قاعدہ: کم خبریہ کی تمیز مجرور ہوتی ہے، لیکن اگر تمیز اور کم کے درمیان فاصلہ ہو تو پھر تمیز منصوب ہوتی ہے۔

فِيْ تَـعَبٍ اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَنْ الخ اپنے مابعد سے مل کر مبتدا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مؤخر الشمس مبدل منہ، نورها بدل۔ ویجهد اس کا عطف یحسد پر۔ أن یأتی بتاویلِ مصدر یجهد کا مفعول بہ۔

محلِّ امتحان نمبر: ۶، دیوانِ متنبّی ص:

تُهَابُ سُيُوْفُ الْهِندِ وَهِيَ حَدَائِدُ (۱) فَكَيْفَ إِذَا كَانَتْ نَزَارِيَّةً عُرْبًا

وَيُرْهَبُ نَابُ اللَّيْثِ وَاللَّيْثُ وَحْدَهُ (۲) فَكَيْفَ إِذَا كَانَ اللُّيُوْثُ لَهُ صَحْبًا

وَيُخْشَى عُبَابُ الْبَحْرِ وَهُوَ مَكَانُهُ (۳) فَكَيْفَ بِمَنْ يَغْشَى الْبِلَادَ إِذَا عَبَّا

ترجمہ:

(۱) ہندی تلواروں سے ڈرا جاتا ہے حالانکہ وہ لوہے کی ہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا جب کہ تلواریں خاص نزاری عربی ہوں گی؟

(۲) شیر کے دانت سے خوف کھایا جاتا ہے، حالانکہ شیر تنہا ہوتا ہے۔ تو اس وقت کیا کیفیت ہوگی جبکہ اس کے ساتھ بہت سے شیر ہوں گے۔

(۳) سمندر کی موجوں سے خوف کھایا جاتا ہے، جب کہ وہ اپنی جگہ ہوتا ہے، تو اس شخص کا کیسا حوف ہوگا جو موجزن ہونے کے وقت شہروں پر چھا جائے۔

توضیح:

(۱) ہندی تلواروں کی کاٹ سے دنیا ڈرتی ہے، حالانکہ وہ بغیر چلانے والے کے نہیں کاٹ سکتی، تو ان تلواروں سے کتنا ڈرا جائے گا جو انتہائی دلیر، جنگجو اور خالص عربی قبیلۂ نزار کی ہوں؟

(۲) سیف الدولہ شیر ببر ہے۔ اور اس کا لشکر بھی شیر سے کم نہیں، تو جب اتنے شیروں کی بھیڑ جمع ہو جائے گی تو لوگوں کے خوف و دہشت کا کیا عالم ہوگا؟ جب کہ لوگ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ایک شیر کو دیکھ کر لرزہ براندام ہو جاتے ہیں۔

(۳) دریا کے موجوں کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے حالانکہ وہ موجیں سمندر میں ہوتی ہیں تو اس وقت ڈر کا کیا عالم ہوگا؟ جب کہ سیف الدولہ اور اس کا لشکر جو ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر ہے خود ہی پیش قدمی کر کے شہروں پر چھا جائے۔

حلِّ لُغات:

(۱) تُهَابُ هَابَهٗ هيبَةً (س) ڈرنا، خوف کھانا۔ سُيُوْفُ الْهِندِ ہندی تلوار۔ پہلے زمانے میں بہت مشہور تھی۔ حَدَائِدُ (واحد) حَدِيْدَةٌ لوہا۔ نِزَارِيَّةٌ: قبیلۂ نزار، یہ عرب کا مشہور قبیلہ ہے جو بنی نزار کی طرف منسوب ہے۔ عُرْبًا لکِ عرب کا باشندہ (ج) اَعْرُبٌ و عُرُوْبٌ.

(۲) يُرْهَبُ. الرَّهْبُ وَالرُّهْبَانُ (س) ڈرنا، خوف کرنا۔ رَاهِبٌ: خدا سے ڈرنے والا (ج) رُهْبَان. نَابٌ. نوکیلے دانت رُباعی کے برابر (ج) أَنْيَابٌ. اللَّيْثُ: شیر (ج) لُيُوْث. صَحْبًا (واحد) صَاحِبٌ: ساتھی۔

(۳) يُخْشٰی. الْخَشْيَةُ (س) ڈرنا، وہ ڈر جو عظمت کے ساتھ ہو۔ عُبَابٌ: موج، سیلاب کا چڑھاؤ، طغیانی۔ اَلْعُبُّ وَالْعُبَابُ (ن) موج کا بلند ہونا، جوش مارنا، موجزن ہونا۔ اَلْبَحْرُ سمندر (ج) بُحُوْرٌ، بِحار، اَبْحُر. يَغْشٰى، غَشِيَةً غَشْيًا (س) ڈھانپ لینا، چھا جانا۔

ترکیب:

كَيْفَ خبر، مبتدا محذوف کی۔ أَی كَيْفَ الْهَيْبَةُ. إِذَا كَانَتْ، هَيْبَةَ کا مفعول فیہ۔ نَابُ اللَّيْثِ ذوالحال، وَاللَّيْثُ وَحْدَه پورا جملہ حال۔ اللَّيْثُ مبتدا، وَحْدَه حال ہو کر قائم مقام خبر۔ كَيْفَ اى كَيْفَ الرَّهْبَةُ. إِذَا كَانَ، الرَّهْبَة کا مفعول فیہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

لَهٗ یا تو کَانَ کی خبر اول، یا صَحْبًا سے متعلق۔ صَحْبًا، کَانَ کی خبر۔
إِذَاعَبًّا، یَغْشٰی کا ظرف۔ بِمَنْ یَغْشٰی الخشیة محذوف سے معلق۔

محلِّ امتحان نمبر: ۷، دیوانِ متنبّی ص:

أَتٰی مَرْعَشًا یَسْتَقْرِبُ الْبُعْدَ مُقْبِلًا (۱) وَأَدْبَرَ إِذْ أَقْبَلْتَ یَسْتَبْعِدُ الْقُرْبَا
کَذَا یَتْرُکُ الْأَعْدَاءَ مَنْ یَّکْرَهُ الْقَنَا (۲) وَیَقْفُلُ مَنْ کَانَتْ غَنِیْمَتُهٗ رُعْبَا
وَهَلْ رَدَّ عَنْهُ بِاللُّقَانِ وُقُوْفُهٗ (۳) صُدُوْرَ الْعَوَالِيْ وَالْمُطَهَّمَةَ الْقُبَّا
مَضٰی بَعْدَ مَا الْتَفَّ الرِّمَاحَانِ سَاعَةً (۴) کَمَا یَتَلَقَّی الْهُدْبُ فِي الرَّقْدَةِ الْهُدْبَا
وَلٰکِنَّهٗ وَلّٰی وَلِلطَّعْنِ سَوْرَةٌ (۵) إِذَا ذَکَرَتْهَا نَفْسُهٗ لَمَسَ الْجَنْبَا
وَخَلَّی الْعَذَارٰی وَالْبَطَارِیْقَ وَالْقُرٰی (۶) وَشُعْثَ النَّصَارٰی وَالْقَرَابِیْنَ وَالصُّلْبَا

ترجمہ:

(۱) وہ قلعہ مرعش آتے ہوئے دُور کو قریب سمجھ رہا تھا، اور جب تُو نے پیش قدمی کی تو وہ قریب کو دُور سمجھتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگا۔

(۲) (جس طرح دُمُستُق تجھ سے خوف زدہ ہو کر بھاگا) اسی طرح دشمنوں کو چھوڑ بھاگتا ہے وہ شخص جو نیزوں کو ناپسند کرتا ہے اور ناکام واپس لوٹ آتا ہے وہ شخص جس کو مالِ غنیمت میں رعب اور دبدبہ ملا ہو۔

(۳) اور کیا لُقان میں اس کے قیام نے نیزوں کی نوکوں، اور پتلی کمر والے طاقتور گھوڑوں کو اس سے لوٹا دیا؟

(۴) وہ چلا گیا جبکہ دونوں (فریقوں) کے نیزے ایک ساعت کے لیے ایسے مل گئے جیسے نیند میں ایک پلک دوسری پلک سے مل جاتی ہے۔

(۵) لیکن وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا، جب کہ نیزہ بازی میں شدت تھی (لڑائی شباب

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

پر تھی) جب اس کا دل اس (شدت) کو یاد کرتا تو وہ اپنے پہلو کو ٹٹولنے لگتا۔

(۶) اور اس نے دوشیزہ لڑکیوں، فوجی افسروں، بستیوں، پراگندہ بال عیسائیوں (پادریوں) مصاحبوں اور صلیبیوں کو (اپنے دشمن کے قبضہ میں) چھوڑا۔

توضیح:

(۱) یہ انسانی فطرت ہے کہ آدمی اپنی تمنا اور اُمنگ کو پوری کرنے کی خوشی میں دُور کی منزل کو قریب محسوس کرتا ہے اور دہشت زدہ ہو کر بھاگنے کی صورت میں خوف اور ڈر کی وجہ سے قریب کی منزل کو دُور خیال کرتا ہے۔ یہی حال دُمُستُق کا ہے کہ آتے ہوئے قلعہ مرعش کو قریب سمجھ رہا تھا؛ لیکن جب شکست خوردہ ہو کر بھاگا تو روم کو قریب ہوتے ہوئے دُور سمجھ رہا تھا، اس حوف سے کہ کہیں پکڑا نہ جاوٴں۔

(۲) میدانِ جنگ سے بھاگنا یہ کوئی دمستق کی خصوصیت نہیں ہے؛ بلکہ جو شخص بزدل ہوتا ہے، نیزہ بازی اور شمشیر زنی سے ڈرتا ہے، وہ دشمنوں کو چھوڑ کر خوف زدہ ہو کر میدانِ کارزار سے بھاگ جاتا ہے اور وہ غنیمت میں مال کے بجائے خوف و دہشت لے کر لوٹتا ہے؛ کیونکہ لڑنے کے لیے تو ہمت و جرأت چاہیے اور وہ مفقود ہے۔

(۳) مقامِ لُقان میں دمستق کو اس کے ٹھہرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، بلکہ سیف الدولہ کا لشکر مع اپنے گھوڑوں اور ہتھیاروں کے وہاں پہونچا اور دمستق کو اپنے لشکر سمیت بھاگنے پر مجبور کیا۔

(۴) دمستق عین لڑائی کے وقت بھاگا جب کے فریقین کے مابین شدید لڑائی جاری تھی، حالانکہ وہی وقت اصلاً جمنے کا تھا۔

(۵) شاعر دمستق کی بزدلی کو مزید اُجاگر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ ایسے وقت میں بھاگا جب لڑائی شباب پر تھی، اور اتنا خوف زدہ تھا کہ راستے میں چلتے ہوئے اپنے پہلو کو چھو کر دیکھتا کہ مبادا نیزہ اس کے پہلو میں تو نہیں لگ گیا اور تلوار کی تیزی اور ہاتھ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کی صفائی کے سبب معلوم نہ ہوسکا۔

(٦) یعنی رومی کمانڈر نے صرف اپنی جان بچانے کی فکر کی، باقی نوخیز لڑکیاں اور خواتین، فوجی افسر، مقبوضہ گاؤں، بڑے بڑے پادری اور مذہبی پیشواؤں، مذہبی علامت (صلیب) اور بادشاہ کے خصوصی مصاحبوں کو بے یار و مددگار چھوڑ بھاگا اور ان لوگوں کی کوئی فکر نہیں کی۔ اس پر دہشت ایسی طاری تھی کہ ان چیزوں کا خیال تک نہیں آیا۔

حلِ لُغات:

(۱) مَرْعَش روم میں ایک قلعہ کا نام۔ یَسْتَقْرِبُ: قریب سمجھنا، سین اور تا برائے ظن۔ القربُ: نزدیکی۔ اَلْبُعْدُ: دُوری۔ یَسْتَبْعِدُ: دُور سمجھنا۔ مُقْبِلًا متوجہ ہونے والا، آگے آنے والا۔ أَقْبَلَ عَلَيْهِ: متوجہ ہونا۔ وَأَقْبَلَ اِلَيْهِ: آنا۔ أَدْبَرَ: پیٹھ پھیرنا۔

(۲) اَلْأَعْدَاءُ (واحد) عَدُوٌّ. دشمن۔ یَکْرَهُ. کَرِهَ الشيءَ کَرَاهَةً (س) ناپسند کرنا۔ القَنَا (واحد) قَنَاةٌ: نیزہ۔ یَقْفُلُ. قَفَلَ قُفُوْلًا وَقَفْلًا (ن) لوٹنا، جہاں سے چلا تھا وہیں واپس ہونا، ومنہ القافلۃ۔ غَنِيمَةٌ: وہ مال جو جنگ میں لڑ کر حاصل کیا گیا ہو (ج) غَنَائِمُ. رُعْبٌ خوف، دبدبہ۔ الرُّعْبُ (ف) ڈرنا۔

(۳) رَدَّ: رَدَّهُ عَنْ کَذا رَدًّا (ن) لوٹانا۔ لُقَان: ملکِ روم کا سرحد یا وہاں کے ایک شہر کا نام۔ وُقُوْف (ض) ٹھہرنا، قیام کرنا۔ صُدُوْر (واحد) ح صَدْرٌ: نوک، ہر چیز کا مبدا، سینہ۔ عَوَالِيْ (واحد) عَالِيَةٌ: نیزۃ، نیزہ کا بالائی حصہ۔ المُطَهَّمَة کامل الخلقۃ گھوڑا۔ التَّطهِيمُ: موٹا کرنا۔ اَلْقُبُّ (واحد) اَقَبُّ: پتلی کمر والا۔ قَبَّ الْخصرُ والبطنُ قَبَبًا (س) کمر کا باریک یا پیٹ کا دُبلا ہونا۔

(۴) اِلْتَفَّ: لپٹنا، ملنا۔ اللَّفُّ (ن) لپیٹنا، موڑنا۔ رِمَاحٌ (واحد) رُمْحٌ: نیزہ۔ يَتَلَقَّى تَلَقِّي: ملنا، ملاقات کرنا۔ اَلْهُدْبُ (واحد) هُدْبَةٌ: پلک۔ الرَّقْدَةُ (ن) سونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۵) لَكِنَّهُ سے اس وہم کا دفعیہ ہے کہ شاید دستق اطمینان کے ساتھ بھاگا ہوگا۔ وَلّى الدُّبَرَ: پیٹھ پھیرنا۔ اَلطَّعن (ف) نیزہ مارنا۔ سَوْرَة: حم تیزی، حملہ کی شدت۔ سَارَ الشَّرَابُ فِي رَأْسِهِ سورًا (ن) سر کر چکرا دینا۔ لَمَسَهُ لَمْسًا (ن،ض) چھونا۔ جَنْبٌ پہلو (ج) جُنُوبٌ وَأَجْنَابٌ۔

(٦) خَلّى: چھوڑنا۔ اَلْعَذَارىٰ (واحد) عَذْرَاءُ. کنواری لڑکی۔ اَلْبَطَارِيقُ (واحد) بِطْرِيقٌ: رومی فوج کا جنرل۔ اَلْقُرىٰ (واحد) قَرْيَةٌ: بستی۔ شُعْثٌ (واحد) اَشْعَثُ: غبار آلود، پراگندہ بال۔ مراد: پادری، راہب۔ اَلشَّعْثُ (س) پراگندہ بال ہونا۔ نَصَارىٰ (واحد) نَصْرَانِيٌّ: عیسائی۔ اَلْقَرَابِيْنُ (واحد) قُرْبَانٌ: ہم نشین، مراد بادشاہ کا مصاحب۔ صُفْلُبٌ (واحد) صَلِيْبٌ: سولی کی لکڑی، وہ نقشہ جس پر بزعم نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی، عیسائی صلیب کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، حتیٰ کہ اپنی جنگوں میں لے جاتے ہیں۔

ترکیب:

مُرْعَشًا مفعول فیہ مُقْبِلًا، يَسْتَقْرِبُ کی ضمیر سے حال۔

يَتْرُكُ فعل، مَنْ يَّكْرَهُ فاعل اور مَنْ كَانَتْ، يَقْفُلُ کا فاعل۔

رَدَّ فعل، وَقُوْفَهُ فاعل۔ بِاللُّقَانِ، وُقُوفَهُ سے متعلق۔ صُدُوْرَ مفعول بہ۔

كَمَايَتَلَقّى ما مصدر یہ اپنے مابعد فعل سے مل کر اِلْتَفَّ سے متعلق، یا مفعول مطلق أى التفافاً كائنا.

وَلِلطَّعْنِ واو حالیہ، لِلطَّعنِ خبر مقدم، سَوْرَةٌ مبتدا مؤخر۔ إِذَا ذَكَرْتُهَا شرط، لَمَسَ الْجَنْبَا جزا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر:۸، دیوانِ متنبّی ص:

يَاأُخْتَ خَيرِ أَخٍ يَابِنْتَ خَيرِ أَبٍ (۱) كِنَايَةً بِهِمَا عَنْ أَشْرَفِ النَّسَبِ
أُجِلُّ قَدْرَكِ أَنْ تُسَمَّى مُؤَبَّنَةً (۲) وَمَنْ كَنَاكِ فَقَدْ سَمَّاكِ لِلْعَرَبِ
لَايَمْلِكُ الطَّرِبُ الْمَحْزُوْنُ مَنْطِقَهُ (۳) وَدَمْعَهُ وَهُمَا فِيْ قَبْضَةِ الطَّرَبِ

ترجمہ:

(۱) اے اچھے بھائی (سیف الدولہ) کی بہن! اور اچھے باپ (ابوالہیجاء) کی بیٹی! ان دونوں سے شریف ترین نسب والی ذات (خولہ) سے کنایہ کررہا ہوں۔

(۲) میرے نزدیک تیرا مقام اس سے بلند ہے محاسن شمار کرتے وقت تیرا نام لیا جائے اور جس نے تیرا کنایہ کیا تو اس نے عربوں کے سامنے تیرا نام لیا۔

(۳) مغموم بے چین شخص اپنی گویائی اور آنسو پر اختیار نہیں رکھتا۔ وہ دونوں بے چینی کے قبضے میں ہوتے ہیں۔

توضیح:

(۱) اے خولہ! تو سیف الدولہ کی بہن اور ابوالہیجاء کی بیٹی ہے اور یہ دونوں سارے عرب میں معزز ہیں اور خاندان بھی سب سے اعلیٰ ہے تو جب میں نے کہا: "یَاأُخْتَ خَيرِ أَخٍ يَابِنْتَ خَيرِ أَبٍ" تو اس سے خود بخود واضح ہوگیا کہ وہ تو ہی ہے۔ کیونکہ یہ کنیت اور نسب ایسا مشہور ہے کہ اس کے بولتے ہی تیری ذات متعین ہوجاتی ہے۔

(۲) تُو اپنی خوبیوں کی وجہ سے اتنی مشہور ہوچکی ہے کہ مرثیہ کہتے وقت تیرے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ تجھ کو کنایۃً ذکر کردینا نام لینے کے مترادف ہے۔

(۳) جو شخص بے چین اور غمگین ہوتا ہے اس کو اپنے آنسوؤں اور اپنی باتوں پر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

قدرت نہیں ہوتی، وہ دونوں بے چینی کے قبضہ میں ہوتے ہیں اور بے چینی ان میں جس طرح چاہتی ہے تصرف کرتی ہے۔ یہی حال میرا ہے کہ میں بے چین اور مغموم ہوں۔ اپنے آنسوں اور زبان پر قدرت نہیں ہے۔

حلِّ لُغات:

(۱) كِنَايَةً: كَنٰى بالشيءِ عَنْ كَذَا كِنَايَةً (ض) کنایہ کرنا، اشارہ سے کوئی بات کہنا، لفظ بول کر غیر مدلول کا ارادہ کرنا۔ جس کے ذریعہ کنایا کیا جائے اس پر "با" اور جس کا کنایہ کیا جائے اس پر "عَنْ" داخل ہوتا ہے۔ أَشْرَفُ اسم تفضیل۔ افضل، انتہائی شریف، الشَّرَفُ وَالشَّرَافَةُ (ک) دین یا دنیا میں بلند مرتبہ ہونا۔

(۲) أُجِلُّ مضارع متکلم. الإِجْلَالُ: بڑا سمجھنا، تعظیم کرنا۔ اَلْجَلُّ وَالْجَلَالَةُ (ض) بڑے مرتبے والا۔ قَدْرٌ: مرتبہ (ج) أَقْدَارٌ. مؤَبَّنَةٌ اسم مفعول، اَبَّنَهٗ: مردے کے محاسن واوصاف شمار کرنا۔ كَنَا كُنْيَةً (ض) کنیت کے ساتھ پکارنا۔ وَكِنَايَةً: کنایہ کرنا۔

(۳) يَمْلِكُ اَلْمُلْكُ (ض) مالک ہونا۔ الطَرِبُ صیغہ صفت۔ بے چین۔ الطَّرَبُ (س) غم یا خوشی میں جھومنا، یہ اضداد میں سے ہے۔ طرب یہاں غمگین کے معنی میں ہے اور اس کا قرینہ اَلْمَحْزُوْنُ ہے۔ اَلْمَحْمُوْنُ: غمگین، الحُزن (س) غمگین ہونا۔ مَنْطِقٌ مصدر میمی، گویائی، کلام۔ نَطَقَ بِكَذَا نُطْقًا (ض) بولنا۔ دَمْعٌ: آنسو (ج) دُمُوْعٌ. قَبْضَةٌ: قبضہ، ملکیت۔ قَبَضَ الشَّيْءَ قَبْضًا (ض) سمیٹنا، قبضہ کرنا۔

ترکیب:

يَا أُخْتَ: منادیٰ اور بعد والا شعر جوابِ ندا۔ كِنَايَةً مفعول مطلق أي كَنَيْتُ كِنَايَةً. أَنْ تُسَمّٰى، أُجِلُّ کا مفعول ثانی یا منصوب بنزع الخافض اصل جملہ عَنْ أَنْ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تَسَمَّى ہے۔ مُؤَنَّبَةٌ تَسَمَّى کی ضمیر سے حال۔
الطرب المحزون دونوں الرجل محذوف کی صفت ہے هُمَا مبتدا في قبضة الطبر خبر۔

محلِّ امتحان نمبر: ۹، دیوانِ متنبّی ص:

كَأَنَّ فَعْلَةَ لَمْ تَمْلَأْ مَوَاكِبُهَا (۱) دِيَارَ بَكْرٍ وَلَمْ تَخْلَعْ وَلَمْ تَهَبِ
وَلَمْ تَرُدَّ حَيٰوةً بَعْدَ تَوْلِيَةٍ (۲) وَلَمْ تُغِثْ دَاعِيًا بِالْوَيْلِ وَالْحَرَبِ
أَرَى الْعِرَاقَ طَوِيلَ اللَّيْلِ مُذْ نُعِيَتْ (۳) فَكَيْفَ لَيْلُ فَتَى الْفِتْيَانِ فِي حَلَبِ

ترجمہ:

(۱) گویا کہ خولہ (مرنے کے بعد ایسی ہوگئی کہ) اس کے لشکروں نے گویا دیارِ بکر کو بھرا ہی نہیں تھا اور نہ کبھی اس نے (کسی کو) خلعت سے نوازا تھا اور نہ (کچھ) بخشا تھا۔
(۲) اور گویا کہ اس نے کسی کی زندگی پیٹھ پھیرنے کے بعد (قریب المرب ہونے کے بعد) نہیں لوٹائی تھی اور نہ اس شخص کی فریادرسی کی تھی جس نے وَاوَيْلَاهُ وَاحَرَبَاهُ کہہ کر پکارا۔
(۳) میں عراق کو درازِ شب خیال کر رہا ہوں جب سے موت کی خبر آئی ہے تو حلب میں جوانوں کے جوان (سیف الدولہ) کا کیا حال ہوگا۔

توضیح:

(۱) خولہ نے اپنی حیات میں بڑے بڑے قابلِ فخر کارنامے انجام دیے تھے مثلاً: ترکی میں واقع دیارِ بکر کو اپنے لشکروں سے بھر کر اس کی حفاظت کی تھی، بہت سے لوگوں کو

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

خلعت سے نوازا تھا اور اُن پر بخشش کی تھی، لیکن آج ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ اُس نے یہ سب کام انجام نہیں دیے تھے۔ گویا موت نے سب کچھ بھلا دیا۔

(۲) خولہ اپنی زندگی میں انصاف اور انعام کے ذریعہ ایسے لوگوں کو موت کے پنجہ سے رہائی دیتی تھی جو اُس کے منہ میں جا چکے تھے اور جو دشمن کے خلاف مدد طلب کرتے تھے، ان سب کی مدد کرتی تھی؛ لیکن مرنے پر یہ ساری چیزیں قصۂ پارینہ ہو گئیں۔

(۳) میں مرحومہ کا کوئی قریبی آدمی نہیں ہوں؛ لیکن اس کے باوجود جب سے موت کی خبر آئی ہے اس وقت سے میری رات کاٹے نہیں کٹتی، تو بتاؤ کہ جو اس کا بھائی ہے یعنی سیف الدولہ، حلب میں اس کی رات کیسی کٹ رہی ہوگی؟

حلِّ لُغات:

(۱) فَعْلَةَ کنایہ ہے مُتَوَفیہ سے، کیونکہ وہ خولہ کے وزن پر ہے۔ تَمْلأ. المِلأُ (ف) بھرنا۔ مَواكب (واحد) مَوْكِبٌ: لشکر۔ پیدل یا سواروں کی جماعت۔ الوكبُ (ض) آہستہ آہستہ چلنا۔ المُواكبة: ایک ساتھ چلنا۔ تَخْلَع. خَلَعَ عليه الثَّوبَ خلعا (ف) خلعت دینا اور خلعت وہ کپڑے جو بطورِ اعزاز و اکرام دیے جائیں۔ دِيَارَبَكْرٍ ترکی میں واقع ایک علاقہ کا نام ہے۔ دِيَار (واحد) دَارٌ: گھر۔

(۲) تَرُدَّ. الرَّدُّ (ن) لوٹانا۔ تَوْلِيَةٌ: پشت پھیرنا۔ تُغِثْ. الإغاثة: فریادرسی کرنا، مدد کو پہونچنا۔ وَيْلٌ: ہلاکت ہو، بُرا ہو۔ کلمۂ بددعا۔ یہ یہاں ویل اور حرب سے مراد وَاوَيْلَاهُ، وَاحَرَبَاهُ کہہ کر اپنے دشمن کے خلاف مدد طلب کرنا۔ اہلِ عرب بوقتِ مصیبت یہ لفظ بولتے ہیں۔

(۳) عِرَاق: اس سے مراد عراق کا مشہور شہر کوفہ ہے، جہاں شاعر کا قیام تھا۔ مُذْ بمعنیٰ سے، اسم ظرف۔ نُعِيَتْ. نَعَى لَنَا وَإِلَيْنَا نَعْيًا (ف) موت کی خبر دینا۔ حَلَب ملکِ شام کا ایک بہت بڑا شہر جو سیف الدولہ کا دارالسلطنت تھا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ترکیب:

کَأَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل۔ فَعلَةَ اسم، مراد خولہ۔ لَمْ تَمْلأ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر۔ فعلة تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

وَلَمْ تَرُدَّ اور وَلَمْ تُغِث کا عطف لَمْ تَمْلأ پر ہے اور بواسطہ حرفِ عطف کَأَنَّ کی خبر۔ بالویل، دَاعِیًا سے متعلق۔

اَرٰی فعل بافاعل، العِرَاقَ مفعول اول، طویلَ اللیل مفعول ثانی اگر رؤیت بصری مراد ہو۔ مُذْنُعِیَتْ اَرٰی کا ظرف۔ کَیفَ خبر مقدم، لَیلُ مبتدا مؤخر۔ في حلب، فتی الفِتیان سے حال۔

محلِّ امتحان نمبر: ۱۰، دیوانِ متنبّی ص:

وَإِنْ تَكُنْ خُلِقَتْ أُنْثَى لَقَدْ خُلِقَتْ (۱) كَرِيمَةً غَيْرَ أُنْثَى الْعَقْلِ وَالْحَسَبِ

وَإِنْ تَكُنْ تَغْلِبُ الْغَلْبَاءُ عُنْصُرَهَا (۲) فَإِنَّ فِي الْخَمْرِ مَعْنًى لَيْسَ فِي الْعِنَبِ

فَلَيْتَ طَالِعَةَ الشَّمْسَيْنِ غَائِبَةٌ (۳) وَلَيْتَ غَائِبَةَ الشَّمْسَيْنِ لَمْ تَغِبِ

وَلَيْتَ عَيْنَ الَّتِي آبَ النَّهَارُ بِهَا (۴) فِدَاءُ عَيْنِ الَّتِي غَابَتْ وَلَمْ تَؤُبِ

ترجمہ:

(۱) اگر وہ عورت پیدا ہوئی تھی (تو کیا مضائقہ ہے) کیونکہ وہ معزز اور شریف پیدا ہوئی تھی۔ عقل اور شرافت میں عورت نہیں تھی۔

(۲) اگر اس کی اصل نسل زبردست قوم تغلب سے تھی تو (اس میں کیا استبعاد ہے؟ کیونکہ) بلاشبہ شراب میں ایسی خوبی ہے جو انگور میں نہیں ہے۔

(۳) کاش کہ دو آفتابوں میں سے طلوع ہونے والا آفتاب، غائب ہو جاتا اور

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کاش کہ دو آفتابوں میں سے غائب ہونے والا آفتاب، غائب نہ ہوتا۔

(۴) اور کاش کہ وہ آفتاب جس سے دن لوٹ کر آتا ہے قربان ہو جاتا اس آفتاب پر جو غائب ہو گیا، اور نہیں لوٹے گا۔

توضیح:

(۱) مرحومہ عقل اور شرافت کے اعتبار سے تو مردوں کے مساوی تھی۔ کامل العقل اور شریف تھی۔ البتہ خلقت کے اعتبار سے مؤنث تھی اور یہ کوئی عیب کی چیز نہیں ہے۔

(۲) اگر اس کے آباء واجداد بنی تغلب سے تھے اور ان میں وہ خوبیاں نہیں تھیں جو مرحومہ میں تھیں تو اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ دیکھیے انگور اصل ہے اور شراب اس کی فرع؛ لیکن پھر بھی شراب میں وہ خوبی ہے جو انگور میں نہیں۔ دیکھیے فرع اصل سے بڑھ گئی۔ مشہور مثل ہے کہ: گرو گڑ ہی رہا اور چیلا چینی بن گیا۔

(۳) دو آفتاب: ایک سے مراد حقیقی مشہور آفتاب اور دوسرے سے مرحومہ خولہ ہے، جو فیض اور نفع رسانی میں مثل آفتاب تھی۔ شاعر کہتا ہے کہ کیا اچھا ہوتا کہ آسمانی آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہو جاتا اور مرحومہ ہمیشہ زندہ رہتی؛ کیونکہ وہ نفع رسانی میں آفتاب سے بڑھی ہوئی تھی۔

(۴) کیا ہی اچھا ہوتا کہ حقیقی آفتاب اپنے آپ کو مرحومہ پر قربان کر کے اس کو بچا لیتا۔ افسوس کہ مرحومہ قبر میں چھپ گئی اور اب وہ لوٹ کر نہیں آئے گی۔

حلِّ لُغات:

(۱) خِلْقَة. خلَقَ الشَّيء خلْقًا (ن) پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا۔

أُنْثَى. عورت، مادہ (ج) إِنَاث. كَرِيْمَة. شریف (ج) كَرِيْمَات وَكَرَائِم.

حسب: خاندانی شرافت، اباؤ واجداد کے مفاخر۔ أُنْثَى العَقْلِ. أي ناقصة العقل.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) تَغلِب: سیف الدولہ کا قبیلہ اور اسی سے لفظ غَلْبَاء ماخوذ ہے جیسے: ظِلٌّ ظَلِيلٌ. اَلْغلباء: موٹی گردن والی عورت۔ قَبِيلَةٌ غَلْبَاء: زبردست طاقتور قبیلہ۔ عُنْصُر: وہ مادہ جس سے کوئی چیز بنے، بنیادی اجزاء، اصل (ج) عَنَاصِر. خَمْرٌ: شراب (ج) خُمُوْر. مَعْنى باطنی خوبی (ج) معانی. عِنَبٌ: انگور (ج) اَعْنَاب.

(۳) طَالِعَةٌ اسم فاعل۔ الطُّلُوْع (ن) نکلنا، طلوع ہونا۔ شَمْسٌ: سورج (ج) شُمُوْس. شَمْسَيْنِ سے مراد آسمانی آفتاب اور مرحومہ۔ غَائِبَةٌ: اسم فاعل. غَابَ عنه غَيْبًا (ض) غائب ہونا۔

(۴) عَيْنٌ: سورج (ج) عُيُوْنٌ. پہلے عین سے حقیقی آفتاب مراد ہے، دوسرے عین سے مرحوملہ خولہ۔ آبَ اَوْبًا وَإِيَابًا (ن) لوٹنا۔ اَلنَّهَار: دن، نہار شرعی صبح صادق سے مغرب تک (ج) اَنْهُر و نُهُر.

ترکیب:

إِنْ تَكُنْ شرط اور جزا محذوف اَیْ فَلَاعَيْبَ. اُنْثى، خِلقَتُ کی ضمیر سے حال اور اگر خِلقَتُ جُعِلَتْ کے معنی میں ہو تو اُنْثى مفعول ثانی ہوگا۔ كَرِيْمَةً، خُلِقَتْ سے حال اول اور غَيْرَ اُنْثى حال ثانی۔

فَإِنَّ فِي الْخَمْرِ دَالٌّ عَلَى الْجَزَاءِ. اَیْ فَلَاعَجَبَ وَلَابُعْدَ. مَعْنًى موصوف، لَيْسَ صفت۔

طَالِعَةٌ، لَيْتَ کا اسم، غَائِبَةٌ خبر۔

عَيْن. مضاف، اَلَّتِي آب: اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر لَيْتَ کا اسم۔ فِدَاءٌ اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر:۱۱، دیوانِ متنبّی ص:

قَدْ كَانَ كُلُّ حِجَابٍ دُوْنَ رُؤْيَتِهَا (۱) فَمَاقَنِعْتِ لَهَا يَاأَرْضُ بِالْحُجُبِ
وَلَارَأَيْتِ عُيُوْنَ الْإِنْسِ تُدْرِكُهَا (۲) فَهَلْ حَسَدْتِ عَلَيْهَا أَعْيُنَ الشُّهُبِ
وَهَلْ سَمِعْتِ سَلَامًالِيْ أَلَمَّ بِهَا (۳) فَقَدْ أَطَلْتُ وَمَاسَلَّمْتُ مِنْ كَثَبِ

ترجمه:

(۱) بے شک تمام پردے اس کی دیدار میں حائل تھے۔سوائے زمین! تُو نے اس کے اُن پردوں پر اکتفا نہیں کیا۔

(۲) اور (اے زمین!) تُو نے انسانوں کی آنکھوں کو نہیں دیکھا ہوگا کہ اس تک پہنچی ہو تو کیا تُو نے اس پر ستاروں کی آنکھوں سے حسد کیا؟

(۳) اور کیا تو نے میرا اسلام سنا؟ جو اس تک پہنچا ہو، کیونکہ میں نے دُور سے سلام کیا ہے قریب سے نہیں۔

توضیح:

(۱) مرحومہ خود ہی اتنے پردوں میں رہتی تھی کہ کسی کے لیے اس کو دیکھنا آسان نہ تھا۔اے زمین! تُو نے ان پردوں پر کیوں اکتفا نہیں کیا؟ یہاں تک کہ تو خود اس کے لیے پردہ بن گئی۔

(۲) وہ اتنی پردہ نشین خاتون تھی کہ انسانی آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتی تھیں۔تو اے زمین! پھر کس بات پر تجھے حسد ہوا؟ شاید تجھے اس پر حسد ہوا ہو کہ آسمان کے ستارے اس کو دیکھتے ہیں، تجھے یہ بھی گوارہ نہ ہو سکا بالآخر تو نے اس کو مٹی میں چھپا کر ستارے کی نگاہوں سے بھی اوجھل کر دیا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۳) اے زمین! تیرے حسد کی وجہ شاید یہ ہے کہ میں نے اس کو سلام بھیجا ہے اور تُو نے سن لیا ہے، اس وجہ سے تُو نے اپنے اندر چھپالیا، حالانکہ میرا سلام باعثِ حسد نہیں ہونا چاہیے؛ کیونکہ میں نے دُور سے سلام کیا ہے، قریب سے نہیں، چونکہ اس نے تو مجھ سے بہت دُور وفات پائی ہے۔ باعثِ حسد تو وہ سلام ہے جو قریب سے ہو۔

حل لغات:

(۱) كُلَّ حِجَابٍ. کلّ اگر نکرہ مفردہ کی طرف مضاف ہو تو استغراق کا فائدہ دیتا ہے۔ حِجَابٌ: پردہ (ج) حُجُبٌ. یہاں صنعتِ تعلیل ہے یعنی اصل علت کو چھوڑ کر اپنی طرف سے علت پیش کرنا؛ کیونکہ قبر میں جانے کی اصل علت موت ہے، اس کو چھوڑ کر شاعر عدمِ قناعت کو علت بیان کرتا ہے۔ قَنِعْتِ. اَلْقَنَاعَةُ (س) قناعت کرنا، شئ قلیل پر راضی ہونا۔ اَرْضٌ: زمین (ج) اَرَاضِي.

(۲) عُيُوْنٌ (واحد) عَيْنٌ. آنکھ۔ إِنْسٌ (واحد) إِنْسِيٌّ. انسان (ج) أُنَاسٌ وَاَنَاسِيُّ تُدْرِكُ. أَدْرَكَ الشَّيْئَ بِبَصَرِهٖ: دیکھنا۔ شُهُبٌ (واحد) شِهَابٌ ستارہ۔

(۳) أَلَمَّ بِهٖ إِلْمَامًا: کسی کے پاس اترنا، قیام کرنا۔ أَطَلْتُ. اَلْإِطَالَةُ: لمبا کرنا، مراد دُور سے سلام کرنا۔ كَثَبٌ: قریب۔ الكَثَبُ (ن،ض) قریب ہونا۔

ترکیب:

دُوْنَ رُؤْيَتِهَا، كَانَ کی خبر۔ فَمَا قَنِعْتِ جوابِ ندا۔ يَا اَرْضُ ندا، بِالْحُجُبِ، قَنِعْتِ سے متعلق۔

تُدْرِكُهَا، عُيُوْن سے حال اور حَسَدْتِ میں خطاب زمین کو ہے۔

سَلَامًا لِيْ ذوالحال، أَلَمَّ بِهَا حال۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر:۱۲، دیوانِ متنبّی ص:

جَزَاکَ رَبُّکَ بِالْأَحْزَانِ مَغْفِرَةً (۱) فَحُزْنُ كُلِّ أَخِي حُزْنٍ أَخُوا الْغَضَبِ
وَأَنْتُمْ نَفَرٌ تَسْخُو نُفُوْسُكُمْ (۲) بِمَا يَهَبْنَ وَلَا يَسْخُوْنَ بِالسَّلَبِ
حَلَلْتُمْ مِنْ مُلُوْكِ النَّاسِ كُلِّهِمِ (۳) مَحَلَّ سُمْرِ الْقَنَا مِنْ سَائِرِ الْقَصَبِ
فَلَا تَنَلْکَ اللَّيَالِي إِنَّ أَيْدِيَهَا (۴) إِذَا ضَرَبْنَ كَسَرْنَ النَّبْعَ بِالْغَرَبِ
وَلَا يُعِنَّ عَدُوًّا أَنْتَ قَاهِرُهُ (۵) فَإِنَّهُنَّ يَصِدْنَ الصَّقْرَ بِالْخَرَبِ
وَإِنْ سَرَرْنَ بِمَحْبُوْبٍ فَجَعْنَ بِهِ (۶) وَقَدْ أَتَيْکَ فِي الْحَالَيْنِ بِالْعَجَبِ

ترجمہ:

(۱) تیرا رب تجھ کو غموں کا بدلہ مغفرت سے دے؛ چونکہ ہر غم والے کا غم، غصہ کا بھائی ہوتا ہے۔

(۲) اور تم ایسی جماعت ہو کہ جن کا دل اس چیز میں سخی ہے جو وہ خود دیتے ہیں اور چھیننے پر سخاوت نہیں کرتے۔

(۳) تمام لوگوں کے بادشاہوں میں تمہارا مقام ایسا ہے جیسے گندم گوں نیزوں کا تمام بانسوں میں۔

(۴) (خدا کرے کہ) راتیں تجھ کو نہ ستائیں؛ کیونکہ ان کے ہاتھ جب مارتے ہیں (صدمہ پہنچاتے ہیں) تو کمان کی سخت لکڑی کو گھاس کے تنکے سے توڑ ڈالتے ہیں۔

(۵) اور وہ (راتیں) کسی ایسے دشمن کی مدد نہ کریں جس پر تو غالب ہے کیونکہ وہ شکرہ (جیسے قوی شکاری جانور) کو سُرخاب (جیسے کمزور جانور) کے ذریعے شکار کر لیتی ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۶) اگر وہ کسی محبوب کے ذریعہ خوش کرتی ہیں تو اسی کے (فراق کے) ذریعہ دردمند بھی کرتی ہیں اور وہ دونوں حال (سرور وغم) میں تیرے پاس تعجب کو لاتی ہیں۔

توضیح:

(۱) جب انسان کسی مصیبت پر مغموم ہوتا ہے تو وہ قضا وقدر پر غصہ کرنے لگتا ہے۔ حالانکہ یہ گناہ ہے، اسی طرح سیف الدولہ نے قضاء وقدر پر غصہ کرکے گناہ کا کام کیا، اس لیے دعاء دے رہا ہوں کہ خدا اس کو معاف کرے۔

(۲) اے سیف الدولہ! تم اور تمہارے اہلِ خاندان انتہائی حمیت اور غیرت مند لوگ ہو، خوش دلی سے سخاوت کرتے ہو، اپنے لیے کسی جبر کو پسند نہیں کرتے اور موت نے خولہ کو تم سے جبراً چھینا ہے؛ اس لیے تم تقدیرِ الٰہی پر ناخوش ہو، اور تمہارا غم و غصہ بجا ہے۔

(۳) جس طرح گندم گوں نیزہ اپنی اہمیت اور افادیت کی وجہ سے اہم اسلحۂ جنگ میں سے ہے اور بانس اس کے مقابلہ میں بے حیثیت ہے۔ اسی طرح دنیا کے تمام بادشاہوں کی حیثیت ایک بانس کی ہے اور تم ان کے مقابلہ میں گندم گوں نیزہ ہو۔

(۴) رات کے حوادث ومصائب مضبوط اور طاقت ور چیز کو بھی کمزور چیز کی ذریعہ اُکھاڑ پھینکتے ہیں۔ وہ قوی کو ضعیف سے شکست دلوا دیتے ہیں جیسے کمان کی لکڑی کو تنکے سے۔ اس لیے میں دعا دے رہا ہوں کہ تجھ پر مصائب نہ آئیں اور تو اس کے حوادث کے دستِ بُرد سے محفوظ رہے۔ اگرچہ تو طاقتور ہے۔

(۵) دوسری دعا یہ ہے کہ راتوں کی مدد تیرے شاملِ حال رہے، دشمنوں کے نہیں۔ کیونکہ اگر ان کے شاملِ حال ہوگئی تو پھر وہ تجھ پر غالب آجائیں گے جیسے کبھی سرخاب، شکرہ کا شکار کرلیتا ہے جبکہ وہ اس سے کمزور ہے۔

(۶) راتوں کا عجیب معاملہ ہے کہ کبھی محبوب سے وصال کراکر ایک شخص کو خوش

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کرتی ہیں اور پھر اسی شخص کو فصال کے ذریعہ غم میں مبتلا کر دیتی ہیں واقعاً حیرت کی بات ہے کہ ایک ہی چیز خوشی اور غم دونوں کا سبب کیسے بن گئی۔

حلِّ لُغات:

(۱) جَزىٰ جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔ أَحْزَان (واحد) حُزْنٌ غم۔ جو پریشانی گزشتہ زمانہ میں ہوئی اس کو أسف اور جو فی الحال ہو اس کو حزن اور جو آئندہ ہو اس کو خوف کہتے ہیں۔ مَغْفِرَةً (ض) بخشنا، معاف کرنا۔ اَخُو الْحُزْن: غمگین، غم کا ساتھی۔ اَلْغَضَب (س) غصہ ہونا، ناراض ہونا۔

(۲) نَفَرٌ: تین سے دس تک مردوں کی جماعت (ج) أَنْفَار. تَسْخُو. السَّخَاوَةُ (ن) سخی ہونا۔ يَهَبْنَ ضمیر جمع نُفُوس کی طرف راجع۔ اَلْوَهْبُ والهبة (ف) بخشش کرنا۔ السَّلْبُ (ن) زبردستی چھیننا۔

(۳) حَلَلْتُم. حَلَّ بِالْمَكَانِ حُلُولًا (ن،ض) اُترنا، قیام کرنا۔ حَلَّ مَحَلَّهُ: وہ اس کے مقام اور مرتبہ کا ہے۔ مُلُوْک (واحد) مَلِکٌ: بادشاہ۔ سُمْرُ الْقَنَا اضافة الصفة إلى الموصوف. گندمی نیزے۔ سَائِرٌ: باقی، سَئِرَ الشَّيْءُ سَأْرًا (س) باقی رہنا۔ الْقَصَب (واحد) قَصَبَةٌ: ہر وہ لکڑی جس میں پورے اور گرہیں ہوں جیسے بانس اور نرکل۔

(۴) فَلَاتَنَلْکَ اللَّيَالِي. اَیْ فَلَاتُصِبْکَ اللَّيَالِي: راتیں تجھ کو مصیبتیں مبتلا نہ کریں۔ لَاتَنَلْکَ لائے نہی النَّيْلُ (س) پانا۔ لیالی سے مراد حوادث؛ کیونکہ حوادث بزعم عرب رات کے وقت نازل ہوتے ہیں۔ كَسَرْنَ. الكَسْرُ (ض) توڑنا النَّبْعُ: کمان کی سخت لکڑی۔ وہ مضبوط درخت جس کی جڑ سے کمان اور شاخ سے تیر بنائے جاتے ہیں۔ الغَرَب: ایک قسم کی ضعیف گھاس، دُوب گھاس کا تنکا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۵) يُعِنَّ. اَعَانَةٌ: مدد کرنا۔ قَاهِرٌ: غالب۔ الْقَهْر (ف) غالب آنا۔ يَصِدْنَ الصَّيْدُ (ض) شکار کرنا۔ هٰكذا الاصْطِيَاد. صَقْرٌ شکرہ، چرغ، ایک طاقتور شکاری پرندہ (ج) صُقُوْرٌ. خَرَب: سرخاب، ایک کمزور پرندہ (ج) خِزْبَانٌ.

(۶) سَرَرْنَ السُّرُوْرُ (ن) خوش کرنا۔ فَجَعْنَ اَلْفجعُ (ف) دردمند کرنا۔ بِهٖ أی بِسَلْبِهٖ. اَلْعَجَبُ تعجب خیز چیز۔ عَجِبَ عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔ وَاَعْجَبَهٗ: تعجب میں ڈالنا۔ حَالَيْنِ سے وصال وفراق مراد ہے۔

ترکیب:

مَغْفِرَةً، جَزٰی کا مفعول بہ۔ فَحُزْنُ الخ مبتدا، اَخُوا الْغَضَب خبر۔
اللَّيَالِي، لَاتَنَلْ کا فاعل۔ إِذَاضَرَبْنَ شرط، كَسَرْنَ جزا۔ شرط وجزاء سے مل کر إِنَّ کی خبر۔
عَدُوًّا موصوف، اَنْتَ قَاهِرَهٗ پورا جملہ صفت۔

محلِ امتحان نمبر:۱۳، دیوانِ متنبّی ص:

تَخَالَفَ النَّاسُ حَتّٰی لَا اِتِّفَاقَ لَهُمْ (۱) إِلَّا عَلٰی شَجَبٍ وَالْخُلْفُ فِی الشَّجَبِ
فَقِيْلَ تَخْلُصُ نَفْسُ الْمَرْءِ سَالِمَةً (۲) وَقِيْلَ تَشْرَكُ جِسْمَ الْمَرْءِ فِی الْعَطَبِ
وَمَنْ تَفَكَّرَ فِی الدُّنْيَا وَمُهْجَتِهٖ (۳) إِقَامَةُ الْفِكْرُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالتَّعَبِ

ترجمہ:

(۱) لوگوں کا (سب چیزوں میں) اختلاف ہے یہاں تک کہ ان کا کسی چیز پر اتفاق نہیں، سوائے موت کے اور موت میں بھی اختلاف ہے۔

(۲) چنانچہ کہا گیا ہے کہ انسان کی روح (بعد ہلاکِ جسم) محفوظ رہتی ہے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(روح ہلاک نہیں ہوتی) اور کہا گیا ہے کہ روح ہلاکت میں آدمی کے جسم کے ساتھ شریک ہے۔

(۳) جو شخص دنیا اور اپنی جان کے بارے میں سوچتا ہے تو اس کو اس کی سوچ عجز اور مشقت کے درمیان کھڑا کر دیتی ہے۔

مطلب:

(۱) دنیا میں سوائے موت کے کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس میں کسی کا اختلاف نہ ہو، البتہ موت پر سبھی کا اتفاق ہے کہ ہر جاندار کو مرنا ہے۔ پھر موت کی حقیقت میں بھی اختلاف ہے جس کی وضاحت آگے آ رہی ہے۔

(۲) یعنی حقیقت موت میں اختلاف اس طرح ہے کہ دہریہ اور قدم عالم کے قائلین کا کہنا ہے کہ جسم کے ساتھ روح بھی فنا ہوتی ہے، جب کہ قائلینِ بعث و حشر کا قول ہے کہ صرف جسم فنا ہوتا ہے، روح فنا نہیں ہوتی؛ وہ اپنی حالت پر رہتی ہے۔

(۳) یعنی جو شخص دنیا سے جدائی کے غم اور اپنی موت کی فکر میں رہتا ہے تو لامحالہ یہ فکر اس کو مشقت میں ڈال دیتی ہے، پھر جب وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ جدائی فیصلہ ہے جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا، تو عاجز اور بے بس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

حل لغات:

(۱) تَخالَفَ: باہم اختلاف کرنا۔ شَجَبٌ: ہلاکت، موت، شَجَبَ شَجْبًا وشُجُوْبًا (ن) ہلاک ہونا، مرنا۔ فِي الشَّجبِ أی فِي حَقِيقَةِ الشجب۔ الْخُلْف: وعدہ پورا نہ کرنا، خلاف وم۔ یہاں اِخْتِلاف کے معنیٰ میں ہے، اِخْتَلَفَ: اختلاف کرنا، ناموافق ہونا۔

(۲) تَخَلَّصَ: خلَصَ مِنَ الْهَلاكِ خلاصًا (ن) خلاصی پانا، چھٹکارا پانا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نَفْسٌ: روح (جمع) نُفُوسٌ۔ سَالِمَةٌ: اسم فاعل۔ السَّلامَة (س) محفوظ رہنا۔ تَشْرَكُ شَرِكَہ شَرِكًا (س) شریک ہونا۔ العَطَبُ (س) ہلاک ہونا۔

(۳) تفكَّرَ فِي الْأَمْرِ: غور وفکر کرنا، سوچنا۔ مُهْجَةٌ: جان، روح (ج) مُهَج ومُهَجَات. اَقَامَه: کھڑا کر دینا۔ العَجْز: عدم قدرت۔ عَجَزَ عَنْ كَذَا عَجْزًا (ض، س) عاجز ہونا، قادر نہ ہونا۔ التَّعَبِ (س) تھکنا، مشقت میں پڑنا۔ فِكْرٌ: غور، سوچ (ج) اَفْكَار۔

ترکیب:

الخُلف مبتدا، فِي الشَّجَبِ خبر۔ نَفْسُ الْمَرْءِ ذوالحال، سَالِمَةً حال۔ مَنْ تَفَكَّرَ شرط، اَقَامَهُ الفِكْرِ جزاء۔

محلِّ امتحان نمبر: ۱۴، دیوانِ متنبّی ص:

دَمْعٌ جَرىٰ فَقَضٰى فِي الرَّبْعِ مَاوَجَبَا (۱) لِأَهْلِهِ وَشَفَىٰ أَنّٰى وَلَا كَرَبَا
عُجْنَا فَأَذْهَبَ مَاأَبْقَى الْفِرَاقُ لَنَا (۲) مِنَ الْعُقُوْلِ وَمَارَدَّ الَّذِىْ ذَهَبَا
سَقَيْتُهُ عَبَرَاتٍ ظَنَّهَا مَطَرًا (۳) سَوَائِلًا مِنْ جُفُوْنٍ ظَنَّهَا سُحُبَا

ترجمہ:

(۱) میرے آنسو بہے، اور اس نے منزلِ محبوب میں وہ حق ادا کیا جو اہلِ منزل کا واجب تھا، اور اس نے شفا دی، اور کہاں شفا دی اور نہ ہی قریب ہوا۔

(۲) ہم (منزلِ محبوب میں) ٹھہرے تو وہ اُن عقلوں کو بھی لے کر چلا گیا جنہیں فراق نے ہمارے لیے چھوڑا تھا، اور نہیں لوٹایا اس (عقل) کو جو چلی گئی تھی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۳) میں نے اس کو ایسے آنسوؤں سے سیراب کیا جن کو اس نے بارش سمجھا۔
اور وہ ایسی پلکوں سے بہہ رہے تھے جن کو اس نے بادل خیال کیا۔

مطلب:

(۱) یعنی دیارِ محبوب کے کھنڈرات دیکھ کر بے ساختہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور ان آنسوؤں نے وہ حق ادا کیا جو محبوب کے فراق اور جدائی کی وجہ سے مجھ پر واجب تھا اور مجھے مرضِ فرقت سے شفا ملی۔ اوّلاً شاعر نے بسببِ کثرتِ گریہ وشدت بے ہوشی خیال کیا کہ دونوں اُمور ظہور میں آ گئے۔ پھر اپنے کو سنبھال کر اور سوچ کر کہتا ہے کہ ادائے حق اور شفائے مرض ہرگز حاصل نہیں ہوا بلکہ دردِ محبت بدستور باقی ہے۔
(۲) یعنی فراق محبوب کے صدمہ سے کچھ عقل تو پہلے ہی چلی گئی تھی اور جو کچھ باقی تھی وہ بھی بسبب یادِ محبوب اس وقت چلی گئی جب ہم نے منزلِ محبوب میں قیام کیا۔ گویا اب ہم مکمل مجنون ہو گئے۔
(۳) یہ آنسو اور گریہ کی کثرت کی طرف اشارہ ہے کہ آنسو اتنی کثرت سے بہے کہ منزلِ محبوب نے ان کو بارش سمجھا اور آنکھوں کو بادل۔

حل لغات:

(۱) دَمْعٌ: آنسو (ج) دُمُوعٌ. جَرَی الْمَاءُ جَرَیَانًا (ض) جاری ہونا، بہنا۔ قَضَی الْحَقَّ قَضَاءً (ض) پورا کرنا، ادا کرنا۔ الرَّبعُ: منزل، گھر (ج) اَرْبَاعٌ و رُبُوعٌ. شَفَا الْمَرَضَ شِفَاءً (ض) شفاء دینا۔ اَنّٰی: بمعنیٰ کَیفَ برائے انکار۔ یہاں صنعتِ رجوع ہے۔ اور صنعتِ رجوع یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام سابق سے رجوع کرلے۔ کَرَبَا: الف برائے اشباع کَرَبَ کُرُوْبًا (ن) قریب ہونا۔ یہ فعل مقارب ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) عُجْنَا عَاجَ بِالْمَكَانِ عَوْجًا (ن) قیام کرنا۔ أَذْهَبَ: لے جانا۔ أَبْقَى: باقی رکھنا۔ الْفِرَاقُ: جدائی فَارَقَهٗ: جدا ہونا۔ رَدَّهٗ رَدًّا (ن) لوٹانا۔

(۳) سَقَيْتُ. سَقَى الرَّجُلَ سَقْيًا (ض) سیراب کرنا۔ عَبَرَاتٌ (واحد) عَبْرَةٌ آنسو۔ ظَنَّ ظَنًّا (ن) جاننا، خیال کرنا۔ الْمَطَرُ: بارش (ج) أَمْطَارٌ۔ سَوَائِلُ (واحد) سَائِلَةٌ: بہنے والی السَّيَلَانُ (ض) بہنا۔ جُفُوْنٌ (واحد) جَفْنٌ پلک، آنکھ۔ سُحُبٌ (واحد) سَحَابٌ. بادل۔

ترکیب:

دَمْعٌ مبتدا اور خبر محذوف أي لِي دَمْعٌ. مَا وَجَبَ قَضٰى کا مفعول بہ۔ أَنِّي. اى قَضٰى وشَفٰى۔ كَرَبَ فعل مقارب۔ ضمیر اسم، اور خبر دلالت مقام کے قرینہ سے محذوف۔ اَیْ لَا كَرَبَ اَنْ يَقْضِيَ وَيَشْفِيَ.

مَا اَبْقٰى، اَذْهَبَ کا مفعول بہ مِنَ الْعُقُوْلِ ما کا بیان۔ وَمَا رَدَّ الخ اس کا عطف أَذْهَبَ پر۔

عَبَرَاتٍ موصوف، ظَنَّهَا الخ صفت موصوف مع صفت سَقَيْتُ کا مفعول ثانی۔

سَوَائِلًا، عبراتٍ کی صفت ثانیہ یا حال۔ جُفُوْنٌ موصوف، ظَنَّهَا صفت۔ سُحُبًا، ظَنَّ کا مفعول ثانی۔

محلِّ امتحان نمبر: ۱۵، دیوانِ متنبّی ص:

كَأَنَّهَا الشَّمْسُ يُعْيِيْ كَفَّ قَابِضِهٖ (۱) شُعَاعُهَا وَيَرَاهُ الطَّرْفُ مُقْتَرِبًا

مَرَّتْ بِنَا بَيْنَ تِرْبَيْهَا فَقُلْتُ لَهَا (۲) مِنْ اَيْنَ جَانَسَ هٰذَا الشَّادِنُ الْعَرَبَا

فَاسْتَضْحَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ كَالْمُغِيْثِ يُرٰى (۳) لَيْثَ الشَّرٰى وَهُوَ مِنْ عِجْلٍ اِذَا انْتَسَبَا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ترجمہ:

(۱) گویا وہ (محبوبہ) آفتاب ہے کہ جس کی شعاع اپنے پکڑنے والے کے ہاتھ کو عاجز کر دیتی ہے، حالانکہ آنکھ اس کو قریب دیکھتی ہے۔

(۲) وہ (محبوبہ) ہمارے پاس سے اپنی دو سہیلیوں کے درمیان ہو کر گزری تو میں نے اس سے کہا کہ یہ ہرنی عربی عورتوں کے مشابہ کہاں سے ہو گئی؟

(۳) تو (میرے اس کہنے پر پہلے) کھل کھلا کر ہنسی پھر بولی کہ میں مغیث کی طرح ہوں، جو شَرٰی مقام کا شیر سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ بنی عجل سے ہے جب وہ اپنا نسب بیان کرے۔

توضیح:

(۱) وہ محبوبہ سورج کی طرح انتہائی حسین ہے اور ہر آدمی اس کو اپنے سے قریب سمجھتا ہے، لیکن اس پر قابو پانا اتنا ہی دشوار ہے جتنا سورج کی روشنی پر قابو پانا۔

(۲) یعنی میری محبوبہ جب اپنی سہیلیوں کے ساتھ میرے پاس سے گزری تو میں نے اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ تُو تو ہرنی ہے، جس کا ٹھکانا جنگل ہے اور تیری سہیلیاں عربی ہیں جو انسان ہیں، تو تجھ میں اور تیری سہیلیوں میں کیا مشابہت اور جوڑ ہے کہ جس کی بنا پر دونوں کی دوستی ہو گئی۔

(۳) محبوبہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے کہ کسی ایک شخص میں دو جنس جمع ہوں دیکھیے! مغیث بن علی ایک طرف شیر ہے تو دوسری طرف بنو عجل سے ہے، تو جس طرح ممدوح شیر ہونے کے باوجود انسان ہے اسی طرح میں ہرنی ہونے کے باوجود عربی عورت ہوں۔ اس شعر میں حسنِ تخلص ہے کہ شاعر تشبیب سے اپنے ممدوح کی طرف عمدہ انداز میں منتقل ہو رہا ہے۔ اور شُعراء کی اصطلاح میں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تشبیب سے مراد قصائد مدحیہ کے شروع میں آغازِ جوانی اور محبوبہ کو ذکر کرنا ہے۔ متنبّی کے قصائد میں جہاں بھی حسنِ تخلص ہے ان میں یہ احسن ہے، کیونکہ ممدوح کا نام محبوبہ کی شیریں زبان سے نکلا ہے۔

حلِّ لُغات:

(۱) یُعْیِیْ. اَعْیَاهُ: عاجز کر دینا۔ قَابِض: اسم فاعل۔ القَبْض (ض) پکڑنا۔ شُعَاع: کرن، سورج کی روشنی (ج) أشِعَّة. اَلطَّرفُ: آنکھ، ہر شی کا منتہا (ج) اَطْرَاف. مُقْتَرِب اسم فاعل۔ اِقْتَرَبَ الوعدُ: قریب ہونا۔

(۲) مَرَّتْ بِهِ مُرُوْرًا (ن) گزرنا۔ تِرْبَيْهَا یہ تِرب کا تثنیہ ہے، اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہے۔ ہم عمر، سہیلی۔ (ج) أتْرَاب. مِنْ أيْنَ استفہام برائے استبعاد۔ جَانَسَ: مشابہ ہونا، ہم جنس ہونا۔ الشَّادِنُ ہرن کا وہ بچہ جو قوی ہو گیا ہو مراد محبوبہ۔ شعرائے عرب محبوبہ کو اکثر ہرنی اور نیل گائے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ شَدَنَ الظَّبیُ شُدُوْنًا (ن) قوی ہونا اور ماں سے بے نیاز ہونا۔ اَلعَرَب خالص عرب اور عرب شہری۔ اسی کی طرف عربی منسوب ہے۔

(۳) فَاسْتَضْحَكَتْ: ہنسنا، کھل کھلا کر ہنسنا۔ كَالْمُغِيْثِ اَیْ أنَا كَالْمُغِيْث، مغیث بن علی ممدوح کا نام۔ لَيْث: شیر (ج) لُيُوْث. الشَّرىٰ: نہر فرات کے قریب ایک جنگل جہاں بکثرت شیر رہتے ہیں، وہاں کے شیر کو مثال میں پیش کیا جاتا ہے۔ عِجْل: ممدوح کا قبیلہ۔ اَنْتَسَبَ الرَّجُلُ: نسبت ظاہر کرنا، نسبت کرنا و انتسبَ الٰی ابیه: منسوب ہونا۔

ترکیب:

شُعَاعُهَا، يُعْيِيْ کا فاعل اور كَفَّ قَابِضِهِ مفعول بہا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر: ۱۶، دیوانِ متنبّی ص:

بَحرٌ عَجَائِبُهُ لَمْ تُبقِ فِي سَمَرٍ (۱) وَلَا عَجَائِبَ بَحرٍ بَعدَهَا عَجَبَا
لَا يُقْنِعُ ابْنَ عَلِيٍّ نَيلُ مَنزِلَةٍ (۲) يَشْكُو مُحَاوِلُهَا التَّقصِيرَ وَالتَّعَبَا
هَزَّ اللِّوَاءَ بَنُو عِجلٍ بِهِ فَغَدَا (۳) رَأْسًا لَهُمْ وَغَدَا كُلٌّ لَهُمْ ذَنَبَا

ترجمہ:

(۱) وہ ایک ایسا دریا ہے جس کے عجائبات نے رات کی قصہ گوئی اور سمندر کے عجائبات میں ممدوح کے عجائب کے بعد کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی۔

(۲) ابن علی (ممدوح) کا کسی ایسے مرتبہ کو حاصل کر لینا قانع نہیں بناتا جس کا ارادہ کرنے والا، کوتاہی اور درماندگی کی شکایت کرتا ہے۔

(۳) بنو عجل نے اس کی ماتحتی میں جھنڈے کو حرکت دی تو وہ ان کا سردار ہو گیا اور سب لوگ ان کے تابع ہو گئے۔

توضیح:

(۱) ممدوح تعجب خیز چیزوں اور رات کی قصہ گوئی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس کے سامنے دیگر افسانے اور قصہ گوئی کے عجائبات ہیچ اور بے وقعت ہیں۔

(۲) دوسرے لوگ جس اونچے مرتبے کا ارادہ بھی نہیں کر پاتے، بلکہ ان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ پاتی؛ ممدوح اس مرتبہ کو حاصل کر لینے کے بعد اس سے اونچا مرتبہ حاصل کرنے کی تمنا کرتا ہے، گویا اس کی سوچ بہت اونچی ہے۔

(۳) ممدوح کے قبیلہ نے ممدوح کی ماتحتی میں جھنڈا لہرایا، اور ان کو اپنا قائد تسلیم کر لیا تو خود ان کے قبیلہ کا مرتبہ اتنا اونچا ہو گیا کہ دوسرے لوگوں کے سردار ہو گئے اور

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

دوسرے لوگ ان کے تابع ہوگئے، یا مطلب یہ ہے کہ بنوعجل نے ممدوح کی ماتحتی میں جھنڈا لہرایا تو ممدوح ان کا سردار ہوگیا اور بنوعجل محکوم اور تابع ہوگئے۔

حلِّ لُغات:

(۱) بَحْرٌ: سمندر، بڑا دریا (ج) بُحُورٌ، بِحَارٌ. عَجَائِب (واحد) عَجِيبَةٌ: تعجب خیز چیز۔ تُبْقِ. اَبْقَاهُ: باقی رکھنا۔ سَمَرٌ: رات کی قصہ گوئی۔ السَّمَرُ (ن) رات میں قصہ گوئی کرنا۔

(۲) يُقْنِعُ. اَقْنَعَهُ: قانع بنانا۔ ابْنَ عَلِيّ: مغیث ابن علی ممدوح کا نام۔ نَيْل (س) حاصل کرنا، پالینا۔ يَشْكُو. شَكَا اِلَيْهِ شِكَايَةً (ن) شکایت کرنا۔ مُحَاوِل: اسم فاعل۔ کوشش کرنے والا۔ حَاوَلَهُ: حیلہ سے کسی چیز کو طلب کرنا۔ التَّقْصِير: کوتاہی کرنا۔ التَّعَبُ مشقت، تھکاوٹ مصدر (س) تھکنا۔ مُحَاوِلُهَا اَیْ مُحَاوِلُ مَنْزِلَةٍ.

(۳) هَزَّهُ هَزًّا (ن) حرکت دینا۔ اللِّوَاءُ: بڑا جھنڈا (ج) أَلْوِيَةٌ. بَنُوعِجل: ممدوح کا قبیلہ۔ غدا بمعنی صَارَ. رَأس: سر۔ رَأْسُ الْقوم: سردار (ج) رُؤُوس. ذَنَبٌ: دُم (ج) أَذْنَابٌ أَذْنَابُ الْقَوْمِ: قوم کے معمولی اور کم حیثیت لوگ۔

ترکیب:

بَحْرٌ أی هو بَحْرٌ. بَحْرٌ موصوف عَجَائِبُهُ مبتدا، لَمْ تُبْقِ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر صفت۔ پھر خبر مبتدا محذوف کی اى هو بَحْرٌ. وَلَا عَجَائِبَ اس کا عطف سَمَرَ پر بَعْدَهَا مفعول فیہ اور عَجَبًا، لَمْ تُبْقِ کا مفعول بہ۔

ابْنَ عَلِيّ. مفعول بہ مقدم، نَيْلُ مَنْزِلَةٍ فاعل مؤخر۔ مَنْزِلَة موصوف، يَشْكُو صفت۔

اللِّوَاءَ مفعول بہ، بَنُوعِجْلٍ فاعل۔ بِهِ أی متلبّسِينَ بِهِ. بَنُوعجل سے حال۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر: ۱۷، دیوانِ متنبّی ص:

لَمَّا أَقَمْتَ بِإِنْطَاكِيَّةَ اخْتَلَفَتْ (۱) إِلَيَّ بِالْخَبَرِ الرُّكْبَانُ فِي حَلَبَا

فَسِرْتُ نَحْوَكَ لَا أَلْوِي عَلَى أَحَدٍ (۲) أَحُثُّ رَاحِلَتَيَّ الْفَقْرَ وَالْأَدَبَا

أَذَاقَنِي زَمَنِي بَلْوَى شَرِقْتُ بِهَا (۳) لَوْ ذَاقَهَا لَبَكَى مَا عَاشَ وَانْتَحَبَا

ترجمہ:

(۱) جب آپ کا انطاکیہ میں قیام تھا تو قافلے والے میرے پاس مقام حلب میں یکے بعد دیگرے (آپ کی سخاوت کی) خبریں لاتے۔

(۲) تو میں آپ کی طرف چل پڑا اس حال میں کہ میں کسی کی طرف مڑتا نہیں تھا اپنی دو سواریوں: فقر اور ادب کو برانگیختہ کرتا ہوا۔

(۳) میرے زمانہ نے مجھے ایسی مصیبت کا جرعہ پلایا ہے جس سے مجھے اُچّھو ہو گیا ہے۔ گر خود زمانہ اس مصیبت کو چکھ لیتا تو زندگی بھر روتا اور چیختا۔

توضیح:

(۱) شہر انطاکیہ میں آپ کے قیام کے دوران مختلف قافلے والوں نے مجھے آپ کی سخاوت کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ ممدوح غریب پرور اور ادیب نواز ہے۔

(۲) یعنی آپ کی سخاوت کی خبر سن کر میں آپ سے ملاقات کے لیے چل پڑا جب کہ سواری کے لیے میرے پاس کچھ نہ تھا۔ صرف فقر وافلاس اور شعر وشاعری کا ایک سہارا تھا، جس کی مدد سے میں کسی دوسرے کی طرف رُخ کیے بغیر آپ کے پاس آ گیا۔ کیونکہ آپ ہی مقصودِ اصلی اور مطمحِ نظر ہیں۔ محتاجوں اور ادیبوں کو نوازتے ہیں۔

(۳) یعنی میری زندگی مصائب وآلام سے دوچار ہے۔ اور مصائب میرے گلے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کی ہڈی بنے ہوئے ہیں، جس سے میری حیات بالکل تنگی کے عالم میں ہے اور یہ سب زمانہ کی کرم فرمائی ہے، حالانکہ ان مصائب سے اگر دنیا کے کسی سابقہ پڑتا تو وہ تاعمر اُن مصائب کی تاب نہ لاکر پھوٹ پھوٹ کر روتا اور چلاتا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ میں ایسے مصائب سے دوچار ہوں جن کو برداشت کرنا کسی کے بس میں نہیں۔

حلِّ لُغات:

(۱) اَقَمْتُ: اَقَامَ بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا، ٹھہرنا۔ اِنْطَاكِيَّة ہمزہ کے فتحہ و کسرہ کے ساتھ۔ ملکِ شام میں ایک بڑا شہر وہاں بہت سے چشمے اور پہاڑ ہیں۔ اس کے مکانات بارہ مربع میل تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اِخْتَلَفَ اِلٰى فُلَانٍ: یکے بعد دیگرے آنا۔ الرُّكْبَان (واحد) رَاكِبٌ سوار۔ حَلَب: ملکِ شام میں ایک بڑا شہر جو سیف الدولہ کا دارالسلطنت تھا۔

(۲) فَسِرْتُ. اَلسَّيْرُ (ض) چلنا۔ نَحْوَ: جانب، قصد وارادہ (ج) اَنْحَاءٌ. اَلْوِی. لَوَى الشَّیَّ لَيًّا (ض) موڑنا۔ وَلَوٰى عَلَيْهِ: مڑنا۔ اُحُثُّ. حَثَّهٗ حَثًّا (ن) برانگیختہ کرنا، اُبھارنا۔ رَاحِلَتَىَّ اصل میں رَاحِلَتَيْنِ تھا، نون اضافت کی وجہ سے گر پڑا۔ رَاحِلَةٌ: سواری کے لائق اونٹ، سفر و بار برداری کے لیے مضبوط اونٹ، اونٹنی۔ تاء مبالغہ کے لیے ہے۔ (ج) رَوَاحِل. اَلْفَقْرُ محتاجی، مفلسی۔ اَلْفَقَارَةُ (ک) مفلس ہونا۔

(۳) اَذَاقَ: چکھانا۔ بَلْوٰى: آزمائش، مصیبت (ج) بَلَايَا. شَرِقْتُ. الشَّرَقُ (س) حلق میں کسی چیز کا اٹکنا، پھندا لگنا۔ مَاعَاشَ: مَا بمعنیٰ مَادَامَ. اِنْتَحَبَ: چلا کر رونا، پھوٹ پھوٹ کر رونا۔

ترکیب:

الرُّكْبَان، اِخْتَلَفَ کا فاعل، بِالْخَبَرِ بواسطۂ حرفِ جر مفعول بہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

لَأَالْوِی اور أَحُثُّ یہ دونوں سِرْتُ کی ضمیر سے حال، اور اَلْفَقر والادَبُ رَاحِلَتَیَّ سے بدل۔

أَذَاقَ فعل، یا متکلم مفعول اول، بَلْوِیٰ فعول ثانی، زَمْنی فاعل۔ شَرِقت، بَلْوِیٰ کی صفت وَانْتَحَبَ اس کا عطف بَکْی پر۔ مَاعَاش، بَکْی کا مفعول فیہ۔

محلِّ امتحان نمبر: ۱۸، دیوانِ متنبّی ص:

أَعِيْدُوْا صَبَاحِيْ فَهُوَ عِنْدَ الْكَوَاعِبِ (۱) وَرُدُّوْا رُقَادِيْ فَهُوَ لَحْظُ الْحَبَائِبِ

فَــإِنَّ نَهَــارِيْ لَيْـلَةٌ مُـدْلَهِـمَّةٌ (۲) عَلٰى مُقْلَةٍ مِنْ فَقْدِكُمْ فِيْ غَيَاهِبِ

بَعِيْـدَـةُ مَـابَيْـنَ الْجُفُوْنِ كَأَنَّمَا (۳) عَقَدْتُمْ أَعَالِيْ كُلِّ هُدْبٍ بِحَاجِبِ

ترجمہ:

(۱) (اے سفر کرنے والو!) تم لوگ میری صبح کو لوٹا دو کہ وہ نوخیز حسینوں کے پاس ہے۔ اور میری نیند کو واپس کردو کہ وہ محبوبوں کی دیدار ہے۔

(۲) کیونکہ میرا دن اس آنکھ پر شب دیجور ہے جو تمہارے غائب ہونے کی وجہ سے تاریکیوں میں رہے گی۔

(۳) دونوں پلکوں کے درمیان کی دُوری ایسی ہے کہ گویا تم نے ہر پلک کے بالائی حصہ کو بھوں سے باندھ دیا ہے۔

توضیح:

(۱) حسین عورتوں کی فرقت سے میری شب دراز ہوتی جارہی ہے، اس لیے اے مسافرو! ان کو واپس لے آؤ تاکہ ان کے وصال سے شب جلدی گزر جائے اور ان کی دیدار سے نیند آنے لگے؛ کیونکہ وہ اپنے ساتھ میری نیند کو بھی لے کر چلی گئی ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) یعنی تمہارے فراق کے صدمہ سے پوری فضا تاریک ہوچکی ہے اور روزِ روشن رات بنا ہوا ہے؛ اس لیے جب تک محبوب کا رخِ روشن سامنے نہیں آتا، یہ تاریکی بدستور چھائی رہے گی۔

(۳) اے محبوب! تمہارے فراق کے صدمہ سے نیند نہیں آتی، آنکھیں کھلی رہتی ہیں، یوں لگتا ہے کہ تم نے جاتے ہوئے اوپر والے پلک کو اَبرو سے باندھ دیا ہے اور جب آنکھ بند نہیں ہوتی تو نیند کا کیا ذکر۔

فائدہ: اوپر والے پلک کی وجہِ تخصیص اس کی حرکت ہے، کیونکہ اس کے نیچے آنے سے آنکھ بند ہوتی ہے، اور نیند آنے لگتی ہے۔

حلِّ لُغات:

(۱) أَعِيدُوا: صیغۂ امر۔ یہ خطاب چلنے والے مسافروں سے ہے۔ أَعَادَهٗ: لوٹانا۔ صَبَاحٌ: صبح کا وقت۔ كَوَاعِبٌ (واحد) كَاعِبٌ: اُبھری ہوئی پستان والی۔ اس مادہ میں رفعت کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ رُدُّوا صیغۂ امر۔ الرَّدُّ (ن) لوٹانا۔ رُقَادٌ: نیند، حاصل نیند الرُّقُوْدُ (ن) سونا۔ لَحَظَ (ف) دیکھنا۔ حَبَائِبُ (واحد) حَبِيبَةٌ: محبوب۔

(۲) بَعِيدَةٌ: دوری، فاصلہ۔ الْبُعْدُ (ک) دُور ہونا۔ عَقَدْتُمْ. العقد (ض) باندھنا، گرہ لگانا۔ أَعَالِي (واحد) أَعْلٰى بالائی، اوپر۔ هُدْبٌ (واحد) هُدْبَةٌ پلک یا پلک پر جو بال اُگتا ہے۔ حَاجِبٌ: ابرو، بھوں (ج) حَوَاجِبُ و حَوَاجِيبُ.

(۳) لَيْلَةٌ مُدْلَهِمَّةٌ: انتہائی تاریک رات، شبِ دیجور۔ الإِدْلِهْمَامُ (افعیلال) ظلمت زیادہ ہونا۔ دَلِمَ الشَّيْءُ دَلَمًا (س) انتہائی سیاہ ہونا، وَدَهِمَهٗ الأَمْرُ دَهْمًا (س) چھاجانا، پہلی صورت میں ہاء زائد ہے اور دوسری صورت میں لام

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

زائد ہے۔ مُقْلَةِ آنکھ۔تنوین عوض کی (ج) مُقَل۔ وَفُقْدَانٌ (ن) گم کرنا، گم ہونا۔
غَيَاهِبُ (واحد) غَيْهَبٌ: تاریکی، سخت سیاہی۔

ترکیب:

مُقْلَةِ: موصوف، مِنْ فَقْدِكُمْ صفت اولیٰ، فِيْ غَيَاهِبِ صفتِ ثانیہ۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مُدْلَهِمَّةٌ سے متعلق۔
بُعَيْدَةُ الخ خبر هِيَ مبتدا محذوف کی۔ مَا موصولہ بَيْنَ الْجُفُوْنِ، ثَبَتَ فعل محذوف کا مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر لفظاً مضاف الیہ اور معناً فاعل، اور اگر بُعَيْدَةٌ جر کے ساتھ ہو تو مُقْلَة سے بدل ہوگا۔

محلِّ امتحان نمبر:۱۹، دیوانِ متنبی ص:

كَأَنَّ رَحِيْلِيْ كَانَ مِنْ كَفِّ طَاهِرٍ (۱) فَأَثْبَتَ كُوْرِيْ فِيْ ظُهُوْرِ الْمَوَاهِبِ
فَلَمْ يَبْقَ خَلْقٌ لَمْ يَرِدْنَ فِنَاءَهُ (۲) وَهُنَّ لَهُ شِرْبٌ وُرُوْدَ الْمَشَارِبِ
فَتًى عَلَّمَتْهُ نَفْسُهُ وَجُدُوْدُهُ (۳) قِرَاعَ الْعَوَالِيْ وَابْتِذَالَ الرَّغَائِبِ

ترجمہ:

(۱) گویا کہ میرا سفر طاہر علوی کی ہاتھ سے ہوا تھا چنانچہ اس نے میرے کجاوہ کو اپنی بخششوں کی پشت پر جما دیا۔
(۲) چنانچہ کوئی مخلوق ایسی نہیں بچی کہ جس کے صحن میں وہ (بخششیں) گھاٹ پر آنے کی طرح نہ آئی ہوں حالانکہ مخلوق کے لیے وہ (بخششیں) خود گھاٹ ہیں۔
(۳) ممدوح ایسا جوان ہے کہ جس کو خود اس کی ذات نے اور آباء و اجداد نے نیزوں کو چلانا اور پسندیدہ چیزوں کو خرچ کرنا سکھایا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

توضیح:

(۱) شاعر طاہر بن حسین علوی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرا ملکوں اور شہروں کا سفر طاہر علوی کی بخشش کا نتیجہ ہے، اس نے اپنے عطیات کے ذریعہ مجھے ہر طرح زادِ سفر سے مطمئن کر دیا تھا، یہ عطیے گویا میری سواری تھے اور میرا کجاوہ انہوں نے عطیوں کی پشت پر مضبوطی سے جما دیا تھا کہ میں بے فکر ہو کر سفر کرتا رہوں۔

(۲) ممدوح کی بخشش اتنی عام ہے کہ لوگوں کے گھروں تک خود ہی پہنچتی رہتی ہے، حالانکہ لوگوں کو بخشش کے پاس خود ہی پہنچنا چاہیے چونکہ وہ گھاٹ ہے اور پیاسا گھاٹ پر خود ہی پہنچتا ہے نہ کہ گھاٹ پیاسے کے پاس، لیکن ممدوح کی مثال بارش کی سی ہے جو خود ہی جا کر ضرورت کے موقع برستی رہتی ہے۔

(۳) ممدوح فطری اور موروثی اعتبار سے بہادر اور سخی ہے، اس کو کسی نے ان چیزوں کی تعلیم نہیں دی ہے، اس کے آباء و اجداد چونکہ بہادر، تلوار اور شمشیر زنی میں ماہر تھے اور اپنے وقت کے سخی تھے اس لیے طاہر علوی کو یہ سب چیزیں وراثت میں ملی ہیں اور وہ پیدائشی اعتبار سے بہادر ہے۔

حلِّ لُغات:

(۱) رَحِيْل : سفر۔ رَحَلَ الْبِلَادَ رَحْلًا (ف) پھرنا، سفر کرنا۔ مِن تعليليه، اَثْبَتَ الشَّيْءَ اِثْبَاتًا: ثابت کرنا، جما دینا۔ كُوْرٌ: کجاوہ (ج) اَكْوَارٌ، كِيْرَانٌ. ظُهُوْرٌ (واحد) ظَهْرٌ. پیٹھ۔ مَوَاهِب (واحد) مَوْهَبَةٌ وَملوْهِبَةٌ عطیہ، ہبہ کی ہوئی چیز۔

(۲) يَرِدْنَ. وَرَدَ الْمَاءَ وُرُوْدًا (ض) پانی پر آنا، پانی پینے کے لیے گھاٹ پر آنا۔ فِنَاءٌ: صحن (ج) اَفْنِيَةٌ. شِرْبٌ گھاٹ، پانی پینے کا وقت۔ مَشَارِب (واحد) مَشْرَبٌ: گھاٹ پانی پینے کی جگہ۔ شَرِبَ الْمَاءَ شُرْبًا (س) پینا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۴) فَتًى جوان (ج) فِتْيَان وفِتْيَةٌ عَلَّمَتْ عَلَّمَهُ: سکھانا، تعلیم دینا۔ جُدُوْد (واحد) جدلدٌ، اَبُ الاب یا اب الام یعنی دادانا۔ قِرَاع عَلَّمَهُ: سکھانا، تعلیم دینا۔ جُدُوْد (واحد) جدلدٌ، اَبُ الاب یا اب الام یعنی دادانانا۔ قِرَاع قَارَعَ بِالرِّمَاحِ مُقارعَةً وقِرَاعًا: آپس میں نیزہ بازی کرنا۔ العَوالِي (واحد) عَالِيَة: نیزہ کا پھل۔ اِبْتِذَال: خرچ کرنا۔ الرَّغائب (واحد) رَغِيبَةٌ: پسندیدہ اور مرغوب شئ۔ رَغِبَ إِلَى الشَّيْءِ رَغْبَةً (س) رغبت کرنا۔ ورَغِبَ عَنْهُ: اعراض کرنا، اور بعض نسخہ میں العَوالِي کے بجائے الاعَادِي ہے تو اس میں ترجمہ ہوگا کہ "دشمنوں پر نیزہ چلانا"۔

ترکیب:

خُلُق موصوف، لَمْ يَرِدْنَ الخ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر فاعل۔ يَرِدن اور هُنَّ کی ضمیر مَوَاهِب کی طرف راجع، فِنَاءَهُ اور لَهُ کی ضمیر خُلُق کی طرف راجع وُرُوْدَ الْمَشَارِب مفعول مطلق، بحذف الفاعل ای وُرُوْدَ الاِبِلِ فِي المَشَارِب۔

فَتًى ای هو فَتًى۔ عَلَّمَتْ، فتی کی صفت۔ قِرَاع العوالی، عَلَّمَتْ کا مفعول ثانی۔

محلِ امتحان نمبر: ۲۰، دیوانِ متنبّی ص:

يَقُولُوْنَ تَاثِيرُ الْكَوَاكِبِ فِي الْوَرىٰ (۱) فَمَا بَالُهُ تَاثِيرُهُ فِي الْكَوَاكِبِ
عَلَا كَتَدَ الدُّنْيَا إِلَى كُلِّ غَايَةٍ (۲) تَسِيْرُ بِهِ سَيْرَ الذَّلُوْلِ بِرَاكِبِ
وَحُقَّ لَهُ أَنْ يَسْبِقَ النَّاسَ جَالِسًا (۳) وَيُدْرِكَ مَالَمْ يُدْرِكُوْا غَيْرَ طَالِبِ
وَيُحْذىٰ عَرَانِيْنُ الْمُلُوْكِ وَإِنَّهَا (۴) لَمِنْ قَدَمَيْهِ فِي أَجَلِّ الْمَرَاتِبِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ترجمہ:

(۱) لوگ کہتے ہیں کہ مخلوق میں ستاروں کی تاثیر ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی تاثیر خود ستاروں میں ہو؟

(۲) ممدوح دنیا کے کندھوں پر سوار ہوکر ہر مقصد کی طرف چلا کہ وہ اس کو اس طرح لیے جاتی ہے جیسے فرماں بردار سواری، سوار کو۔

(۳) اور وہ اس کا مستحق ہے کہ بیٹھے بیٹھے لوگوں سے آگے بڑھ جائے اور بغیر طلب کے ایسے مرتبہ کو پالے جس کو اور لوگ نہیں پاتے۔

(۴) اور (وہ اس کا بھی مستحق ہے کہ) تمام بادشاہوں کی ناکوں کا اسے جوتا پہنایا جائے اور بیشک ان کی ناکیں اس کے دونوں قدموں (کی برکت) سے عظیم مرتبہ پر پہنچ جائیں گی۔

توضیح:

(۱) نجومیوں کا عقیدہ ہے کہ ستارے مخلوق میں اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کو مسعود یا منحوس بنادیتے ہیں، لیکن طاہر علوی کی ہستی اتنی اونچی ہے کہ وہ خود ستاروں میں موثر ہے کہ ستارے جن کو منحوس بنادیتے ہیں ممدوح اپنی فیاضی سے ان کو مسعود بنادیتا ہے اور ستارے جن کو مسعود بنادیتے ہیں وہ ان کو شکست دے کر منحوس بنادیتا ہے اور جب ممدوح ستاروں میں مؤثر ہے تو مخلوق میں کتنا مؤثر ہوگا؟

(۲) ساری دنیا ممدوح کے تابع اور اس کے ہر مقصد کو پورا کرنے کے لیے تیار ہے۔ دنیا کا رُخ وہ جدھر پھیر دے دنیا اسی طرف چلنے لگتی ہے۔

(۳) ممدوح اپنی نسبی شرافت اور بلند ہمتی نیز فضل وکمال کی بنا پر بغیر طلب اور کوشش کے ان مراتب کو حاصل کر لیتا ہے جن کو دوسرے لوگ محنت وکوشش کے باوجود

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

حاصل نہیں کر پاتے۔

(۴) وہ ایسا عظیم المرتبت ہے کہ دوسرے بادشاہوں کی ناکیں اس کا جوتا بننے کے لائق ہیں۔اور جوتا بننے سے ان کے مرتبے میں بڑھوتری ہی ہوگی، کیونکہ ممدوح کی خاکِ پا جس کو بھی لگ جائے اس کی عزت بڑھ جاتی ہے اور ناک اونچی ہو جاتی ہے۔

حلِّ لُغات:

(۱) تَـاثِیرُ: اثر ڈالنا۔ اَلْـکَـوَاکِب (واحد) کَـوْکَـبٌ: ستارہ۔ الوَرٰی: مخلوق۔ بَال: حال، شان۔

(۲) عَلَا عُلُوًّا (ن) بلند ہونا۔ کَـتَـدَ: کندھا، مونڈھا (ج) اَکْتَادٌ و کُتُوْد۔ غَـایَةٌ مقصد، انتہا، (ج) غَـایَـات۔ تَسِیـرُ سَیـرًا (ض) چلنا۔ الـذلُوْل: تابع و فرماں بردار (ج) اَذِلَّة و ذُلَـلٌ۔ ذَلَّ البَعِیرُ ذُلًّا و ذِلًّا (ض) آسانی سے تابع ہونا۔ رَاکِبٌ سوار (ج) رُکْبَان۔

(۳) حُقَّ لَهٗ اَیْ جَـدِیْرٌ له: وہ اس لائق ہے حَـقَّ لَـهٗ اَنْ یَفْعَلَ کَذَا حَقًّا (ض) اس کو ایسا کرنا مناسب ہے۔ یَسْبِقَ۔ سَبَـقَـهٗ سَبَقًـا (ن،ض) سبقت کرنا، آگے بڑھنا یُدْرِکُ اِدراکًا: پانا، حاصل کرنا۔

(۴) وَیُحْذیٰ اس کا عطف اَنْ یَسْبِقَ پر اَیْ حُـقَّ للهِ اَنْ یُحْذٰی۔ حَذَا النَّعْلَ حَذْوًا (ن) نمونہ پر کاٹنا وَحَـذَالـه واَحْذَاه نَعْلًا: جوتا پہنانا، جوتا بنانا۔ عَرَانِین (واحد) عِرْنِیْنٌ۔ ناک، ناک کا وہ حصہ جو سخت ہے۔ اَجَل: بہت بلند۔ الـجَلُّ و الجَلَالَة (ض) بزرگ ہونا، بڑے مرتبہ والا ہونا۔ مَرَاتِب (واحد) مَرْتَبَةٌ حیثیت، مرتبہ۔

ترکیب:

تَاثِیرُ الْکَوَاکِب مبتدا، فِی الوَرٰی خبر۔ مَا اسم استفہام مبتدا، بَالُهٗ خبر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

كَتَدَ الدُنيا، عَلَا کا مفعول ہے۔ اِلٰی کُلِّ غايةٍ، ذَاهِبًا سے متعلق اور یہاں تضمین ہے اس طور پر کہ عَلَا ذهاب کے معنی کو متضمن ہے۔ أى علا كتد الدنيا ذاهبًا الٰى كلّ غايةٍ.

فائدہ: تضمین کسی فعل یا شبہ فعل کے ساتھ دوسرے فعل یا شبہ فعل کو ملحوظ ماننا جس پر متعلقات فعل یا شبہ فعل دلالت کر رہے ہوں۔

جَالِسًا يَسْبِقُ کی ضمیر سے حال اور غَيرَ طَالِب، يُدْرِكُ کی ضمیر سے حال، مَالَمْ يُدْرِكُوا، يُدْرِكُ کا مفعول ہے۔

فِي اَجَلِّ الْمَرَاتِبِ اِنَّ کی خبر۔

محلِّ امتحان نمبر:۲۱، دیوانِ متنبّی ص:

أَزُورُهُمْ وَسَوَادُ اللَّيْلِ يَشْفَعُ لِي (۱) وَأَنْثَنِي وَبَيَاضُ الصُّبْحِ يُغْرِي بِي

قَدْ وَافَقُوا الْوَحْشَ فِيْ سُكْنَى مَرَاتِعِهَا (۲) وَخَالَفُوهَا بِتَقْوِيضٍ وَتَطْنِيبِ

جِيرَانُهَا وَهُمْ شَرُّ الْجِوَارِ لَهَا (۳) وَصَحْبُهَا وَهُمْ شَرُّ الْأَصَاحِيبِ

ترجمہ:

(۱) میں ان سے اس حال میں ملاقات کرتا تھا کہ رات کی تاریکی میرا ساتھ دیا کرتی تھی اور میں لوٹتا اس حال میں کہ صبح کا اُجالہ میرے خلاف برانگیختہ کیا کرتا تھا۔

(۲) وہ لوگ جنگلی جانوروں کے موافق ہیں چراگاہ اور رہائش میں، اور ان کے مخالف ہیں خیمہ اُکھاڑنے اور گاڑنے میں۔

(۳) وہ ان کے پڑوسی ہیں اور ان کے ساتھی ہیں اور وہ بدترین ساتھی ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

توضیح:

(۱) کتنی مرتبہ رات کی تاریکی میں معشوقوں سے میری ملاقات ہو چکی ہے اور اس ملاقات میں رات نے میرا ساتھ دیا ہے، اس طرح کہ اس نے مجھے اپنی تاریکی میں چھپالیا اور محبوبہ سے اس طرح ملاقات کرادی کہ گردو پیش رہنے والوں کو میری ملاقات کی خبر نہ ہوئی، البتہ دن سے مجھے عداوت ہے، کیونکہ جب صبح کو ملاقات کر کے واپس لوٹتا تو صبح میرے آنے اور محبوبہ سے ملاقات کو آشکارا کر کے لوگوں کو میرے خلاف اُکساتی تھی۔

(۲) یعنی دیہاتی اور جنگلی جانوروں میں اس اعتبار سے ہم آہنگی ہے کہ دونوں جنگل میں زندگی گزارتے ہیں اور اس اعتبار سے تفاوت ہے کہ بدوی لوگ اقامت کے وقت خیمے کو گاڑ لیتے ہیں اور کوچ کرنے کے وقت اُکھاڑ لیتے ہیں اور جنگلی جانوروں کا کوئی خیمہ نہیں ہوتا جسے گاڑیں اور اُکھاڑیں۔

(۳) یہ بدوی جنگل میں رہنے کی وجہ سے جنگلی جانوروں کے پڑوسی اور ساتھی بن گئے تھے، لیکن پڑوسی کے حقوق ادا نہیں کرتے اور ساتھیوں جیسا سلوک نہیں کرتے، بلکہ ان کو شکار کر کے کھا جاتے ہیں۔ اور ہر وقت ان کو اپنے سے خوف زدہ کیے رہتے ہیں۔

حل لغات:

(۱) أَزُورُهُمْ زِيَارَةً (ن) ملاقات کے لیے جانا۔ سَوَاد، سیاہی۔ الاِسْوِدَادُ (فعلال) سیاہ ہونا۔ يَشْفَعُ، شَفَعَ لِفُلانٍ شَفَاعَةً (ف) سفارش کرنا۔ وَفِيْ مَادَّتِهِ معنى الضم، اَنْثَنِيْ اِنْثِنَاءً: مڑنا، پھرنا۔ بَيَاض: سفیدی۔ الاِبْيِضَاض: سفید ہونا۔ يُغْرِى. اَغرىٰ الرَّجُلَ بِكَذَا: برانگیختہ کرنا۔

فائدہ: یہ شعر متنبی کے عمدہ ترین اشعار میں سے ہے، بلکہ تمام اشعار میں سب

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سے افصح واحسن ہے، کیونکہ اس میں صنعتِ مقابلہ ہے جو کلام میں حسن کا باعث ہے اس لیے کہ شاعر نے پہلے مصرع میں پانچ چیزیں ذکر کیں: (۱) زیارت (۲) سواد (۳) لیل (۴) شفاعت (۵) لـــی۔ پھر دوسرے مصرع میں بالترتیب ان کے اضداد کو ذکر کیا۔ (۱) انثناء (۲) بیاض (۳) صبح (۴) اغراء (۵) بی اور صنعت مقابلہ یہ ہے کہ دو یا دو سے زائد چیزوں کو ذکر کرنے کے بعد اسی ترتیب سے ان کے اضداد کو ذکر کرنا اور عنوان میں مذکور مِنْ مَحَاسِنِ شِعْرِہٖ سے اسی شعر کی طرف اشارہ ہے۔

(۲) وَافَقُوْا، المُوَافَقَةُ: باہم موافق ہونا۔ الوَحْشُ وَالْوُحُوْشُ (واحد وَحْشِي، جنگلی جانور۔ سُکْنیٰ: رہائش گاہ۔ سَکَنَ الدَّارَ سُکْنیٰ وسُکُوْنًا (ن) اقامت کرنا۔ مَرَاتِع (واحد) مَرْتَعٌ. چراگاہ۔ الرَّتْعُ وَالرُّتُوْع (ف) آسودہ زندگی بسر کرنا۔ تَقْوِيْضٌ. قَوَّضَ الخَيْمَةَ: خیمہ اُکھاڑنا۔ تَطْنِيْبٌ. طَنَّبَ الْخَيْمَةَ: خیمہ گاڑنا۔

(۳) جِيْرَان (واحد) جَار پڑوسی۔ الجِوَارُ مصدر بمعنی الفاعل أی شَرُّ الْمُجَاوِرِيْن یا جار کی جمع (کذا فی المصباح) المجاورةُ: پڑوس میں رہنا۔ صَحْبٌ (واحد) صَاحِبٌ ساتھی (ج) أَصْحَابٌ (جج) أَصَاحِيْبُ.

ترکیب:

جِيْرَانُهَا خبر اور مبتدا محذوف أی هُمْ جِيْرَانُهَا. هٰکَذَا صَحْبُهَا ای هُمْ صَحْبُهَا.

محلِّ امتحان نمبر: ۲۲، دیوانِ متنبّی ص:

يُدَبِّرُ الْمُلْکَ مِنْ مِصْرٍ إِلٰی عَدَنٍ (۱) إِلَی الْعِرَاقِ فَأَرْضِ الرُّوْمِ فَالنُّوْبِ
إِذَا أَتَتْهَا الرِّيَاحُ النُّکْبُ مِنْ بَلَدٍ (۲) فَمَا تَهُبُّ بِهَا إِلَّا بِتَرْتِيْبِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

وَلَا يُجَاوِزُهَا شَمْسٌ إِذَا شَرَقَتْ (٣) إِلَّا وَمِنْهُ لَهَا إِذْنٌ بِتَغْرِيبِ
يُصَرِّفُ الْأَمْرَ فِيهَا طِيْنُ خَاتَمِهِ (٤) وَلَوْ تَطَلَّسَ مِنْهُ كُلُّ مَكْتُوبِ
يَحُطُّ كُلَّ طَوِيلِ الرُّمْحِ حَامِلُهُ (٥) مِنْ سَرْجِ كُلِّ طَوِيلِ الْبَاعِ يَعْبُوبِ
كَأَنَّ كُلَّ سُؤَالٍ فِي مَسَامِعِهِ (٦) قَمِيصُ يُوسُفَ فِي أَجْفَانِ يَعْقُوبِ
إِذَا غَزَتْهُ أَعَادِيهِ بِمَسْئَلَةٍ (٧) فَقَدْ غَزَتْهُ بِجَيْشٍ غَيْرِ مَغْلُوبِ
أَوْ حَارَبَتْهُ فَمَا تَنْجُو بِتَقْدِمَةٍ (٨) مِمَّا أَرَادَ وَلَا تَنْجُو بِتَجْبِيبِ
أَضَرَّتْ شَجَاعَتُهُ أَقْصَى كَتَائِبِهِ (٩) عَلَى الْحِمَامِ فَمَا مَوْتٌ بِمَرْهُوبِ

ترجمہ:

(۱) وہ نظامِ حکومت کو مصر سے عدن تک (وہاں سے) عراق پھر ملکِ روم اور نوبہ تک چلاتا ہے۔

(۲) جب اس کے ملک میں کسی دوسرے ملک سے بے رُخی ہوائیں آتی ہیں تو وہ اس میں ترتیب ہی سے چلتی ہیں۔

(۳) اور وہاں سے سورج نہیں گزرتا جب طلوع ہوتا ہے، مگر جبکہ اس کی جانب سے اس کو غروب ہونے کی اجازت مل جائے۔

(۴) اس کی انگوٹھی کی مٹی (مُہر) ملک میں نظامِ حکومت کو چلاتی ہے، اگرچہ اس کا پورا لکھا ہوا مٹ چکا ہو۔

(۵) اس انگوٹھی کو رکھنے والا، ہر لمبے نیزے والے کو، ہر دراز قد تیز رو گھوڑے کی زین سے، نیچے اُتار دیتا ہے۔

(٦) گویا ہر سوال اس کے کانوں میں (خوشی کے لحاظ سے) ایسا ہے جیسا حضرت یوسف کا کرتہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۷) جب اس کے دشمن کسی سوال کو لے کر اس کا قصد کرتے ہیں تو یقیناً مغلوب نہ ہونے والے لشکر کے ذریعہ اس کا قصد کرتے ہیں۔

(۸) یا اس سے جنگ کرتے ہیں تو وہ اس کے ارادۂ (قتل وقید) سے نہ آگے بڑھ کر نجات پاتے ہیں اور نہ بھاگ کر چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔

(۹) اس کی بہادری نے اس کی فوج کے آخری دستوں کو بھی موت پر آمادہ کر لیا ہے۔اس لیے موت کوئی ڈر کی چیز نہیں رہی۔

توضیح:

(۱) شاعر اس کے حدودِ سلطنت کی وسعت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کی حکومت بہت وسیع ہے اور وہ اس کے نظام کو حسن وخوبی کے ساتھ چلاتا ہے، واضح رہے کہ کافور کی حکومت مصر حجاز اور ملکِ شام کے کچھ حصوں پر تھی اور عراق، روم اور توبہ اس کی سرحد پر واقع تھے اور ان ملکوں کے درمیان تین مہینے یا اس سے کم کی مسافت تھی گویا حدود سلطنت بہت وسیع تھے۔

(۲) یعنی اس کی حکومت صرف انسانوں پر ہی نہیں بلکہ ہوا پر بھی ہے، کہ آندھیاں اس کے ملک میں ترتیب سے چلتی ہیں اور کسی کو نقصان نہیں پہونچاتیں، یا اشارہ ہے اس طرف کہ اس کے شہروں میں تو فسادی اور امنِ عامہ کو تباہ کرنے والے لوگوں کا پتہ ہی نہیں اور اگر کسی دوسرے ملک کے فسادی اس کے ملک میں آجاتے ہیں تو وہ بھی یہاں آکر سیدھے ہو جاتے ہیں۔

(۳) یعنی اس کی حکومت صرف زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمان پر بھی ہے کہ سورج بغیر اس کی اجازت کے اُس کے ملک سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ غروب ہو سکتا ہے۔

(۴) لوگ شاہی فرمان کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں، جبکہ اس پر شاہی مہر لگی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہوئی ہو، خواہ مُہر میں لکھے ہوئے حروف موجود ہوں یا مِٹ چکے ہوں۔

(۵) یعنی بڑے سے بڑے شہ سوار اور بہادر اس انگوٹھی رکھنے والے شخص کو دیکھ کر اپنے گھوڑے سے نیچے اُتر کر اس کی تعظیم میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور اس کے حکم کو بسر وچشم قبول کر لیتے ہیں۔

(٦) جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے سے حد سے زیادہ خوشی ہوئی تھی اور مارے خوشی کے بینائی لوٹ آئی تھی، اسی طرح ممدوح کو مانگنے سے خوشی ہوتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ ممدوح مانگنے سے پہلے ہی سائل کی حاجت محسوس کر کے پوری کر دیتا ہے، جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا پیراہن مبارک پہونچنے سے پہلے ہی ان کو خوشبو محسوس کر لیا تھا۔

(۷) یعنی اس کے دشمن اگر معافی یا کوئی دوسری ضرورت لے کر ممدوح کے پاس پہنچ جاتے ہیں تو وہ بھی اس کے پاس سے نامراد اور محروم نہیں لوٹتے جیسے ناقابلِ شکست لشکر بغیر فتح کے واپس نہیں لوٹتا۔

(۸) دشمن ہر حال میں اس کے پنجے میں آجاتا ہے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ اگر آگے بڑھتا ہے تو قتل اور پیچھے ہٹتا ہے تو گرفتار ہوتا ہے اور ہر حال میں شکست سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

(۹) شروع سے آخر تک اس کے سب فوجی بہادر ہیں، جان تک کو قربان کرنے کے لیے تیار ہیں اور جو لڑائی سے بھاگتے تھے وہ بھی ممدوح کی بہادری دیکھ کر اپنی جان دینے کو تیار ہیں موت کا خوف ان کے ذہنوں سے نکل چکا ہے۔

حلِّ لُغات:

(۱) يُدَبِّرُ. دَبَّرَ الْأَمْرَ: غور کرنا، انتظام کرنا، انجام سوچنا۔ عَدن عراق، روم

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اور نوبہ ملکوں کے نام ہیں۔ مصر اور عدن کے درمیان تین مہینے کی مسافت تھی، عدن اور عراق کے درمیان تین مہینے کی، پھر مصر اور بلادِ روم کے درمیان دو مہینے کی، اور مصر اور نوبہ کے درمیان تین مہینے کی مسافت تھی۔

(۲) الرِّيَاح (واحد) رِيْح. ہوا۔ النُّكُب (واحد) نُكْبَاء، رِيْح نَكْبَاءُ: خلافِ رُخ چلنے والی ہوا۔ یا دو ہواؤں کے درمیان چلنے والی ہوا۔ نَكَبَتِ الرِّيْحُ نُكُوْبًا (ن) ہوا کا بے رُخ چلنا۔ بَلَدٌ شہر (ج) بِلَاد. تَهُبُّ. هَبَّتِ الرِّيْحُ هُبُوْبًا (ن) ہوا کا چلنا۔ تَرْتِيْب. رُتْبَةٌ: مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا۔

(۳) يُجَاوِزُهَا مُجَاوَزَةٌ: گزرنا، آگے بڑھنا۔ هَا ضمیر ملک کی طرف۔ شَرَقَ شَرْقًا (ن) طلوع ہونا۔ مِنْهُ أي من المَمْدُوْحِ. إِذْنٌ. اجازت۔ أَذِنَ لَهُ فِي الشَّيْءِ إِذْنًا (س) اجازت دینا۔ تَغْرِيْب: ڈوبنا، غروب ہونا۔

(۴) يُصَرِّف. صَرَّفَ الأَمْرَ: نظام چلانا۔ طِيْنُ خَاتَمِهِ: انگوٹھی کی مٹی۔ یہ ایک خاص قسم کی مٹی ہوتی تھی جس پر لکھ کر انگوٹھی کا نگینہ بنایا جاتا تھا اور شاہی فرمان پر اس انگوٹھی کا مہر لگتا تھا۔ طِيْن: مٹی، اسم جنس۔ خَاتَم: انگوٹھی جس میں نگ ہو (ج) خَوَاتِم. خَتَمَ الشَّيْءَ وَعَلَيْهِ خَتْمًا (ض) مہر لگانا۔ تَطَلَّسَ الكِتَابُ: مٹنا۔

(۵) يَحُطّ. حَطَّهُ حَطًّا (ن) نیچے گرانا۔ حَامِلَهُ: اس کی انگوٹھی کو رکھنے والا، کافور ہو یا کوئی دوسرا۔ سَرْج: زین (ج) سُرُوْج. طَوِيْلُ البَاعِ: لمبے ہاتھ والا، دراز قد۔ بَاع: دونوں ہاتھوں کی درازگی کی مقدار (ج) أَبْوَاع. يَعْبُوْب: تیز رفتار گھوڑا (ج) يَعَابِيْب.

(۶) سُؤَال: حاجت، ضرورت۔ مَسَامِع (واحد) مِسْمَع: کان۔ قَمِيْص: کرتہ (ج) قُمُص وأَقْمِصَة.

(۷) غَزَتْ. غَزَاهُ غَزْوًا (ن) قصد کرنا، طلب کرنا۔ أَعَادِي، أَعْدَاءٌ کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جمع اور وہ عَدُوٌّ کی جمع۔ دشمن۔ مَسْأَلَةٍ مصدر میمی بمعنی سوال۔ مَغْلُوب. اسم مفعول۔ الغَلْبُ (ض) غالب ہونا۔

(۸) حَارَبْتُهُ مُحَارَبَةً: باہم جنگ کرنا۔ تَنْجُو. نَجَا مِنْهُ نَجَاةً (ن) نجات پانا، چھٹکارا حاصل کرنا۔ تَقْدِمَة: آگے بڑھنا، آگے بڑھانا۔ أَرَادَهُ إِرَادَةً: چاہنا۔ تَجْبِيب: تیز چلنا۔

(۹) أَضْرَتْ. أَضْرَاهُ عَلَى كَذَا وَبِكَذَا: برانگیختہ کرنا۔ شَجَاعَة (ک) بہادر ہونا۔ أَقْصَى: انتہائی دوری۔ قَصَا الْمَكَانُ قَصْوًا (ن) دور ہونا۔ كَتَائِب (واحد) كَتِيْبَة: سواروں کا دستہ۔ الحِمَام: موت۔ مَرْهُوب: اسم مفعول۔ الرَّهَبُ (س) ڈرنا، خوف کھانا، الإِرْهَاب: ڈرنا۔

ترکیب:

أَتَتْهَا، هَا ضمیر ملک کی طرف راجع ہے اور لفظ ملک مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔

مِنْهُ اور بِتَغْرِيْب إِذْنٌ مصدر سے متعلق اور إِذْنٌ مبتدا مؤخر، لَهَا خبر مقدم۔

حَامِلَة، يَحُطُّ کا فاعل۔ طَوِيْلِ الْبَاعِ صفت اولی اور يَعْبُوْب صفت ثانیہ اور موصوف محذوف أَيْ فَرَسٍ طَوِيْلِ الْبَاعِ.

كُلِّفَ سُؤَالٍ، كَأَنَّ کا اسم، اور قَمِيْصُ خبر۔ فِيْ مَسَامِعِهِ سوال کی صفت اور فِيْ أَجْفَانِ يَعْقُوْب، قَمِيْص سے حال۔

غَيْرِ مَغْلُوْب، جَيْش کی صفت۔ إِذَا غَزَتْهُ. شرط اور جواب محذوف أَيْ لَ أَيْخِيْبُ اور فَقَدْ غَزَتْهُ دَالٌّ عَلَى الجزاء.

مَا مشابہ بلیس مَوْتٌ اسم، بِمَرْهُوْبٍ خبر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر: ۲۳، دیوانِ متنبّی ص:

اَلْعَبْدُ لَيْسَ لِحُرٍّ صَالِحٍ بِأَخٍ (۱) لَوْ أَنَّهُ فِيْ ثِيَابِ الْحُرِّ مَوْلُوْدُ
لَاتَشْتَرِ الْعَبْدَ إِلَّا وَالْعَصَا مَعَهُ (۲) إِنَّ الْعَبِيْدَ لَأَنْجَاسٌ مَنَاكِيْدُ
مَا كُنْتُ أَحْسَبُنِيْ أَبْقٰى إِلٰى زَمَنٍ (۳) يُسِيْئُ بِيْ فِيْهِ عَبْدٌ وَهُوَ مَحْمُوْدُ

ترجمہ:

(۱) غلام کسی آزاد نیک شخص کا بھائی نہیں ہوسکتا اگر چہ آزادلوگوں کے لباس میں اس کی پیدائش ہوئی ہو۔

(۲) تو غلام کومت خرید مگر اس حال میں کہ ڈنڈا اس کے ساتھ ہو، کیونکہ غلام ناپاک اور قلیل الخیر ہوا کرتے ہیں۔

(۳) میرا گمان نہیں تھا کہ میں اتنے زمانے تک زندہ رہوں گا جس میں غلام میرے ساتھ بدسلوکی کرے اور اس کی تعریف کی جاتی رہے۔

توضیح:

(۱) غلام فطرت کے اعتبار سے کمینہ اور خسیس ہوتا ہے، اس لیے وہ کبھی بھی آزاد شخص کے ساتھ بھائی چارگی کا معاملہ نہیں کرسکتا، اگر چہ پیدائش کے اعتبار سے وہ آزاد رہا ہو۔

(۲) عموماً غلام بداخلاق اور شریر ہوا کرتے ہیں، اس لیے اے مخاطب! جب بھی تو غلام خریدنے کا ارادہ کرے تو ساتھ میں اس کی اصلاح اور تادیب کے لیے ڈنڈا بھی خرید لے، کیونکہ مثل مشہور ہے کہ ”لات کا بھوت بات سے نہیں بھاگتا“۔

(۳) یعنی میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ میری عمر اتنی لمبی ہوگی جس میں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مجھے ایک غلام سے سابقہ پڑے گا جو میرے ساتھ غلط سلوک کرے، اور اس کے باوجود بھی وہ میرا یا پوری دنیا کا ممدوح بنا رہے، قابلِ مذمت ہونے کے باوجود اس کی ستائش کرنے پر یا اس کے حاشیہ نشین مجبور ہوں گے، لیکن قدرت کا فیصلہ شاید میرے بارے میں کچھ ایسا ہی تھا۔ اس لیے آج مجھے یہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں۔

فائدہ: ایک نسخہ میں عَبْدٌ کی جگہ کَلْبٌ ہے، گویا متنبی نے کافور کو کتا قرار دیا۔

حلِّ لُغات:

(۱) صَالِح: نیک (ج) صُلَحَاء وصُلَّاح. صَلَحَ الرَّجُلُ صَلَاحا وصُلُوحًا (ن، ک، ف) نیک ہونا۔ مولود اسم مفعول۔ وَلَدَتِ الْأُنْثٰى وِلَادَةً (ض) جننا۔

(۲) لَاتَشْتَرِ. فعل نہی اِشْتَرَى الشَّيْءَ: خریدنا۔ العَصَا: لاٹھی (ج) عُصِيٌّ وعِصِيٌّ واعصاء. اَنْجَاسٌ (واحد) نَجِسٌ. ناپاک، گندہ۔ نَجِسَ نَجَسًا (س) وَنَجَاسَة (ک) ناپاک ہونا۔ مَنَاكِيد (واحد) نَكِدٌ. رَجُلٌ نَكِدٌ و نَكَدٌ: دشوار خو، کم داد ودہش والا اور کہا گیا ہے کہ مَنَاكِيد مَنْكُوْدٌ کی جمع ہے، رَجُلٌ مَنكود: وہ مرد جس سے سوال میں اصرار کیا جائے۔ نَكَدَ فُلَانٌ حَاجَتَه (ن) محروم کرنا تھوڑا سا دینا۔

(۳) أَحْسَبُ. حَسِبَ حِسْبَانًا (س، حسب) گمان کرنا۔ اَبْقٰى. بَقِيَ بَقَاءً (س) باقی رہنا، ثابت رہنا۔ يُسِيْئُ. اَسَاءَ اِلَيْهِ: برا سلوک کرنا۔

ترکیب:

بَاخٍ، لَيْسَ کی خبر۔ مَوْلُوْدٌ، اَنَّ کی خبر۔ فِيْ ثِيَابِ الْحُرِّ، مَولودٌ: سے متعلق۔

اَبْقٰى، احسبُ کا مفعول ثانی يُسِيْئُ، زَمَنٍ کی صفت۔ عَبْدٌ، يُسِيْئُ کا فاعل۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر: ۲۴، دیوانِ متنبّی ص:

مَنْ عَلَّمَ الْأَسْوَدَ الْمَخْصِيَّ مَكْرُمَةً (۱) أَقَوْمُهُ الْغُرُّ أَمْ آبَاءُهُ الصِّيدُ

أَمْ أُذْنُهُ فِي يَدِ النَّخَّاسِ دَامِيَةً (۲) أَمْ قَدْرُهُ وَهُوَ بِالْفَلْسَيْنِ مَرْدُوْدُ

أَوْلَى اللِّئَامِ كُوَيْفِيرٌ بِمَعْذِرَةٍ (۳) فِي كُلِّ لُؤْمٍ وَ بَعْضُ الْعُذْرِ تَفْنِيدُ

وَذَاكَ أَنَّ الْفُحُولَ الْبِيضَ عَاجِزَةٌ (۴) عَنِ الْجَمِيلِ فَكَيْفَ الْخِصْيَةُ السُّوْدُ

ترجمه:

(۱) کس شخص نے خصی حبشی کو بزرگی سکھلائی ہے؟ کیا اس کی سخی قوم نے؟ یا اس کے ان آباء واجداد نے جو بادشاہ تھے؟

(۲) یا اس کے کان نے (بزرگی سکھلائی ہے) جو بردہ فروش کے ہاتھ خون آلودر ہتا تھا یا اس کی قدر و منزلت نے۔ حال یہ ہے کہ وہ دو پیسے کے سبب لوٹا دیا جاتا تھا۔

(۳) ہر ملامت میں معذور سمجھے جانے کے کمینوں میں سب سے زیادہ لائق حقیر کافور ہے اور بعض عذر اس کو ضعیف العقل اور خطا کار ٹھہراتا ہے۔

(۴) اور وہ اس وجہ سے کہ بہت سے سخاوت کرنے والے مرد (بسا اوقات) سخاوت سے عاجز ہو جاتے ہیں تو کیسے قادر ہو گا حبشی خصی؟

توضیح:

(۱) یعنی خصی کافور میں شرافت اور بزرگی نام کی کوئی چیز تھی ہی نہیں، کیونکہ نہ اس کے باپ دادا شریف تھے اور نہ اس کی قوم، پھر آخر اس نے شرافت کس سے سیکھی؟

فائده: شاعر نے کافور کی قوم کو سخی اور اس کے باپ دادا کو بادشاہ استہزاءً کہا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) ان میں سے کسی چیز نے اس کو بزرگی نہیں سکھلائی اس لیے کہ اس کے آباء و اجداد میں بزرگی اور شرافت کہاں تھی؟ بلکہ وہ خود اتنا ذلیل تھا، کہ غلام کی تجارت کرنے والے تہذیب سکھانے کے لیے اس کی گوشمالی کیا کرتے تھے۔ اور اگر بیچتے ہوئے اس کی قیمت ایک دو پیسے زیادہ بتائی جاتی تو پھر کوئی لینے کے لیے تیار نہیں ہوتا تھا۔

(۳) کافور چونکہ خود کمینہ ہے اور کمینے کی اولاد ہے اس لیے اگر وہ کوئی غلطی یا قابلِ ملامت کام کرے تو وہ اس میں اپنے کمینے پن کی وجہ سے دوسرے کمینوں کے مقابلہ میں زیادہ معذور ہے اور یہ کمینگی کافور کے لیے انتہائی ذلت اور عار کی چیز ہے۔

(۴) یہ معذور قرار دینے کی وجہ ہے کہ بہت سے شریف سخی بسا اوقات سخاوت سے عاجز ہو جاتے ہیں اور کافور تو رذیل اور حقیر شخص ہے، اس کو سخاوت پر کیا قدرت ہوگی؟

حلِّ لُغات:

(۱) عَلَّمَهٗ: سکھانا۔ المَخْصِيّ بروزن مَرْمِيّ. اسم مفعول۔ خَصَى الرجلَ خِصَاءً (ض) خصی کرنا۔ مَكْرُمَة: بزرگی، شرافت كَرُمَ كَرَامَةً (ک) فیاض ہونا۔ الغُرّ (واحد) اَغَرّ روشن، سفید، مراد سخی۔ آباء (واحد) أَبٌ: باپ۔ الصِّيد (واحد) اَصْيَد بادشاہ۔ تکبر سے سر کو بلند کرنے والا۔

(۲) أُذُنٌ کان (ج) آذان. نَخَّاس. غلام اور مویشی کی تجارت کرنے والا۔ نَخَسَ الدّابةَ نَخْسًا (ف، ن) جانور کے پہلو یا پچھلے حصہ پر لکڑی چبھا کر اکسانا۔ دَامِيَة خون آلود۔ دَمِيَ دَمًى (س) خون بہنا۔ فَلْسٌ پیسہ (ج) فُلُوس. مَرْدُوْد. اسم مفعول رَدَّهٗ رَدًّا (ن) لوٹانا۔

(۳) أَوْلٰى اسم تفضیل وَلِيَ فُلانًا وَلْيًا (حسب، ض) قریب ہونا، لیکن بابِ ضرب سے قلیل الاستعمال ہے۔ اللِئام (واحد) لَئِيْمٌ: کمینہ۔ كُوَيْفِير. کافور کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تصغیر برائے تحقیر۔ مَعْذِرة مصدر عَذَرَ علی كذا عُذرًا ومَعْذِرَةً (ض) عذر قبول کرنا، الزام سے بری کرنا۔ لُوم. ملامت۔ تَفنِيد. فَنَّدَهٗ: جھٹلانا، خطا کار ٹھہرانا۔ ضعیف العقل قرار دینا۔

(۴) فُحُولٌ (واحد) فَحلٌ: ہر جاندار کا نر، سانڈ۔ اَلْبِيْضُ (واحد) أَبْيَضُ سفید۔ مراد سخی۔ عَاجِزَةٌ: اسم فاعل۔ عَجَزَ عَنْ كَذَا عَجزًا (ض، س) عاجز ہونا، بے بس ہونا۔ جَمِيل احسان، نیکی۔ خِصْيَةٌ (واحد) خَصِيٌّ: آموختہ۔ السُّوْدُ (واحد) أَسْوَد: حبشی۔

ترکیب:

اَمْ اُذْنَہ اس کا عطف۔ اَقْوَمُہ الغُرُّ پر۔ دَامِيَةٌ، اُذْنَہٗ سے حال۔ فِي يَدِ النَّخَاسِ، دَامِيَةٌ سے متعلق۔

اَوْلَى اللِّئَام مبتدا، كُوَيْفِير خبر۔ بِمَعْذِرَةٍ، اولٰی سے اور فِي كُلِّ لُوم، مَعْذِرَةٍ سے متعلق۔

محلِ امتحان نمبر: ۲۵، دیوانِ متنبی ص:

تَتَخَلَّفُ الْآثَارُ عَنْ اَصْحَابِهَا (۱) حِيْنًا وَيُدْرِكُهَا الْفَنَاءُ فَتَتْبَعُ

لَمْ يُرْضِ قَلْبَ اَبِيْ شُجَاعٍ مَبْلَغٌ (۲) قَبْلَ الْمَمَاتِ وَلَمْ يَسَعْهُ مَوْضِعُ

كُنَّا نَظُنُّ دِيَارَهُ مَمْلُوْءَةً (۳) ذَهَبًا فَمَاتَ وَكُلُّ دَارٍ بَلْقَعُ

ترجمہ:

(۱) نشانات، نشان والوں سے ایک وقت تک پیچھے (باقی) رہتے ہیں اور فنا ان کو پکڑ لیتی ہے تو وہ بھی ان کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) مرنے سے پہلے ابوشجاع کے دل کو کوئی عہدہ راضی نہیں کر سکا اور نہ کوئی جگہ اس کو سما سکی۔

(۳) ہم اس کے گھروں کو سونے سے بھرا ہوا خیال کرتے تھے، چنانچہ اس کا انتقال ہوا اور ہر گھر خالی پڑا ہوا ہے۔

توضیح:

(۱) یعنی جب کوئی آدمی اپنے پیچھے کوئی نشانی یا علامت چھوڑ کر مرتا ہے تو وہ نشانی اس کے لیے بطور یادگار رہتی ہے اور نشانی سے اس کی عظمت اور شوکت کا پتہ چلتا ہے، جیسے لال قلعہ، تاج محل اور قطب مینار وغیرہ لیکن آہستہ آہستہ وہ نشانی بھی بوسیدہ ہونے لگتی ہے اور کچھ زمانے کے بعد وہ بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ پھر نہ کوئی اس آدمی کو جانتا ہے اور نہ اس کی نشانی کو۔

(۲) ابوشجاع بہت بڑا آدمی تھا، اس کی بڑائی کا یہ عالم تھا کہ وہ بڑے سے بڑے عہدے کو اپنی شان سے کم تر سمجھتا تھا، اور کوئی عہدہ اس کو خوش نہیں کر پاتا تھا۔ نیز اس کے پاس اتنے لشکر تھے کہ کوئی جگہ اس کے لیے کافی نہ ہوتی تھی۔ یا اتنا بڑا فیاض تھا کوئی جگہ اس کو چھپا نہیں سکتی تھی؛ لیکن اب وہ تنگ گڑھے میں پڑا ہوا ہے۔

(۳) ہمارے خیال میں ابوشجاع بہت بڑا متمول اور دولت مند انسان تھا۔ اس کی حیات میں اس کا گھر سونے چاندی سے بھرا پڑا تھا۔ لیکن اسی کے ساتھ وہ اپنے زمانہ کا فیاض اور سخی تھا۔ چنانچہ انتقال سے پہلے ہی وہ تمام مال و دولت کو تقسیم کر چکا تھا، اس لیے اب اس کا گھر بالکل خالی پڑا ہوا ہے۔

حلِّ لغات:

(۱) تَخَلَّفَ. تَخَلَّفَ عَنْهُ: پیچھے رہنا۔ الآثَارُ (واحد) أَثَرٌ: نشانی،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

علامت۔ أصحاب (واحد) صَاحِبٌ: ساتھی۔ یُدْرِکُ. اَدْرَکَ الشیءَ: لاحق ہونا، پانا۔ الفَنَاءُ: ہلاکت فَنِيَ وَفَنَى فَنَاءً (س،ض) معدوم ہونا۔ تَتْبَعُ. تَبِعَهٗ تَبَعًا (س) پیچھے چلنا۔

(۲) يُرْضِ. اَرْضَاهُ: راضی کرنا۔ مَبْلَغٌ کسی چیز کی حد، انتہا (ج) مَبَالِغُ.
المَمَاتُ: موت یا زمانۂ موت۔ يَسَعُهٗ. وَسِعَهُ الشيءُ وَسْعًا وسَعَةً (س) سمانا، گنجائش ہونا۔ مَوْضِعٌ. جگہ (ج) مَوَاضِعُ.

(۳) نَظُنُّ ظَنَّهٗ ظَنًّا (ن) جاننا، یقین کرنا، خیال کرنا۔ دِيَارٌ (واحد) دَارٌ: گھر۔ مَمْلُوْئَةٌ اسم مفعول، بھرا ہوا۔ مَلَأَهٗ مَلأً (ف) بھرنا۔ بَلْقَعٌ: خالی زمین (ج) بَلَاقِعُ. بَلْقَعَ المكانُ بَلْقَعَةً: خالی ہونا۔

ترکیب:

قَلْبٌ، يُرْضِ کا مفعول بہ اور مَبْلَغٌ فاعل۔
مَمْلُوءَةً، نَظُنُّ کا مفعول ثانی، ذَهَبًا تمیز۔

محلِّ امتحان نمبر:۲۶، دیوانِ متنبّی ص:

يَــامَــنْ يُبَدِّلُ كُـلَّ يَوْمٍ حُـلَّةً (۱) اَنّـى رَضِيْـتَ بِـحُـلَّةٍ لَاتَـنْـزَعُ
مَازِلْتَ تَخْلَعُهَا عَلَى مَنْ شَآءَ هَا (۲) حَتّٰـى لَبِسْتَ الْيَـوْمَ مَـالَاتَخْلَعُ
مَـازِلْـتَ تَـدْفَـعُ كُـلَّ اَمْرٍ فَادِحٍ (۳) حَتّٰـى اَتَـى الْاَمْـرُ الَّذِي لَايُدْفَعُ

ترجمہ:

(۱) اے وہ شخص! جو روزانہ ایک جوڑا بدلتا تھا تو ایسے جوڑے پر کیسے راضی ہو گیا جس کو اُتارا نہیں جائے گا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) تو ہمیشہ اس (جوڑے) کو نکال کر اس شخص کو دیدیتا تھا، جو اس کو چاہتا، یہاں تک کہ آج تو نے وہ جوڑا پہن لیا ہے جس کو تو نہیں اُتارے گا۔
(۳) تو ہمیشہ ہر مشکل معاملے کو دفع کرتا رہا، یہاں تک کہ (تجھ پر) وہ مصیبت آپہونچی جس کو دفع نہیں کیا جاسکتا۔

توضیح:

(۱) اے مرحوم! تیرا مزاج تو روزانہ نئے جوڑے پہننے کا تھا، آج تُو نے اپنے مزاج کے خلاف ایسا جوڑا کیسے پہن لیا؟ جواب کبھی نہیں اُترے گا اور وہ کفن کا سادہ جوڑا ہے۔
(۲) تیرا حال تو یہ تھا کہ اگر کوئی سائل یا حاجت مند تجھ سے تیرے بدن کے کپڑے مانگتا تو تُو بے جھجک فوراً اُتار کر اس کو دیدیتا لیکن آج تُو نے کفن پہن لیا ہے جس کو اُتار نہیں سکتا۔
(۳) یعنی تو ہمیشہ دوسروں کے کام آتا رہا اور سخت مصائب اور مشکل مسائل کو ان سے دفع کرتا رہا۔ یہاں تک کہ تجھ پر آج پر خود ایسی مصیبت آپہونچی جو دُور نہیں کی جاسکتی اور وہ موت ہے۔ کیونکہ اس کے سامنے سب بے بس اور عاجز ہیں۔

حلِّ لُغات:

(۱) يُبَدِّل بَدَّلَ الشيءَ شيئًا آخر: بدل دینا۔ حُلَّةٌ: نیا کپڑا، کپڑوں کا جوڑا (ج) حُلَلٌ وحِلالٌ. أنّى بمعنٰی كيف. رَضِيتَ، رَضِيَ الشيءَ أو بالشيءِ رضًى (س) پسند کرنا، قناعت کرنا۔ تَنْزِعُ، نَزَعَ الشيءَ مِنْ مَكَانِهٖ نَزْعًا (ض) اُکھاڑنا، کھینچنا۔ لاتَنْزِعُ، حُلَّة کی صفت۔
(۲) تَخْلَعُ. خَلَعَ عليه ثوبه خَلْعًا (ف) عطا کرنا، وخَلَعَ الشيءَ: اُتارنا۔ لَبِسْتَ لَبِسَ الثوبَ لُبْسًا (س) پہننا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۳) تَدْفَعُ دَفَعَ الشيءَ دَفْعًا (ف) ہٹانا، دُور کرنا۔ قَادِحٌ: مشکل، بھاری، القَادِحة: مصیبت (ج) قَوَادِحُ. فَدَحَ الامرُ فَدحًا (ف) گراں بار بنا دینا۔

ترکیب:

تَخْلَعُهَا، مَازَالَ کی خبر۔ مَالَاتخلع، لَبِسَ کا مفعول بہ۔

محلِّ امتحان نمبر: ۲۷، دیوانِ متنبّی ص:

نُعِدُّ الْمَشْرَفِيَّةَ وَالْعَوَالِيَ (۱) وَتَقْتُلُنَا الْمَنُوْنُ بِلَاقِتَالِ
وَنَرْتَبِطُ السَّوَابِقَ مُقْرَبَاتٍ (۲) وَمَايُنْجِيْنَ مِنْ خَبَبِ اللَّيَالِي
وَمَنْ لَمْ يَعْشَقِ الدُّنْيَا قَدِيمًا (۳) وَلٰكِنْ لَاسَبِيْلَ إِلَى الْوِصَالِ

ترجمہ:

(۱) مشرفی تلوار اور نیزے تیار کرتے ہیں لیکن موت ہم کو بغیر لڑائی کے مار ڈالتی ہے۔

(۲) اور ہم (اپنی حفاظت کے لیے اصطبل میں) تیز رو عمدہ گھوڑے باندھ کر رکھتے ہیں، لیکن وہ (گھوڑے) راتوں کی دوڑ (حوادث زمانہ) سے نجات نہیں دلا پاتے۔

(۳) کون شخص قدیم زمانے سے دنیا کا عاشق نہیں ہے۔ لیکن دوامِ وصال کی کوئی راہ نہیں ہے۔

توضیح:

(۱) ہم موت سے بچنے اور دشمنوں سے مقابلہ کے لیے آلاتِ حرب اور اسلحۂ جنگ تیر، تلوار اور نیزے تیار کر کے رکھتے ہیں، لیکن موت بغیر قتل و قتال کے ہمیں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مار ڈالتی ہے اور ہمارے ہتھیار دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں، وہ ہمیں موت سے نہیں بچا پاتے۔

(۲) یعنی ہم اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لیے تیز رو عمدہ گھوڑے ہر وقت تیار رکھتے ہیں تاکہ دشمن ہمیں قتل نہ کر سکے، لیکن اس کے باوجود ہم زمانہ کی گرفت سے نہیں بچ پاتے اور موت جہاں چاہتی ہے ہمیں اپنے چنگل میں لے لیتی ہے۔

(۳) شروع ہی سے ہر ایک شخص کو دنیا سے قلبی لگاؤ رہا ہے، اور ہر ایک نے اس سے عشق کیا ہے، لیکن دنیا نے کبھی کسی کے ساتھ وفاداری کا ثبوت نہیں دیا اور چار و نا چار ہر ایک کو داغِ مفارقت پر مجبور کیا، اور کوئی ایسی سبیل نہیں پیدا کی جس سے ہمیشہ دونوں میں وصال رہے۔

حلِّ لُغات:

(۱) نُعِدّ. أَعَدَّه: تیار کرنا۔ المَشْرَفِيَّة. ای السُّيُوْف المشرفيه: مشرفی تلوار۔ مشرفی یہ عرب کے ان دیہاتوں کی طرف منسوب ہے جو مشارف الشام کے نام سے موسوم تھے اور اسی سے السُّيُوْف المَشْرَفيه ہے۔ اور بقولِ بعض یمن کے ایک علاقہ کا نام ہے جہاں بھی عمدہ اور مضبوط تیاری ہوتی تھی۔ العَوَالي، (واحد) عَالِيَة: نیزہ کے اوپر کا حصہ، یا نیزہ کا نصفِ اعلیٰ۔ تَقْتُل، قَتَلَهٗ قَتْلًا (ن) مار ڈالنا۔ وَقَاتَلَهٗ: جنگ کرنا۔ المَنُوْن: موت۔ رَيْبُ الْمَنُوْنَ: حادثۂ موت۔

(۲) نَرْتَبِط. اِرْتَبَطَ فَرَسًا: باندھنا، سرحد کی حفاظت کے لیے تیار کرنا۔ السَّوابق (واحد) سَابِقٌ أو سَابِقَةٌ: تیز رو گھوڑا۔ سَبَقَه اِلٰى كذا سَبَقًا (ن، ض) سبقت کرنا۔ آگے بڑھنا۔ مُقْرَبَات (واحد) مُقْرَبَةٌ: اسم مفعول، عمدہ گھوڑا جس کی خوبی کی وجہ سے اصطبل قریب بنایا جائے۔ يُنْجِيْنَ: أَنْجٰى فلانًا مِنَ الشَّيْء:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نجات دلانا۔ خَبَبٌ: دوڑ، ایک خاص قسم کی دوڑ۔ خَبَّ الْفَرَسُ خَبًّا وَخَبَبًا (ن) گھوڑے کا دوڑنے میں کبھی اگلی ٹانگوں پر، اور کبھی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہونا۔ اللیالی (واحد) لَيْلٌ، رات۔ خَبَبُ اللیالی، راتوں کی دوڑ، یعنی حوادث زمانہ۔

(۳) يَعْشَقُ: عَشِقَه عِشْقًا (س) عشق کرنا، بہت محبت کرنا۔ قَدِيْمٌ: پرانا (ج) قُدَمَاء وقُدَامیٰ۔ سَبِيْل: راستہ (ج) سُبُل. الوِصَال. وَاصَلَ مُوَاصَلَةً وَوِصَالًا: تعلق رکھنا۔ وَاصَلَ الشيءَ: ہمیشگی کرنا، لگاتار کرنا۔

ترکیب:

مُقْرَبَاتٍ، السَّوَابِقَ سے حال۔

محلِّ امتحان نمبر: ۲۸، دیوانِ متنبی ص:

رِوَاقُ الْعِزِّ فَوْقَكِ مُسْبَطِرٌّ (۱) وَمُلْكُ عَلِيِّ ابْنِكِ فِيْ كَمَالِ
سَقٰى مَثْوَاكِ غَادٍ فِي الْغَوَادِيْ (۲) نَظِيْرُ نَوَالِ كَفِّكِ فِي النَّوَالِ
لِسَاحِيْهِ عَلَى الْأَجْدَاثِ حَفْشٌ (۳) كَأَيْدِى الْخَيْلِ أَبْصَرَتِ الْمَخَالِ

ترجمہ:

(۱) (اور تیری موت اس حال میں آئی کہ) عزت کا سائبان تیرے اوپر دراز تھا (سایہ فگن تھا) اور تیرے فرزند "علی" سیف الدولہ کی سلطنت کمال پر تھی۔

(۲) تیری قبر کو صبح برسنے والے بادلوں میں سے ایسا بادل سیراب کرے جو سخاوت میں تیرے ہاتھ کی سخاوت کے مثل ہو۔

(۳) اس کی قبر کو اُدھیڑنے والی (بارش) کے لیے قبروں پر ایسا اُدھیڑنا ہو جیسے گھوڑوں کے پاؤں توبڑوں کو دیکھ کر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

توضیح:

(۱) تو دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئی کہ تو سراپا عزت وعظمت کا پیکر تھی، اور تیرے بیٹے علی سیف الدولہ کی حکومت کا ستارہ اس کے کمال کی بنا پر تابندہ تھا۔

(۲) یہ جملہ دعائیہ ہے کہ تیری قبر پر خدا کی بے پایاں رحمتیں ہوں۔ وہ تیری قبر کو اپنی رحمتوں کی بارش سے اس طرح سیراب کر دے، جیسے صبح کو برسنے والا بادل کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔ اور جیسے مرحومہ کی سخاوت بہت عام تھی، اسی طرح تیری رحمت بھی قبر کے ہر ہر ذرّہ کو عام ہو۔

(۳) یعنی خدا کی رحمت کا بادل قبر کے ہر ہر ذرہ کو سیراب کر دے، اور اتنی تیزی کے ساتھ برسے کہ قبر کو ادھیڑ کر رکھ دے، جیسے گھوڑے دانے کے توبڑوں کو دیکھ کر کھانے کے لیے توبڑوں کو کُرید تے اور پٹختے ہیں۔

حلِّ لُغات:

(۱) رِواق (بالکسر) ورُواق (بالضم) برآمدہ، سائبان، چھت سے لے کر نیچے تک کا پردہ (ج) اَرْوِقَة ورِواقات. العِزّ: عزت۔ مُسْبَطِرٌّ: اسم فاعل۔ اِسْبَطَرَّ اِسْبِطراراً (افعلال) دراز ہو کر لیٹنا۔ کمال مصدر۔ كَمَلَ كَمَالًا (ن، ک) پورا ہونا، کامل ہونا۔

(۲) سَقَى الرَّجُلَ (ض) پلانا۔ مَثوىٰ: منزل، ٹھکانہ، مراد قبر (ج) مَثَاوٍ. ثَوىٰ الـمَكَانَ وَبِهِ ثَوَاءً (ض) اقامت کرنا۔ غـادٍ صبح کو اُٹھنے والا بادل، صبح کی بارش (ج) غَوَادٍ. نَظِيرٌ مشابہ، مثل (ج) نُظَرَاءُ. نَوَال: بخشش، سخاوت۔ كَفّ: ہتھیلی (ج) اَكُفّ و كُفُوف.

(۳) سَـاحِي: اسم فاعل۔ کھرچنے والا، اُدھیڑنے والا، مراد وہ بارش جو زمین کو

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اُدھیڑ دے۔ سَحَاهُ سَحْيًا ن (ن، ف) چھیلنا۔ وَسَحا الطِّينَ: کھرنا۔ أَجْدَاث (واحد) جَدَث: قبر۔ حَفُشٌ. حَفَشَهُ حَفْشًا (ض) چھلکا اُتارنا۔ اَبْصَرَه: دیکھنا۔ المَخالِي (واحد) مِخْلَاة: توبڑا، وہ تھیلا جس میں گھوڑے کو کھانا کھلاتے ہیں۔

ترکیب:

مُلْکُ عَلِيٍ مبتدا، فِي كَمَالٍ خبر۔

مَتَوَاکِ، سَقَى کا مفعول بہ، غَادٍ فاعل۔ فِي الغَوَادِی، غَادٍ کی صفت اولیٰ، نَظِيرُ نَوَالٍ صفت ثانیہ۔

لِسَاحِيْهِ خبر مقدم۔ حَفُشٌ مبتدا مؤخر۔ عَلَى الاَجْدَاثِ، حفش سے متعلق المَخالِي، اَبْصَرتَ کا مفعول بہ۔

محلِّ امتحان نمبر: ۲۹، دیوانِ متنبّی ص:

أَتَتْهُنَّ الْمُصِيبَةُ غَافِلَاتٍ (۱) فَدَمْعُ الْحُزْنِ فِیْ دَمْعِ الدَّلَالِ
وَلَوْكَانَ النِّسَاءُ كَمَنْ فَقَدْنَا (۲) لَفُضِّلَتِ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ
وَمَاالتَّأْنِيثُ لِاِسْمِ الشَّمْسِ عَيْبٌ (۳) وَلَاالتَّذْكِيرُ فَخْرٌ لِلْهِلَالِ
وَأَفْجَعُ مَنْ فَقَدْنَا مَنْ وَجَدْنَا (۴) قُبَيْلَ الْفَقْدِ مَفْقُوْدَ الْمِثَالِ

ترجمہ:

(۱) مصیبت ان کے پاس غفلت کی حالت میں آئی (جبکہ ناز و نخرہ میں وہ پہلے سے رو رہی تھیں) پس غم کے آنسو ناز و نخرہ کے آنسوؤں میں مل گئے۔

(۲) اگر تمام عورتیں (جامع کمالات و صفات میں) اس خاتون کی طرح ہوتیں، جس کو ہم نے گم کر دیا ہے، تو عورتوں کو مردوں پر فضیلت ہوتی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۳) نہ لفظِ ''شمس'' کا مؤنث ہونا، کوئی عیب کی بات ہے اور نہ لفظ ہلال کا مذکر ہونا کوئی فخر کی چیز ہے۔

(۴) جن لوگوں کو ہم کھو چکے ہیں ان میں سب سے زیادہ صدمہ اس خاتون کا ہے جس کو موت سے ذرا پہلے ہم نے بے مثال پایا۔

توضیح:

(۱) یعنی متوفیہ کی موت کے سبب پردہ نشینوں پر ایک ناگہانی مصیبت آ پڑی اور اشکِ غم اشکہائے ناز میں آ ملے، اس سے پہلے وہ ناز و نخرے میں رو رہی تھیں اور اب اچانک غم میں رونے لگیں جس سے دونوں آنسو باہم مل گئے۔

فائدہ: شاعر کا یہ خیال بہت ہی نازک اور مایۂ فخر ہے، اگر اس دیوان میں بقول حضرت شیخ الادب رحمۃ اللہ علیہ اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر نہ بھی ہوتا تو بھی متنبّی کے فخر اور عظمت شان کے لیے کافی تھا۔

(۲) متوفیہ کامل العقل اور گوناگوں اوصاف کی حامل تھی۔ اگر تمام عورتیں انہیں کی طرح ہوتیں تو لازماً عورتوں کو مردوں پر فضیلت ہوتی۔

(۳) یعنی اصل آدمی کے اندر فضل وکمال ہے، مرد یا عورت ہونا نہ کوئی خوبی ہے نہ نقص۔ دیکھئے لفظ شمس مؤنث ہے مر بالذات روشن ہونے کی وجہ سے اس کو ہلال (چاند) پر فضیلت ہے جبکہ لفظ ہلال مذکر ہے، کیونکہ اس کا نور سورج کے نور سے مستفاد ہے، تو جس طرح لفظِ ہلال کا مذکر ہونا کوئی فخر کی چیز نہیں ہے، اسی طرح مرحومہ کا مؤنث ہونا کوئی نقص اور عار کی بات نہیں ہے۔ جبکہ وہ مختلف اوصاف سے آراستہ تھی۔

(۴) اب تک ہمارے جتنے آدمی مر چکے ہیں ان میں سب سے زیادہ صدمہ مرحومہ کی موت کا ہے، کیونکہ وہ بے نظیر خوبیوں کی مالکہ تھی، اور بے نظیر شخص کی موت

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سب کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہی ہے۔ کیونکہ اس کا کوئی بدل نہیں ہوتا جس کو دیکھ کر مرنے والے کا غم کافور ہو جائے۔

حلِّ لُغات:

(۱) غَافِلَاتٍ (واحد) غَافِلَةٌ. غَفَلَ عَنْهُ غَفْلَةً (ن) غافل ہونا۔ المصيبَةُ: بلا، ہرامر مکروہ (ج) مَصَائِب. الحُزن: غم (ج) أَحْزَان. حَزِنَ لَهُ وعَلَيْهِ حَزَنًا (س) غمگین ہونا۔ دَمْعٌ آنسو (ج) دُمُوع. الدَّلَال: نازونخرہ۔ دَلَّ دَلَالًا (ض) وَدَلَلًا (س) نازونخرہ کرنا۔

(۲) النِّساء (واحد) اِمْرَأَةٌ: عورت۔ فَقَدْنَا. فَقَدَ الشيءَ فَقْدًا (ن) گم کرنا۔ فُضِّلَتْ، فَضَّله عَلٰى غَيْرِهِ: فضیلت دینا، فضل کا حکم لگانا۔

(۳) التَّأْنِيثُ. اَنَّثَهُ: مؤنث سمجھنا، مؤنث بنانا۔ اِسْمٌ نام (ج) اَسْمَاء. الشَمْسُ: سورج (ج) شُمُوس. عَيْب: نقص، خرابی (ج) عُيُوب التَذْكِير ذَكَّر الكَلِمَةَ: مذکر استعمال کرنا۔ فَخْر: فضیلت، بڑائی۔ فَخَرَ فَخْرًا (ف) فخر کرنا۔ الهِلَال: پہلی رات کا چاند، مہینے کی ابتدائی تین راتوں اور آخری دو راتوں کا چاند (ج) اَهِلَّة.

(۴) اَفْجَعُ: اسم تفضیل۔ فَجَعَه فَجْعًا (ف) دردمند کرنا، مصیبت زدہ بنانا۔ وَجَدْنَا. وَجَدَ المَطْلُوبَ وَجْدًا و وِجْدَانًا (ض) پانا۔ قُبَيْل. قبل کی تصغیر۔ کچھ پہلے۔ مَفْقُوْدَ المثال: وہ شخص جس کی کوئی مثال نہ ہو۔

ترکیب:

غَافِلَاتٍ، اَتَتْهُنَّ کی ضمیر مفعول بہ سے حال۔

اَفْجَعُ مَنْ الخ مبتداء، مَنْ وَجَدْنَا خبر۔ مفقود المِثَالِ وَجَدنا کا مفعول ثانی اور مفعول اوّل محذوف اَی مَنْ وَجَدْنَاه ،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر: ۳۰، دیوانِ متنبّی ص:

فَلاغِيضَتْ بِحارُکَ يَاجَمُوْمًا (۱) عَلٰى عَلَلِ الْغَرَائِبِ وَالدِّخَالِ
رَأَيْتُکَ فِي الَّذِيْنَ أَرٰى مُلُوْکًا (۲) کَأَنَّکَ مُسْتَقِيْمٌ فِيْ مُحَالِ
فَإِنْ تَفُقِ الْأَنَامَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ (۳) فَإِنَّ الْمِسْکَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

ترجمہ:

(۱) اے بحرِ بیکراں! (خدا کرے کہ) تیرا دریائے سخاوت، اجنبی اور اپنے آدمیوں کے بار بار پینے کے باوجود خشک نہ ہو۔

(۲) میں آپ کو اُن لوگوں میں جو میری نظر میں بادشاہ ہیں ایسا سمجھتا ہوں کہ گویا آپ ٹیڑھے میں سیدھے ہیں۔

(۳) سو اگر تو مخلوق پر فائق ہے، جب کہ تو انہیں میں سے ہے (تو کوئی مضائقہ نہیں) کیونکہ مشک ہرن کے خون کا ایک حصہ ہے۔

توضیح:

(۱) اب آخر میں خدائے پاک سے میری دعا ہے کہ تیرے احسانات اور انعامات آشنا اور غیر آشنا سب لوگوں پر متواتر رہیں اور تیرا دریائے سخاوت ہمیشہ رواں دواں رہے کبھی خشک نہ ہو۔

(۲) آپ کو تمام ملوک اور سلاطین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو سیدھے کو ٹیڑھے پر، یا دائیں کو بائیں پر حاصل ہے۔

(۳) یعنی تو مخلوق ہے، مگر اس کے باوجود تجھ کو دوسرے تمام مخلوق پر فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ اور اس میں کوئی استعجاب بھی نہیں کہ ایک مخلوق دوسری مخلوق پر کیسے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فائق ہوگئی؟ دیکھئے مشک ہرن ہی کے خون کا ایک حصہ ہے مگر اس کے باوجود اس کو دوسرے خونوں پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔

حلِّ لُغات:

(۱) غِیضَتْ. غَاضَ الْمَاءُ غَیْضًا (ض) پانی کا کم ہونا، اندر چلا جانا۔ بِحَار (واحد) بَحْرٌ: بڑا دریا، سمندر۔ جَمُوم: بحر مواج، وہ دریا جس کا پانی گھٹتا بڑھتا رہے۔ جَمَّ الْبِئْرُ جُمُوْمًا (ن، ض) زیادہ پانی والا ہونا۔ العَلَل: عَلَّ عَلَلًا (ن، ض) بار بار پینا۔ الْغَرَائِب (واحد) غَرِیْبَةٌ: اجنبی، وہ اجنبی اونٹ جو صاحبِ حوض کا نہ ہو۔ الدِّخَال: ایک مرتبہ پانی پینے کے بعد دوسری مرتبہ پینے کے لیے دو اونٹوں کے درمیان کسی اونٹ کا داخل ہونا۔

(۲) مُلُوْکًا (واحد) مَلِکٌ: بادشاہ۔ مُسْتَقِیْمٌ: سیدھا۔ استقام: سیدھا ہونا۔ مُحَال: ٹیڑھا۔ حَالَ الْقَوْسُ حَوْلًا (ن) ٹیڑھا ہونا۔

(۳) تَفُقْ. فَاقَ اَصْحَابَهٗ بِالْفَضْلِ فَوْقًا و فَوَاقًا (ن) بڑھ جانا، سبقت لے جانا۔ الأنَام: مخلوق۔ المِسْک: مشک، کستوری۔ یہ ایک جانور کا خون ہے جو اس کی ناف میں جمع ہوتا ہے اور اس جانور کو غَزَالُ المِسْک کہتے ہیں۔ دَم: خون (ج) دِمَاء. الغَزَال: ہرن کا بچہ (ج) غِزْلَةٌ وَغِزْلَان.

ترکیب:

عَلٰی عَلَلِ الْغَرَائِبِ، غِیضَتْ سے متعلق۔

فَاِنْ تَفُقْ شرط، اور جزا محذوف۔ اَیْ فَلَا بَأْس. وَأَنْتَ مِنْهُمْ، تَفُقْ کی ضمیر سے حال۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

محلِّ امتحان نمبر:۳۱، دیوانِ متنبّی ص:

أَتــمُّ الــطَّيــرِ عُــمــرًا سِلاحَــهُ (۱) نُسُورُ الفَلا اَحْدَاثُهَا وَالقَشَاعِمُ
وَمَـاضَـرَّهَـا خَلْقٌ بِغَيرِ مَخالِبِ (۲) وَقَـدْ خُـلِـقَتْ أَسيَافُهُ وَالقَوَائِمُ
هَلِ الْحَدَثُ الْحَمرَاءُ تَعرِفُ لَوْنَهَا (۳) وَتَـعْـلَـمُ اَىُّ السَّـاقِيَيْنِ الْغَمَائِمُ
سَـقَتْهَا الْـغَـمَـامُ الغُرُّ قَبْلَ نُزُوْلِهِ (۴) فَـلَمَّا دَنَا مِنْهَا سَقَتْهَا الْجَمَاجِمُ
بَـنَـاهَا فَأَعْلَى وَالْقَنَا تَقْرَعُ القَنَا (۵) وَمَـوْجُ الْـمَـنَـايَا حَوْلَهَا مُتَلاطِمُ

ترجمه:

(۱) سب سے طویل العمر پرندہ یعنی جنگل کے بچے اور بوڑھے گدھ ممدوح کے ہتھیار کو "فِدَاکَ أَبِیْ وأُمِّی" کہتے ہیں۔

(۲) بغیر پنجے کے ان کا پیدا کیا جانا ان کے لیے نقصان دہ نہیں ہے، جبکہ ممدوح کی تلواریں اور دستے وجود میں آچکے ہیں۔

(۳) کیا حدث نامی لال قلعہ اپنے رنگ کو پہچانتا ہے؟ اور وہ جانتا ہے کہ دو سیراب کرنے والوں (یعنی بادل اور دشمنوں کی کھوپڑیوں) میں سے کون بادل (کہے جانے کے لائق) ہے؟

(۴) اس کو ممدوح کے فروکش ہونے سے پہلے سفید بادل نے سیراب کیا تھا اور جب وہ اس کے قریب ہوا تو کھوپڑیوں نے اس کو سیراب کیا۔

(۵) ممدوح نے اس کو تعمیر کر کے اونچا کیا اس حال میں کہ نیزے دوسرے نیزوں سے ٹکرا رہے تھے، اور موت کی موجیں اس کے اردگرد تھپیڑے مار رہی تھیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

توضیح:

(۱) یعنی گدھ جو سب سے زیادہ عمر پانے والا پرندہ ہے وہ تجھ پر اور تیرے ہتھیار پر جان قربان کرنے کو تیار ہیں، کیونکہ تیرے اسلحہ سے ان کو اجسامِ مردگان کھانے کو ملتے ہیں اور روزی کے لیے انہیں کہیں جانا نہیں پڑتا۔ بوڑھے اور بچے گدھ کو تخصیص کی وجہ ان کا حصولِ رزق سے عاجز ہونا ہے۔

(۲) گدھوں کا بغیر چنگل کے پیدا کیا جانا کوئی نقصان دہ نہیں ہے، اس لیے کہ ممدوح کی تلواریں گدھوں کو شکار کی تلاش سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔ دشمنوں کی لاشیں اتنی کثرت سے پڑی رہتی ہیں کہ ان کو کسی دوسری جگہ جانے کی ضرورت نہیں پڑتی، اس کی تلوار ہی رزق رسانی کے لیے کافی ہے۔

(۳) حدث نامی قلعہ کو اوّلاً سیف الدولہ نے ملکِ روم میں بنایا تھا، پھر کچھ دنوں کے بعد رومیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو سیف الدولہ مع اپنے لشکر کے ان پر حملہ آور ہوا اور کافی تعداد میں دشمنوں کو قتل کر کے ان کے سروں کو قلعہ پر لٹکا دیا اور ان کے خونوں سے قلعہ کی دیواروں کو سرخ بنا دیا، اس لیے اس کو لال قلعہ کہتے ہیں۔ یا اس لیے کہ اس کو سُرخ پتھر سے بنایا تھا۔ شعر کا مفہوم یہ ہے کہ کیا قلعہ خون میں رنگنے سے پہلے اپنے پہلے رنگ کو جانتا ہے اور کیا اس کو معلوم ہے کہ اسے سیراب کرنے والا آدمی کی کھوپڑی تھی یا بادل؟

(۴) یعنی اوّلاً تو بادل نے قلعہ کو سیراب کیا تھا، لیکن بعد میں سیف الدولہ نے دشمنوں کو قتل کر کے اُن کی کھوپڑیوں کے خون سے اسے سیراب کیا۔ یہ اس سے پہلے والے شعر کے سوال کا جواب ہے۔

(۵) ممدوح نے جب اس کو بنانا شروع کیا تو اس وقت دونوں فریقوں میں گھمسان کی جنگ شروع ہوگئی، بالآخر ممدوح کو فتحیابی نصیب ہوئی اور دشمن ذلیل وخوار

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہوئے، اُن کے اتنے سپاہی مارے گئے کہ یوں لگتا تھا کہ چاروں طرف سے خون کی ندیاں بہہ رہی ہوں اور موت کی موجیں طغیانی پر آ گئی ہوں۔

حل لغات:

(۱) يُفَدِّى. فَدّٰى فُلَانًا بنفسه: اپنے متعلق کہنا کہ میں تمہارے اوپر فدا کیا جاؤں۔ اَتَمَّ: اسم تفضیل۔ تَمَّ تَمَامًا (ض) پورا ہونا۔ الطير: پرندہ (ج) طُيُوْر. عُمْرًا: عمر۔ سِلَاح: ہتھیار (ج) اَسْلِحَة. نُسُوْرٌ (واحد) نَسْرٌ: گدھ۔ الفلا (واحد) فَلَاةٌ. جنگل، بیابان۔ اَحْدَاث (واحد) حَدَث: بچہ، جوان۔ القَشَاعِم (واحد) قَشْعَم: عمر رسیدہ۔

(۲) ضَرَّهٗ ضَرًّا (ن) نقصان پہونچانا۔ خَلَق (ن) پیدا کیا جانا۔ مَخَالِب (واحد) مِخْلَبٌ: پنجہ، چنگل۔ اَسْيَاف (واحد) سَيْفٌ: تلوار۔ قَوَائِم (واحد) قَائِمَةٌ: دستہ، قبضہ۔

(۳) اَلْحُمْرَاءُ اَحْمَر کی مؤنث۔ سرخ (ج) حُمْر. تَعْرِفُ. عرف الشيءَ عرفانًا ومَعْرِفَةً (ض) جاننا۔ لَوْن: رنگ (ج) اَلْوَان. السَّاقِيَيْنِ ساقی کا تثنیہ۔ سَقَى الرجلَ سَقْيًا (ض) سیراب کرنا۔ الغَنَائِم (واحد) غَمَامٌ: بادل۔

(۴) الغُرّ (واحد) اَغَرّ: سفید، روشن۔ دَنَا مِنْهُ دُنُوًّا (ن) قریب ہونا۔ جَمَاجِمُ (واحد) جُمْجُمَة: کھوپڑی۔

(۵) بَنَاهُ بِنَاءً (ض) عمارت بنانا۔ اَعْلٰى ماضی اَعْلَاهُ اِعْلَاءً: بلند کرنا۔ تَقْرَعُ. قَرَعَ البابَ قَرْعًا (ف) کھٹکھٹانا۔ مَوْج: لہر، جوش (ج) اَمْوَاج. المَنَايَا (واحد) مَنِيَّةٌ: موت۔ مُتَلَاطِمٌ اسم فاعل۔ تلاطمتِ الامواجُ: جوش مارنا، تھپیڑے مارنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ترکیب:

عُمْرًا تمیز۔ سِلَاحَہ، یُفَدِّی کا مفعول بہ، نُسُورُ الفَلَا مبدل منہ اور اَحْدَاثُهَا وَالْقَشَاعِمُ بدل۔ پھر مبدل منہ اور بدل سے مل کر أتمّ الطير کا بدل۔ أيّف السَّاقِيْنَ مبتدا، غَمَائِم خبر۔ بعدهٗ تَعْلَمُ کا مفعول بہ۔ وَالْقَنَاتَقْرَعُ القَنا پورا جملہ اَغْلٰی کی ضمیر سے حال اور مَوْجُ الْمَنَايَا مبتدا مُتَلاطِم خبر۔ حَوْلَهَا اس کا ظرف۔

محلِّ امتحان نمبر: ۳۲، دیوانِ متنبّی ص:

ضَمَمْتَ جَنَاحَيْهِمْ عَلَى الْقَلْبِ ضَمَّةً (۱) تَمُوْتُ الْخَوَافِيْ تَحْتَهَا وَالْقَوَادِمُ

بِضَرْبٍ أَتَى الْهَامَاتِ وَالنَّصْرُ غَائِبٌ (۲) وَصَارَ إِلَى اللَّبَّاتِ وَالنَّصْرُ قَادِمُ

حَقَرْتَ الرُّدَيْنِيَّاتِ حَتّٰى طَرَحْتَهَا (۳) وَحَتّٰى كَأَنَّ السَّيْفَ لِلرُّمْحِ شَاتِمُ

ترجمہ:

(۱) تُو نے دشمنوں کے دونوں بازوؤں (میمنہ اور میسرہ) کو قلب لشکر میں اس طرح ملادیا کہ چھوٹے اور شہ پر سب مر گئے (یعنی تُو نے سب کو ہلاک کردیا)۔

(۲) ایسے وار کے ذریعہ جو کھوپڑیوں پر اس حال میں پہنچا کہ فتح غائب رہی اور وہ سینے تک اس حال میں پہنچا کہ فتح آموجود ہوئی۔

(۳) تُو نے رُدینی نیزے کو حقیر سمجھا یہاں تک کہ تُو نے اس کو پھینک دیا (اور تلوار پکڑلی) یہاں تک کہ (تیری نظر میں نیزہ اتنا حقیر ہوگیا کہ) گویا تلوار نیزے کو گالی دیتی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

توضیح:

(۱) تُو نے لشکر کے میمنہ اور میسرہ پر اتنا سخت دھاوا بولا کہ جس کی بنا پر وہ قلبِ لشکر میں خلط ملط ہوگئے، اُن کے لیے اپنی پوزیشن سنبھالنا مشکل ہوگیا اور ہر طرح کے فوجی تیری تلوار کی زَد میں آگئے بالآخر تُو نے زیادہ تر کو ہلاک کر ڈالا۔

(۲) یعنی دشمنوں کی کھوپڑیوں اوران کے سروں پر تلوار لگنے کو تو اپنی کامیابی اور فتح نہیں سمجھتا جب تک کہ تلوار ان کے حلق اور سینے میں اُتر کر ان کو ہلاک نہ کردے۔ گویا قتلِ اعداء تیرے نزدیک فتح ہے۔

(۳) نیزہ زنی دُور سے ہوتی ہے، جو بزدل بھی کرسکتا ہے۔ اور تلوار زنی غایتِ قرب اور جرأت چاہتی ہے، جو جانباز بہادر کے علاوہ کوئی اور نہیں کرسکتا۔ اور تُو تو انتہائی جانباز بہادر ہے، اس لیے تُو نے ردینی نیزہ پھینک کر تلوار پکڑ لی حتیٰ کہ نیزہ تیری نظر میں اتنا حقیر ہوگیا کہ گویا شمشیر نیزہ کو ذلیل سمجھ کر گالی دیتی ہے۔

حلِّ لُغات:

(۱) ضَمَمْتَ. ضَمَّهٗ ضَمًّا (ن) ملانا۔ جَنَاحَيْ تثنیہ (واحد) جَنَاحٌ: بازو (ج) أَجْنِحَةٌ. جَنَاحَان سے مراد میمنہ، میسرہ القَلْب: دل (ج) قُلُوْب. القَوَادِم (واحد) قَادِمَةٌ: بازو کے اگلے پر جو بڑے ہوتے ہیں اور چھوٹے پروں کو خَوَافِی کہتے ہیں جو قَوَادِم کے نیچے ہوتے ہیں۔

(۲) الهَامَات (واحد) هَامَةٌ: کھوپڑی۔ النَّصْرُ: فتح۔ اللَّبَّات (واحد) لَبَّةٌ: سینے کے اوپر کا حصہ، نرخرہ۔ قَادِمٌ: اسم فاعل۔ قَدِمَ قُدُوْمًا (س) آنا۔

(۳) حَقَرْتَ حَقَرَه حَقْرًا (ض) حقیر سمجھنا۔ الرُّدَيْنِيَّات (واحد) رُدَيْنِيَّةٌ: رُدینی نیزہ۔ یہ رُدَیْنَہ نامی ایک عورت کی طرف منسوب ہے، جو عمدہ نیزہ بناتی تھی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

طَرَحْتَ. طَرَحَهُ طَرحًا (ن) ڈالنا، پھینکنا۔ شَاتِم: گالی دینے والا۔ شَتَمَهُ شَتمًا (ض) گالی دینا۔

ترکیب:

ضَمَّةً مفعول مطلق، تَمُوتُ اس کی صفت۔ بِضَرب، ضَمَمتَ سے متعلق
أتى، ضَرب کی صفت۔

محلِّ امتحان نمبر: ۳۳، دیوانِ متنبّی ص:

تَدُوسُ بِکَ الْخَیلُ الْوُکُورَ عَلَی الذُّرٰی (۱) وَقَدْ کَثُرَتْ حَوْلَ الْوُکُورِ الْمَطَاعِمُ
تَـظُنُّ فِرَاخُ الْفُتْخِ اَنَّکَ زُرْتَهَا (۲) بِـأُمَّـاتِـهَا وَهِـیَ الْـعِتَاقُ الصَّلَادِمُ
إِذَا زَلَـقَـتْ مَشَّیْتَهَا بِبُطُوْنِهَا (۳) کَمَا تَتَمَشّٰی فِی الصَّعِیْدِ الْاَرَاقِمُ

ترجمہ:

(۱) تیرے گھوڑے تجھے لے کر پہاڑی چوٹیوں پر پرندوں کے آشیانے روندتے ہیں اس حال میں کہ آشیانوں کے اردگرد خوردونوش کی چیزیں بکثرت پڑی ہیں۔

(۲) مادہ عقاب کے بچے یہ خیال کر رہے تھے کہ تو ان کی ماؤں کو لے کر ان کے پاس آیا ہے جب کہ وہ شریف الاصل مضبوط گھوڑیاں تھیں۔

(۳) جب وہ (گھوڑے) پھسلتے تو تو ان کو ان کے پیٹ کے بل چلاتا جیسا کہ زمین پر چت کبرے سانپ چلتے ہیں۔

توضیح:

(۱) یعنی جب رومی لشکر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تو تو اپنے گھوڑوں اور سپاہیوں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کو لے کر ان پر حملہ آور ہوا اور گھوڑے کی مدد سے پرندے کے آشیانے کو روندتے ہوئے اتنے دشمنوں کو جہنم رسید کیا کہ آشیانے کے آس پاس کافی مقدار میں خوراک جمع ہوگئی۔

(۲) گھوڑیوں کی تیز رفتاری اور سرعت کو دیکھ کر عقاب کے بچوں نے یہ خیال کیا کہ ہماری مائیں آگئیں ہیں، کیونکہ عقاب پرندے بھی انتہائی تیز رفتار ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ عمدہ تیز رفتار گھوڑیاں تھیں۔ جن پر سوار ہو کر تو حملہ کر رہا تھا۔ یا یہ کہ ان کے گھونسلوں کے پاس رومیوں کی لاشیں اس کثرت سے پڑی تھیں کہ عقاب کے بچے یہ خیال کر رہے تھے کہ ان کی مائیں ان کی خوراک لے کر آئی ہیں۔

(۳) سیف الدولہ کی شہ سواری کا کیا کہنا کہ گھوڑے پہاڑ پر چڑھتے وقت جب پھسلتے تھے تو وہ ان کو پیٹ کے بل چلاتا، جیسے سانپ شکم کے بل چلتے ہیں، اور بالآخر دشمنوں کو پکڑ کر ہی دم لیتا تھا۔

حلِّ لُغات:

(۱) تَدُوْسُ. دَاسَ الشَّیْءَ دَوْسًا (ن) روندنا۔ الوُکُوْر (واحد) وَکْرٌ: آشیانہ، گھونسلہ۔ الذُرَی (واحد) ذُرْوَۃٌ: بلندی، ہر چیز کا بلند حصہ۔ کَثُرَتْ. کَثُرَ کَثْرَۃً (ک) بہت ہونا۔ مَطَاعِمُ (واحد) مَطْعَمٌ: غذا، خوراک۔

(۲) تَظُنُّ. ظَنَّ ظَنًّا (ن) جاننا، گمان کرنا۔ فِرَاخ (واحد) فَرْخٌ: پرندہ کا بچہ۔ الفُتْخ (واحد) فَتْخَاء: نرم بازو والا عقاب۔ زُرْتُ. زَارَہٗ زِیَارَۃً (ن) ملاقات کے لیے کسی کے پاس جانا۔ أُمَّات (واحد) أُمٌّ: ماں۔ العِتَاق (واحد) عَتِیْقٌ: عمدہ، شریف۔ الصَّلَادِم (واحد) صَلْدِمٌ: سخت، ٹھوس۔

(۳) زَلَقَتِ القَدَمُ زَلَقًا (س، ن) پھسلنا۔ مَشَّیْتَ. مَشَّی الرَّجُلَ:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

چلانا۔ بُطُوْن (واحد) بَطنٌ: پیٹ۔ تَتَمَشّی: چلنا۔ الصَّعِیْد: زمین کا بلند حصہ (ج) صُعُد و صُعُدَات۔ الأَرَاقِم (واحد) اَرْقَمُ: چتکبرا سانپ۔ الأَرَاقِم، تَتَمَشّٰی کا فاعل۔

ترکیب:

الخَیْلُ، تَدُوْسُ کا فاعل۔ الوُکُوْرَ مفعول بہٖ۔ المطَاعِمُ، کَثُرَتْ کا فاعل۔ أنَّکَ زُرْتَهَا پورا جملہ تَظُنُّ کا مفعول بہٖ۔

بحمد اللہ تعالیٰ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa